New Era Magazine

سفید عشق

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

از قلم ثانیہ سعید

www.newerammagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

سفید عشق

از ثانیہ سعید

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

اسکے مہندی لگے ہاتھوں کی سرخ چوڑیاں بے دردی سے توڑی جا رہی تھی وہ جس کے ہاتھوں میں یہ مہندی کل ہی رچی تھی چوڑیاں آج ہی پہنائی گئی تھی وہ سکتے کی کیفیت میں بیٹھی تھی کچھ عوتوں کی عوتوں کی آوازے اس کے کان میں پڑ رہی تھی ارے دیکھوں کتنی منحوس لڑکی ہے آتے ہی بڑے دلاور سائین کو کھا گئی حویلی والوں کی خوشیاں ہڑپ کر گئی ابیہا کی ہستی کو تہہ و بالا کر گئے تھے یہ الزام وہ بے قصور ہوتے ہوئے بھی مجرم بنا دی گئی تھی وہ ایک دم دھاڑے مار مار کے رونے لگ گئی اپنی قسمت پر رونا تو اسکا بنتا تھا نئی نویلی دلہن نے بیوگی چادر جو اوھڑلی تھی مہز بائس سال کی عمر میں اسکی آگے کی زندگی بیوگی میں ہی گزرنی تھی مگر کون جانے حویلی والوں کے رسم و رواج سے بھی زیادہ طاقت ور ہر شہ پر قدرت رکھنے والا وہ سوہنا رب کیا لکھتا ہے اس کے نصیب میں آگے...........کوئی تو نجات دلوائے گا اس ظالم رسم ورواج سے ابیہا کو

وہ جو کہتے تھے ساتھ رہے گے عمر بھر

یونہی راہ میں تنہا چھوڑ گ ئے.........

....

....

آج دلاور شاہ کا قل تھا حویلی میں ہر طرف ماتم کا سماء تھا. آج حویلی کے مکینوں حتہ کے ملازموں کے منہ سے بھی ایک شخص کا نام لیا جارہا تھا وہ تھا "سلمان شاہ" جو پورے دو سال بعد اپنی پاک سرزمین پر قدم رکھ رہا تھا جن نے کبھی نہ آنے کا عہد خود سے کر رکھا تھا لوگ حیران تھے کہ آخر سلمان شاہ دلاور اپنے جگری یار کی شادی میں کیوں نہیں آیا تھا ان دونوں کی دوستی پورے خاندان حتہ کے

گاؤں کے لوگوں سے بھی چھپی نہیں تھی تو آخر کیا وجہ تھی وہ نہیں آیا تھا سننے والوں نے سنا تھا سلمان کا پاسپوٹ کھو گیا تھا مگر آچانک وہ آگیا تھا دلاور شاہ کی موت کا سن کے

وہ دونوں کہنے کو چچازاد تھے مگر انکی محبت سگے بھائیوں سے بھی بڑھ کر تھی وہ دونوں ایک دوسرے پر جان چڑھکتے تھے وہ جس نے کبھی واپس اپنے ملک اپنے گھر نا آنے کا عہد کیا تھا وہ آگیا تھا سلمان شاہ کا کلیجہ پھٹنے کو تھا دلاور کی موت کا سن کے جسے وہ اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتا تھا. خوبصورت لال اینٹوں سے بنی ان کی وسیع و عریض حویلی اسکی منتظر تھی جیسے ہی اس کی گاڑی نے گیٹ کے اندر کیا اس کا دل دھڑک اٹھا تھا اس دل کے دھڑکنے میں دلاور کے علاوہ کسی اور کا بھی ہاتھ تھا. وہ گاڑی رکنے پر ایک دم

سے گاڑی سے اتر کر بغیر ارد گرد نگاہ دوڑائے حویلی کے اندر بھاگنے کے سے انداز سے چلا تھا پر اسکا ایک ایک قدم قیامت بن رہا تھا اسکے لئے وہ جیسے ہی اندر داخل ہوا سامنے برآمدے میں چار پائی ارد گرد عورتوں کے جھتمٹ میں تائی سائیں بیٹھی تھیں جیسے ہی انہوں نے سلمان شاہ کو دیکھا ارد گرد عوتوں کی پرواہ کئے بغیر وہ اس تک پوچھنی تھیں دفتعا اسے گلے سے لگا کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھیں مگر ان کا یہ رونا سلمان کے لئے ننگے جسم پر کوئلے لگانے برابر تھا. وہ چاہ کر بھی ان کو کوئی تسلی بخش جملہ نہیں کہہ پا رہا تھا آخر کونسا ایسا لفظ تھا تو ایک ماں کی اجڑی گود کا مداوا کرتا وہ بھی کر سکتا تھا دلاور شاہ کی آخری باتیں اس کے کان میں پڑی تھی (تم نہیں آرہے نا میری شادی پر سلو تو میری میت پر مہربانی کر کے آجانا) سلمان کی تکلیف کا اندازہ لگانا بھی بہت مشکل نہیں تھا. پر ابھی اسے کسی اور کا بھی سامنا کرنا تھا اسلئے اسے ہمت سے کام لینا تھا وہ تائی سائیں سے علیحدہ ہو کر اپنی نم آنکھوں کو صاف کرتا مردان خانے کی طرف بڑھا تھا جہاں جانا اس کے لئے تائی سے

مردان خانے کی طرف جاتے ہوئے سلمان شاہ کے قدم لڑکھرائے تھے مگر وہ اپنے آپکو سنبھالنا اچھے سے جانتا تھا جیسے ہی وہ مردان خانے کے دروازے کے عقب میں

پوچھا تھا اسکے کانوں میں کسی نحیف آواز پوچھی تھی اس آواز کو وہ لاکھوں میں بھی پہچان سکتا تھا دادا سائیں کسی کے تعزیت کے جواب میں انتہائی قرب کی حالت میں کہہ رہے تھے جیسی اللہ سوہنے کی مرضی کے آگے کس کی چلی یہ الفاظ سنتے ہی سلمان شاہ مردان خانے میں پوچھا تھا جہاں گاؤں کے مردوں کا تانتا بندھا ہوا تھا سب لوگوں کی نظر سلمان شاہ کی طرف اٹھی تھی عین اسی وقت سلمان شاہ نے اپنے دادا سائین کو پکارا تھا اس پکار میں پہلے جیسے کھنک نہیم تھی اس پکار میں قرب تھا غم کو سہنے کی تکلیف تھی دادا سائین....اس پکار پر دادا سائین نے اپنے میں مڑ کر دیکھا تھا وہ دوڑتا ہوا اپنے دادا سائین کے گلے لگا تھا ان کو کسی بچے کی طرح سنبھالا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا دادا سائین کو سنھالنا اب اسے ہی سمیٹنا تھا بلکہ جو یلی کے تمام مکینوں وہی سمیٹ سکتا تھا دادا سائین نے انتہائیقرب میں سلمان کو پکارا تھا دیکھا سلمان شاہ چلا گیا ہے دلاور شاہ اپنے دادا سائین کو چھوڑ گیا ہے وہ اب کبھی نہیں آئے گا ہمیں ہمیشہ کیلئے واپس نا آنے کے لیے چھوڑ گیا میرا نا سہی تمہارا تو خیال کرتا تم تو اسکی جان تھے بس وہ انہیں بھی نہ دے پایا اور اپنے کمرے کی طرف نکل گیا جہاں بے شمار یادیں اسکی منتظر تھیں

مر چکا ہے دل مگر زندہ ہوں میں

زہر جیسی کچھ دوائیں چاھئیں............

پوچھتے ہیں آپ, آپ اچھے تو ہیں

جی میں اچھا ہوں، دعائیں چاھئیں.................

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

وقت کا کام ہے گزرنا چاہے جیسا بھی ہو وقت گزر رہا تھا آج دلاور شاہ کو گئے ہوئے آٹھ دن ہو گئے تھے حویلی میں ہو کا عالم تھا اس دن سے ابیہا کی زندگی بھی تاریک ہو گئی تھی حویلی والے تو شاید وقت کے ساتھ سنبھل جائے گے مگر ابیہا کی زندگی ہمیشہ ایسی ویران رہنے والی تھی آج اسے بھی اس کمرے میں آئے آٹھ دن ہو گئے تھے ملگجے کپڑے سلوٹ زدہ میں وہ ملبوس تھی وہ لڑکی جو کبھی ایک دن سے زیادہ کپڑے نہیں پہنتی تھی بے اختیار میں اپنے بڑے سے کمرے جو کی اب اسکا قید خانہ تھا کے نفیس سے شیشے کے آگے آئی تھی اور اپنی اجزی لٹی ویران حالت کو دیکھنے لگی سفید جوڑا جو کہ اسے زبردستی پہنایا گیا تھا اس کا انتہائی خوبصورت سرخ لباس اتار کر وہ اپنے سفید لبا کو دیکھ کر سوچنے لگی اب تو اس پر رنگ حرام کر دیئے گئے تھے اب ساری زندگی اس نے یہی سفید لباس پہننا تھا اس کی عدت شرعی لحاظ سے تو ختم ہو جانی تھی مگر وہ جنتی تھی

حویلی والوں کے لئے وہ ہمشیہ عدت میں رہے گی جب تک ابیہا شاہ کی زندگی کی وڑ باقی تھی وہ عدت میں رہنی تھی کیا کبھی ابیہا باہر کی دنیا پھر دیکھ پائے گی یہی سوچ ابیہا کو کپکپانے کے لئے کافی تھس یہ نا ممکن تھا اب وہ بس سانس لے گی زندگی نہیں جیئے گی اسی سوچ کولی کر وہ رب سے شکوہ کناہ ہوئی تھی یااللہ پاک آپ نے میرے ساتھ ایسا کیوں کیا آخر کیا گناہ کیا تھا میں نے ایسا جو اپ نے مجھے اتنی بڑی سزا دیا اس پتہ تھا اللہ کے علاوہ وہ کسی سے شکوہ بھی نہیں کر سکتی تھی اپنے ہاتھوں کی لکیروں کو دیکھتے ہی وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی کیا کبھی ابیہا شاہ ہنس بھی پائے گی کون جانے سوائے اس پاک کے وہ کبھی کیا انسان کو اکیلا چھوڑتا ہے جو ستر ماؤں سے زیادہ انسان سے محبت کرتا ہے.........

...راہِ ہستی کے اِس چلتے سفَر میں

تُمھاری یاد کا سَایہ بُہت ہے...

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

بہت نزدیک ہو کر بھی وہ اتنا دور ہے مجھ سے

اشارہ ہو نہیں سکتا پکارا جا نہیں سکتا......

سلمان شاہ جسم پر سفید ٹی شرٹ اور ٹراؤزر زیب تن کئے اپنے کمرے کی کھڑکی سے ,ادھورے چاند کو دیکھ رہا تھا جسے دیکھ کے لگتا تھا وہ بھی اسی کی طرح تنہا ہے سلمان کو چاند دیکھ کر کسی اور کی بھی شدت سے یاد آئی تھی جو شاید اس چاند سے بھی زیادہ تنہا تھی جسے سمیٹنے کے لئے بھی کوئی نہیں تھا آج سلمان شاہ کو حویلی ائے پانچ دن ہو گئے تھے مگر اس نے اسکا سامنا ابیہا سے نہیں ہوا تھا شاید اس لئے کیونکہ وہ عدت میں تھی اور وہ اچھی طرح جانتا تھا حویلی والوں کے نزدیک بیوہ ہونا کتنا بڑا گناہ تھا جیسے اس میں انہی کی مرضی شامل ہوا سے آج بھی اپنی چھوٹی پھوپھی کی حالت تھی جب وہ بیوہ ہوئی تھی تو انہیں کس طرح ساری زندگی اپنی حویلی میں گرزاری تھی نہ وہ کبھی اپنے میکے ائیں تھیں جنہیں ان سے ملنا ہوتا تھا, وہ خود ان کے گھر جاتا تھا آخر ساری زندگی بیوگی میں گزار کر پھوپھو کی جا من چلی گی ُتھی ایہ خیال اُتے ہی اسکے سامنے ابیہا کی معصوم شکل آئی تھی یہ خیال ہی اس کے لئ سوھان روح تھا ابیہا بھی یونہی زندگی گرازے گی ساری زندگی حویلی والوں کی خدمت کر کے گزار دے گی

اسی خیال کے تحت وہ قدم بڑھاتا اپنے بیڈ کے پاس دیوار پر لگی تصویر کے پاس اُیا تھا

جہاں دلاور شاہ اور سلمان شاہ سفید کاٹن کے سوٹ پہنے کاندھوں پر اجرک رکھے بڑی اداسے کھڑے تھے دلاور شاہ کی تصویر پر ہاتھ رکھے وہ اس سے شکوہ کناہ ہوا تھا یار تو نے بہت ظلم کیا ہے ہم سب پر اس سے بھی زیادہ اس معصوم پر وہ کیسے برداشت کرے گی یہ سب تو جانتا ہے اپنے رسم ورواج کو مگر نہیں میں ایسا اس کے ساتھ کبھی نہیں ہونے دوں گا وہ ایسی زندگی نہیں گزارے گی یہ میرا تجھ سے اور خود سے وعدہ ہے مرچکا ہے دل مگر زندہ ہوں میں

زہر جیسی کچھ دوائیں چاھئیں..........

NEW ERA MAGAZINE .COM

وقت پر لگا کر اڑرہا تھا مگر صرف دنیاوالوں کے لئے ابیہا کے لئے تو آج بھی وقت اسی جگہ تھا جب اسے دلاور شاہ کی موت کا پتہ چلا تھا وہ موت صرف دلاور شاہ کی نہیں تھی و o موت ابیہا شاہ کی بھی تھی اسکی زندگی بس سانس چلنے تک محدود تھی حویلی والے اتنے سنگ دل تھے کہ انہیں اس معصوم کے ساتھ جڑا اپنا سگا رشتہ تک بھول گیا تھا ....آج ابیہا کی شرعی عدت ختم ہورہی تھی مگر حویلی کی عدت تاحیات اس پر لاگو ہو گئ تھی.....ان چند ماہ میں ابیہا صرف اپنے کمرے کی ہو کر رہ گئ تھی ان مہینوں میں وہ جس تکلیف اور قرب سے گرزی تھی صرف وہ جانتی تھی یا اسکا رب آج اسے اس

کمرے سے آزادی مل رہی تھی ان مہنیوں میں وہ کسی بھی گھر کے مرد کے سامنے نہیں گئی تھی سلمان شاہ کے مطلق بھی اس نے سنا تھا....ایہانے اپنے کمرے سے جیسے ہی قدم باہر نکالے تھے ایک قدم چلنے پر وہ یکدم رکی تھی اسے کسی انجانی خوشبو نے جکڑ لیا تھا ایہا کے لئے آگے قدم بڑھانا مشکل ترین ہو رہا تھا...سانس کی رفتار میں بھی کمی ہوئی تھی جیسے کوئی اپنا بہت قریب ہو........جے سے کوئی درد سے نجات دلا نے والا ارد گرد ہو.

غموں نے راگ چھیڑا ھے

اذیت...رقص کرتی ھے.!!!

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤!

سلمان شاہ کو آئے ہوئے چار ماہ ہو چکے تھے ان چار ماہ میں اس نے اپنا بزنس دبئی سے کراچی شہر میں منتقل کر دیا تھا آئے دن وہ کراچی کے چکر لگاتا رہتا تھا ساتھ حویلی کے کام بھی عباد لالا (دلاور شاہ کے بڑے بھائی) کے ساتھ دیکھتا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا انہیں اسکی ضرورت ہے..وہ سفید شلوار سوٹ زیب تن کئے نفاست سے بال بنائے بلا شبہ وہ مکمل مردانہ وجاہت کا مالک تھا جس کی آنکھوں سے ذہانت ٹپکتی تھی پانچ فٹ

آٹھ انچ قد کا، مالک وہ آستینوں کو کہنیوں تک موڑے وہ اپنے کمرے سے نکل رہا تھا اسکے ذہن میں صرف ابیہا کی زندگی کی داستان چل رہی تھی وہ بے چینی سے ابیہا کی عدت کے ختم ہونے انتظار میں تھا جیسے ہی وہ برآمدے کے پاس آیا وہ ایک دم ٹھٹکا تھا سامنے کھڑے وجود کو دیکھ کر جو سفید شلوار قمیض پہنے جو کہ شاید اب وہ لباس اسکی زندگی کا خاص حصہ تھا سر پر اچھی طرح چادر اوڑھے زرد چہرہ لئے کھڑی تھی سلمان نے اسے دیکھ کر سوچا کبھی یہ چہرہ مکمل لالی لئے ہوئے تھا آج اس نے ابیہا کو دو سال اور چند ماہ بعد دیکھا تھا دل میں کہیں کچھ چھبا تھا دل میں زور کا گھونسہ پڑا تھا پھر وہ اپنے قدم آہستہ آہستہ اٹھاتا ابیہا کے بلکل سامنے پہنچا تھا وہ جو اپنے خیالوں گم تھی نظر اٹھانے پر حیران رہ گئی بے اختیار نظریں دونوں کی ملی تھی پر ابیہا بر وقت اپنی نظروں کو سنبھال گئی تھی سلمان شاہ بھی اسکے ایسے کرنے پر خود کو قابو پانے لگا ابیہا کے منہ سے نکلا تھا

سلمان بھائی آپ.......

سلمان شاہ نے اس کے منہ کی طرف دیکھ کر پوچھا... کیسی ہو ابیہا.... یہ الفاظ ابیہا لو لگا اسے ہتھوڑے کی طرح لگے ہوں جسے کیل پر رکھ کر ٹھونکا جاتا ہے سلمان شاہ سراپہ جواب تھا ابیہا کی جھیل جیسی آنکھوں میں نمی اتری تھی وہ جتنا ان کچھ ماہ میں رو چکی تھی

اب تو آنکھیں کے مسافر بھی باہر آنے سے انکاری تھے...ایک دم ابیہا نے سلمان شاہ کو لاجواب کیا تھا..

سلمان بھائی ایک بیوہ بھلا کیسی ہو سکتی ہے یہ الفاظ سلمان شاہ کے اذیت سے بھرپور تھے وہ اپنا جواب سنا کر حویلی کے برآمدے سے نکل کر باورچی خانہ کی طرف چل دی تھی جہاں اسکی زینب شاہ (ساس) اسکے انتظار میں تھیں. کیا زندگی اس سے زیادہ بھی کسی کے لئے تکلیف دے ہو سکتی ہے وہ بس سوچ کر رہ گیا تھا... کیا وہ نجات دلا پائے گا اس قرب بھری زندگی سے کیا وہ چھوٹی سی ان چھوئی کلی زندگی کی خوشیوں کی طرف پھر لوٹ سکے گی یہ کام اب صرف سلمان شاہ کا تھا اور وہ اپنے ہر کام کو مکمل کرنے میں ماہر تھا..

......مٹی کو آگیا ہے روحوں کو پھانس لینا

سب کے گلے پڑا ہے دن رات سانس لینا

ماضی

پیر بخش شاہ (دادا سائیں) کا شمار اپنے گاؤں کے ظالم وڈیروں میں ہوتا تھا جن کے لئے ان کے رسم رواج سے زیادہ کچھ عزیز نہ ہو وہ اپنے رسم ورواج توڑنے والوں کے گلے

کاٹ بھی سکتے تھے اور ان کے لئے گلے کٹوا بھی سکتے تھے.. پورے گاؤں میں ان کی دہشت تھی اور شاید یہی وجہ تھی لوگ انکی عزت کرتے تھے محض منہ پر پیٹھ پیچھے جیسے ہر مجبور طبقہ اپنے حکمرانوں کے بارے میں کہتے ہیں وہی کہا جاتا تھا...... حویلی میں عورتوں کے قانون کچھ اور تھے...........

بی بی سائین (دادی سائین) بھی ان کے ساتھ ہر ظلم میں پیش پیش رہتی تھی جہاں گاؤں کی جس لڑکی کو چاہا نوکرانی بنا کر لیں آئیں... انکے چار بچے تھے دو صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں تھیں بڑا بیٹا حق نواز شاہ جبکہ چھوٹا بیٹا رب نواز شاہ تھا حق نواز شاہ اپنے باپ جیسا ظالم و جابر تھا، جبکہ رب نواز شاہ بلکل باپ اور بھائی سے مختلف رحمدل غمگسار تھا مگر دادا سائین کے لئے ان کے بیٹے زیادہ عزیز تھے ان کا کہنا تھا بیٹیوں کو ہم صرف پالتے ہیں ہمارا ان سے کوئی تعلق نہیں ہوتا ہماری نسل ہمارا غرور صرف ہمارے بیٹا ہوتے ہیں...... مگر ایسے عقل کے اندھے لوگ کیا جانے کہ بیٹیاں ہی توماں باپ کا اصل غرور ہوتی ہیں.... وقت گرزا تو بیٹیوں کو کوئی تعلیم نہیں دلوائی گئی کہ یہ پڑھ لکھ کر کیا کریں گی جبکہ دونوں بڑے بیٹوں کو اعلی تعلیم دلوائی گئی. پھر بچوں کی شادیاں کر دی گئی اپنی دونوں بیٹیوں رقیہ اور شبانہ کو ساتھ والے گاؤں میں ایک ہی

www.neweramagazine.com

گھر میں پیر بخش شاہ نے اپنی بیوی کے بھانجوں کے ساتھ بیاہ دیا تھا۔ جبکہ دونوں بیٹوں کو بھی بیاہ دیا گیا اپنی چچازاد بھائی کی بیٹیوں زینب سے حق نواز شاہ کو, اور فاطمہ کو رب نواز سے بیاہ دیا گیا اپنے بچوں کے فرض سے سبکدوش ہو کر بی بی سائین بھی اس فانی دنیا سے کوچ کر گئی.... پیر بخش شاہ کی چھوٹی بیٹی شبانہ محض شادی کے چھ ماہ بعد بیوہ ہو گئی شبانہ کا شوہر ہدایت شاہ ایک حادثہ میں اپنی جان گنوا بیٹھا تھا اور اس طرح حویلی والوں کے رسم ورواج کے مطابق شبانہ شاہ خاندان کی روایت کے مطابق سفید جوڑے میں قید کر دی گئی تھی اور اپنی ساری زندگی سفید جوڑے سے عشق میں وقف کر دی اس تمام عرصے میں حویلی والے اپنی دوسری بیٹی سے ملنے جاتے تو اس سے بھی مل لیتے تھے... جبکہ رقیہ کی زندگی کافی پر سکون گزر رہی تھی اس کو اللہ نے دو بیٹوں ارحم اور ارقم اور ایک بیٹی ایہا سے نوارہ تھا رقیہ کے شوہر شاہ زین کی سوچ دوسرے وڈیروں سے بر عکس تھی شاہ زین نے ہمیشہ اپنی بیٹی ایہا کو دونوں بیٹوں پر فوقیت دی تھی حویلی والوں کے خلاف جا کر اپنی بیٹی کو بی اے تک تعلیم دلوائی تھی ایہا بہت نازو پلی تھی ایہا کے بھائی بھی اپنی بہن پر جان چھڑکتے تھے.. حق نواز شاہ کو اللہ نے دو بیٹوں سے نوازہ عباد شاہ اور دلاور شاہ جبکہ رب نواز شاہ کا صرف ایک بیٹا سلمان شاہ ہوا کیونکہ بیٹے کی پیدائش کے دوران شبانہ اپنے خالق حقیقی سے جاملی..... دلاور اور سلمان شاہ کے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

درمیان محض چھ ماہ کا فرق تھا اسلئے بی بی سائین نے سلمان شاہ کو بھی رقیہ شاہ کی گود میں دے دیا مگر رقیہ شاہ نے بھی سلمان کو بیٹے کی طرح بہت لاڈو سے پالا اپنے بیٹے دلاور سے بھی بڑھ کر اسے چاہا.... سلمان بڑا ہو رہا تھا پیر بخش شاہ نے اپنے بیٹے رب نواز پر شادی کے لئے دباؤ ڈالنا شروع کر دیا مگر رب نواز کے دل میں شبانہ کی محبت اس قدر رچ بس رچکی تھی کہ وہ انکار کرتے چلے گئے دوستی طرف شبانہ شاہ خاموشی سے اس دنیا میں بھی سفید رنگ میں ہی اس دنیا سے کنارہ کر گئی

......................وقت گزرا تو حویلی کے لاڈوں نے جوانی کی دہلیز پر قدم رکھا دادا, سائین کی جان اپنے چھوٹے دونوں پوتے میں جان بستی تھی دلاور نے اور سلمان دونوں نے ایم بی اے کیا دوسری طرف عباد لالا صرف گریجویشن کر پائے کیونکہ انکا رجحان صرف اپنی زمینوں کی طرف تھا.. اگرچہ سلمان اور دلاور نے ایم بی اے کے باوجود بھی اپنا بزنس ہی سنبھالنا تھا❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤.........................

❤❤❤❤❤❤❤

"دو سال قبل".

دلاور اور سلمان شاہ کی تعلیم مکمل ہوتے ہی عباد شاہ کی شادی کا شور اٹھا تھا عباد شاہ کی

شادی اسکی خالہ زاد عائشہ کے ساتھ طے پائی گئی. اور, ساتھ ہی ایہا کی دلاور شاہ سے نسبت طے کر دی گئی تھی جبکی داداسائیں نے سلماں شاہ کو, اپنی پسند کا بتانے کا کہا خویلی میں آج پہلی بار کسی سے یہ کہا گیا تھا اور وہ سلمان شاہ تھا کیونکہ داداسائیں کی جان بستی تھی سلمان شاہ میں سلمان شاہ کے لئے حویلی کی ایک رسم بدلی گئی تھی تو کیا آگے وہ خود کوئی رسم بدلے گا...... یہ خبر تمام حویلی والوں کے لئے خوشی کی خبر تھی جبکہ ایک ایسا شخص تھا جس کے لئے یہ خبر تلوار کے زخم سے بھی زیادہ تیز لگی تھی اسے اپنے اوپر دنیا ہنستی ہوئی لگی تھی.. ایہا اور دلاور شاہ کی منگنی پندرہ دن کے بعد عباد لالا کی شادی کے ساتھ طے پائی تھی اور یہ چند دن سلمان شاہ کے لئے سولی پر لٹکنے, سے تھے اپنی محبت کو کسی اور کی منگ بنتے دیکھنا اس کے لئے خود کو آگ کی نظر کرنے کے مترادف تھا دلاور شاہ کی جگہ کوئی اور ہوتا تو سلمان شاہ کبھی بھی اپنی محبت کو خود سے دور نہ جانے دیتا وہ اپنی محبت کو زبردستی بھی حاصل کر سکتا تھا کیونکہ وہ ایسا شخص تھا جس کے لئے کوئی کام ناممکن نہیں ہوتا تھا وہ بہت ضدی اپنی ہر بات منوانے والا مرد تھا اس پر کوئی بھی لڑکی فدا ہو سکتی تھی وہ کبھی بھی کسی چیز کا پابند نہیں رہا تھا اس کی اپنی یونیورسٹی میں بھی بے شمار لڑکیوں سے دوستیاں رہ چکی تھی جو کہ دراصل دوستی سے کچھ بڑھ کر ہوتی تھی مگر اسکی محبت صرف اور صرف ایہا شاہ تھی ایہا شاہ سے اس نے اپنے لڑکپن سے محبت

کی تھیں وہ جانتا تھا کہ ایہا اسی کی ہے وہ جب چاہے داداسائین سے کہہ سکتا ہے وہ اسکی بات کبھی نہیں ٹالیں گے مگر ہائے رے قسمت وہ کہاں ہماری چلنے دیتی ہے اس بار مقابل وہ شخص تھا جس سے اسے بے لوث محبت تھی دلاور شاہ بانسبت سلمان کے بہت الگ شخصیت کا مالک تھا انتہائی کم گو ہر کسی کی بات ماننے والا لڑکیوں سے چار قدم کا فاصلہ رکھ کے چلنے والا شکار کا دلدادہ شکار کرنا اس کی ہوبی کے ساتھ اسکی کمزوری بھی تھی اسے شکار کرنے کا جنون تھا تھی شکار پر جانے کے لئے وہ ہر وقت تیار رہتا تھا چاہے موسم کیسا بھی ہو...چاہے وہ خود کتنا بھی بیمار ہو...جب سے ایہا اور دلاور کی بات طے ہوئی تھی وہ خوش تھا دوسری طرف سلمان شاہ کو چپ لگ گئی تھی یہ بات دلاور محسوس کر چکا تھا وہ برآمدہ عبور کرتے سلمان شاہ کے کمرے میں پونچھا تھا البتہ اس نے دروازہ نوک کرنے کی زحمت نہیں کی تھی کیونکہ ان دونوں کے درمیاں کبھی بھی تکلف نہیں رہا تھا دلاور کے آنے پر سلمان شاہ جو اپنے بیڈ پر آنکھوں پر ہاتھ رکھے سیدھا لیٹا تھا اسے دیکھ کر ایک دم سیدھا ہو کر بیٹھا دلاور اس کے بیڈ کی پائنتی پر آ کر بیٹھا اسنے سلمان کی طرف دیکھا اور پوچھنے لگا,اب بتا کیا بات ہے یار تو کافی دنوں سے اتنا,خاموش کیوں ہے اس کی یہ بات سن کے ایک دم سلمان شاہ کا دل دھڑک اٹھا یہی سوچ اسکے لئے ناکافی تھی کہی وہ اس کے دل کی بات نا سمجھ لے پر وہ بھی مضبوط

اعصاب کا مالک تھا اپنے چہرے کے زاویہ کو ایک دم نارمل کر گیا نہیں یار ایسا تو کچھ نہیں ہے. تجھے غلط فہمی ہوئی ہے.....اس کے جواب پر دلاور شاہ نے اس ٹوہکا دیا اچھا کہیں وہ یونیورسٹی والی عالیہ تو ناراض نہیں ہو گئی اسکی اس بات پر سلمان اور دلاور کا, مشترکہ قہقہ کمرے میں گونجا تھا...زندگی ہمارے ساتھ بڑے نرالے کھیل کھیلتی ہے انسان جس چیز کو اپنا سمجھ کر بھول چکا ہوتا ہے وہ کسی اور کی جھولی میں جا گرتی ہے اس پر زیادہ تکلیف تب ہوتی ہے جب مقابل اُپکا اپنا ہو پھر ایسا لگتا ہے جیسے آپکو لکڑی سجھ کر آری سے کاٹا جا رہا ہو یہی کچھ ہوا تھا سلمان شاہ کے ساتھ وہ کافی دیر بیٹھے باتیں کرتے رہے پھر ایک دم سلمان شاہ کی بات پر خاموشی چھا گئی دلاور شاہ نے انتہائی قربناک نظروں سے سلمان شاہ کو دیکھا تھا..زندگی آگے کیا کرنے والی تھی کون جانے؟؟

تم نے دیکھا محض مجھے خوش باہر سے..

میرے اندر کی چیخیں تیرا دل پھاڑ سکتی ہیں💔

میں یہ گاؤں چھوڑ کر ہمیشہ کے لئے امریکہ جا رہا ہوں وہی اپنا بزنس سیٹل کروں گا..

دلاور شاہ نے سلمان کی طرف یکدم دیکھا تھا اس دیکھنے میں کیا کچھ نہیں تھا بے بسی, تکلیف, درد..کیا مطلب ہے آخر تمہاری اس بکواس کا کیا تو مجھے سمجھا سکتا ہے؟؟

سلمان شاہ نے اپنی گردن کو ہلکا سا خم دیا تھا....

ہاں دلاور وہ اپنی نظروں کو دلاور پر زیادہ دیر مرکوز نہیں رکھ پا رہا تھا کہ کہیں کمزور ہی نہ پڑ جائے....اس نے دلاور کے کاندھے پر اپنا ہاتھ رکھا تھا بس یار سوچ رہا ہوں اتنا پڑھنے لکھنے کا کیا فائدہ جب سنبھالنا اپنا ہی کھیت اور زمینیں ہیں.....دلاور نے اسکی بات سن کے اسے دھیان سے دیکھا تھا یہ تو کہہ رہا ہے جس کا خواب تھا اپنی زمینوں کا خیال رکھنے کا ہمیشہ..............

سلمان نے اسکی بات کے جواب میں کھڑکی کے اڑتے پردے پر نظریں مرکوز رکھ کر اسکی بات کا جواب دیا تھا..وہ پہلے کی بات ہے دلاور وقت کے ساتھ انسان کی زندگی بدل جاتی ہے سوچ بدل جاتی ہے تمام ترجیحات بدل جاتی ہیں اور ایسا تو نہیں ہے کہ میں تم سب سے دور جا رہا ہوں تم سب لوگ ہمیشہ میرے دل میں رہو گے اور میں آتا رہو ں گا اس تمام باتوں کے درمیان دلاور کی طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی.....اور یہاں تو سب ہیں نہ عباد لالا بابا سائیں تایا سائیں.....تائی سائیں......ایک اور بات تھوڑا گوری میموں کے ساتھ عشق معشوقی کا کھیل کھیلوں گا کوئی ٹائم پاس آخری بات کو اسنے مذاق کا رنگ دیا تھا جو بات سن کے دلاور شاہ کا قہقہ بلند ہوا تھا.......یہ نہ ہو

www.neweramagazine.com

سلمان شاہ واقعی ہی کسی میم کی محبت میں گرفتار نہ ہو جائے دلاور شاہ نے ٹھوک کہ دیا تھا اسکی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی سلمان شاہ کے منہ سے نکلا تھا "ناممکن"

اچھا تو اصل بات یہ ہے سلمان شاہ کا اب پاکستانی لڑکیوں سے دل بھر چکا ہے اور وہ امریکہ کی لڑکیوں کو فدا کرنے جا رہا ہے.....اپنی بہت سی جھوٹی سچی باتوں سے اس نے دلاور شاہ کو تو کنوینس کر لیا تھا مگر ایک شخصیت کو کنوینس کرنا بہت مشکل تھا وہ تھے اسکے داداسائین مگر وہ سب کچھ کر سکتا تھا سوائے ابیہا کو, حاصل کرنے کہ وہ اسی لئے سب کچھ چھوڑ کر جارہا تھا وہ اپنی محبت کو اپنے سامنے کسی اور کے لئے سجتا سنورتا نہیں دیکھ سکتا تھا.....دلاور شاہ نے ایک وعدہ کیا تھا اپنے یار سے کہ وہ اسکی منگنی اور عباد لالا کی شادی تک رکے گا اس بات پر وہ, چاہ کر بھی انکار نہیں کر پایا تھا........................

وہ سید حامر دان خانے کی طرف بڑھا تھا جہاں سلمان شاہ کے باباسائیں داداسائین اور تایاسائیں کچھ مردوں کے ساتھ بیٹھے تھے وہ اپنا فیصلہ سنانے, جارہا تھا, اجازت لینے, کا وہ کبھی, بھی, پابند نہیں, رہا تھا یہ بھی اسے داداسائین کی, طرف سے چھوٹ ملی تھی اسکے باباسائین کا بھی یہی کہنا تھا سلمان شاہ, تمہیں تمہارے داداسائیں کے لاڈ پیار نے

ہٹ دھرم اور بے تمیز بنا دیا ہے.... وہ اپنے لیے دادا سائین کے برابر میں جگہ دیکھتے ہوئے وہیں براجمان ہو گیا جہاں سامنے تخت پر کچھ مرد اور برابر والے تخت پر اسکے بابا سائیں اور تایا سائیں براجمان تھے.... وہ لوگ عباد شاہ کی شادی اور دلاور شاہ کی منگنی کے متعلق ہی بات چیت کر رہے تھے.. ابیہا کی منگنی کی بات اسکے لئے سننا بجلی کی ننگی تاروں پر ہاتھ رکھنے کے مترادف تھی اپنے آپکو صبر کے پہنچانے تک وہ کامیاب ہوا تھا پھر سب اٹھنے لگے وہ اور دادا سائیں بابا سائیں تایا سائیں مردان خانے میں رہ گئے پھر سلمان شاہ,, دادا سائیں سے مخاطب ہوا........ دادا سائین میں امریکہ جانا چاہتا ہوں وہ بغیر کوئی ڈھکی چھپی بات کئے سید ھا مدعے پر آیا تھا اسکی بات سن کر دادا سائیں کو کچھ, زیادہ فرق نہیں پڑا تھا سلمان شاہ کے بابا سائین اپنے بیٹے کو بڑی غور طلب, نظروں سے دیکھا تھا جیسے اپنے بیٹے کے درد کا اندازہ لگا na چاہ رہے ہوں آخر کو وہ ایک باپ تھے اپنے بیٹے کی بات کے پیچھے کا مفہوم سمجھنا چاہ رہے ہوں....... دادا سائین نے سلمان شاہ کو مخاطب کیا تھا.... جی بیٹا سائیں کتنے دن کے جانا چاہتے ہو اور کب تک تمہیں ابھی معلوم ہے آجکل شادی کا ماحول ہے..... دادا سائین سمجھ رہے تھے وہ ہمیشہ کی طرح اس بار بھی گھومنے کی غرض سے جانا تھا پر انکا اندازہ غلط ثابت ہونے والا تھا....

ہمیشہ کے لئے..... یہ الفاظ سلمان شاہ کے منہ سے نکلے تھے... پر سننے والوں کے لئے تیزاب کے جلے جیسے تھے دادا سائین سمیت باباتایاسائین بھی اسکی بات سن کر فق رہ گے ان کے چہروں پر کئی رنگ آجا رہے تھے.......... وہ سب جانتے تھے سلمان شاہ جتنا اپنے دادا سائین لاڈلا ہے وہ کبھی بھی اسے خود سے دور نہیں کر سکتے کبھی بھی.... کیا بکواس کر رہے ہو سلمان شاہ تم نے یہ بات ہمارے سامنے کی بھی کیسے دادا سائین نے سلمان شاہ کی آنکھوں میں آنکھ ڈال کر کی تھی...... دادا سائین بس میں جانا چاہتا ہوں میں اپنا بزنس کرنا چاہتا ہوں...... اپنا خود کا نام بنانا چاہتا ہوں....... سلمان شاہ تو کیا اب تمہارا کوئی نام نہیں ہے تم پیر بخش شاہ کے پوتے ہو کوئی عام انسان کے نہیں انہوں دوٹوک منا کر دیا تھا..... ان تمام باتوں کے درمیان اسکے بابا یاتایا میں se کسی نے کچھ نہیں کہا تھا کیونکہ, وہ جانتے تھے جب یہ دادا پوتا بات کرتے ہیں تو کسی تیسرے کی بات کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی تھی....... وہ اپنی بات سنا کر جاچکا تھا دادا سائین نے صاف لفظوں میں انکار کر دیا تھا....... تو کیا سلمان شاہ اتنی آسانی سے ہار ماننے والوں میں se نہیں تھا.........

میں نے دل کے دروازے پر لکھا " اندر آنا منع ہے

عشق مسکراتا ہوا بولا" معاف کرنا میں اندھا ہوں.....

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

....حویلی میں شادی کی تیاریاں عروج پر تھی شادی میں محض ایک ہفتہ رہ گیا تھا اس دوراں سلمان شاہ گھر میں نہیں ملتا تھا اس نے حویلی میں کھانا پینا ترک کر رکھا تھا وہ دلاور سے بھی دور ہوتا جا رہا تھا بس اپنے دوستوں کے پاس پایا جاتا تھا یا پھر ریڈ لائٹ ایریا میں جہاں اسکی راتوں کا قیام بھی ہوتا تھا وہ اپنی دل کی لگی آگ کو بجھانے, وہاں جاتا تھا پر اسکے دل کو قرار پھر بھی نہیں آتا تھا یہ سب کچھ حویلی کے کسی بھی فرد سے چھپا نہیں تھا پیر بخش شاہ اب سہی معنوں میں اسکے لئے پریشان ہو گئے تھے بلکہ ہر فرد اسکے لئے پریشان تھا تائی سائیں بھی آخر انہوں نے اسے اپنی اولاد کی طرح پالا تھا انہوں نے بھی ہر جتن ہر کوشش کی تھی سلمان شاہ اپنے جانے کا فیصلہ ترک کر دے وہ اسے ہر طرح سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی دیکھو میرے بچے ہم ایسا کرتے ہیں تمہاری بھی شادی عباد کے ساتھ کر دیتے ہیں میں اپنے شہزادے کے لیے وہ لڑکی لاؤں گی جس پر وہ ہاتھ رکھے گا.... مگر وہ نہیں جانتی تھیں اسکی محبت تو وہ ویسے بھی اپنے بیٹے کی جھولی میں ڈال چکی تھیں... سلمان شاہ ان کی بات بڑے غور سے سن رہا تھا آج وہ پانچ دن

بعد گھر آیا تھا.... نہیں تائی سائیں مجھے شادی نہیں کرنی مجھے بس جانا ہے یہاں میں آتا جاتا رہوں گا......تائی سائیں اسکی بات کے جواب میں بس اتنا کہہ پائیں تھیں سلمان شاہ میں تمہاری اپنی ماں نہیں ہوں نا اسلیئے تمہیں میری محبت نہیں دکھتی ان کی اس بات پر سلمان کے دل میں کانٹا پیوست ہوا تھا وہ فوراً تائین سائیں کے گلے لگا تھا باخدا تائی سائین میں نے آپکو ہمیشہ اپنی اماں جانا ہے پر میں اس بار رکا تو سب ختم ہو جائے گا اسکی بات کو وہ سمجھ نہیں پائی تھیں اٹھ کر وہاں سے چلی گئی تھیں وہ تنہا رہ گیا تھا اب تو یہ تنہائی ہی اسکی ساتھی تھی........................

.کچھ تو اپنے ھی مقدر میں اندھیرہ تھا

کچھ تیری یاد میں دیا بجھا کے رونا اچھا لگا

آج ہر طرف حویلی میں گہما گہمی تھی آج عبادلالا کی رسم حنا تھی آج سلمان شاہ بھی دلاور شاہ کے کہنے کے مطابق گھر میں تھا سلمان شاہ, سے یہ سب برداشت نہیں ہو پارہا تھا وہ اپنے کمرے میں ہی آج بیٹھا, وہ گندہ مشروب پی رہا تھا آج سے پہلے اسنے وہ مشروب گھر میں کبھی نہیں پیا تھا.. مگر شاید آج دل کا درد نا قابل برداشت ہو رہا, تھا

اسکے لیے یہ تکلیف بہت تھی کہ اسکی محبت کسی کے اور کے نام ہونے جارہی ہے وہ اسکی نظروں کے سامنے رہ کر کسی اور کے نام ہو جائے گی اس سے یہ ناقابل برداشت ہو رہا تھا....وہ ابھی ایک گلاس بھر کر اپنے اندر ایک ہی سانس میں انڈیل چکا تھا دوسرا نکالنے جارہا تھا کہ اسکے روم کے دروازے پر نوک ہوا تھا.....وہ جلدی سے اس غلیظ مشروب کو اپنی الماری میں چھپا چکا تھا اور روم کا لوک کھولا تھا سامنے دیکھ کر وہ حیران تھا داداسائیں آپ وہ حیران ہوا تھا....وہ داداسائیں کو اندر لایا اور روم پھر سے لوک کر لیا داداسائیں کے ناک کے نتھوں سے کسی گندے مشروب کی بدبو ٹکرائی تھی وہ ایک سیکنڈ میں اس بدبو کو پہچان چکے تھے آخر کو ان پر جوانی گزر چکی تھی وہ یہ سب, کام کر چکے تھے جوانی کا نشہ بڑا برا ہوتا ہے تب ہوش نہیں رہنے دیتا کہ انسان کیا کر رہا ہے جب ہوش آتا ہے تو وقت ہاتھ سے جا چکا ہوتا ہے. وہ فورا مدعہ پر آئے تھے......سلمان شاہ, یہ کیا حال بنا رکھا ہے, تم نے اپنا انہوں نے اسکے گریبان کے کھلے بٹنوں کی طرف اشارہ کیا, تھا وہ کالی شلوار سوٹ میں ملبوس تھا اسکا چہرہ بہت پس مردہ ہو,رہا تھا ان سے اپنے لاڈلے پوتے کا یہ روپ نہیں دیکھا جارہا تھا.....سلمان شاہ نے جلدی سے اپنا حلیہ درست کیا تھا

.سلمان شاہ یہ رہی تمہاری امریکہ کی ٹکٹ عباد کی شادی کی رات کی فلائٹ ہے تمہاری

....دادا سائیں نے اسے

کہا... سلمان شاہ کے چہرے پر ایک دم خوشی کی لہر اٹھی تھی وہ بہت خوش ہوا تھا کچھ پریشان بھی,اپنے چاہنے والوں سے دور جانے پر...... مگر وہ اسکا اپنا فیصلہ تھا جب انسان اپنے فیصلے کرنے کا خود عادی ہو جائے اسکا کوئی حق نہیں بنتا وہ افسردہ ہو.....دادا سائین کو والہانہ طریقے سے گلے لگایا تھا دادا سائیں میں جانتا تھا آپ میری بات کبھی نہیں ٹالیں گے دادا سائین اسکی بات پر حیران نہیں تھے کیونکہ وہ ان کی کمزوری کو جانتا تھا وہ ہمیشہ ہار مان جاتے تھے اسکے سامنے وہ واحد شخص تھا جس کے سامنے وہ اپنے گھٹنے ٹیک دیتے تھے. سلمان شاہ جب میں بلاؤں گا تم سب کام چھوڑ کر ajao گے انہوں سلمان شاہ سے وعدے لئے تھے مگر وہ اس وقت مکمل ہوش میں نہ تھا ہر بات میں ہاں کرتا رہا مگر کون جانے حویلی کے لوگ اسکا اب چہرہ دیکھ بھی پائے گے کبھی وہ شاید نہ لوٹنے کے لئے جا رہا تھا مگر قدرت کے فیصلوں کے آگے کس کی چلی ہے اب بھی ہو گا وہی جو وہ پاک رب چاہے گا.......

تیرے بعد کون روکے گا ہمیں

ہم خود کو جی بھر کے برباد کریں گے

جون ایلیاء.LRI❤PDI LRI❤PDI

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

پیر بخش شاہ کی بڑی بیٹی کا تمام خاندان آیا ہوا تھا حویلی میں ساتھ ایہا شاہ بھی عباد لالا کی مہندی کی رسم کے لئے آئی تھی.....اسنے اپنے بابا سے ریکویسٹ کروائی تھی نانا سائیں سے تب اسے مہندی کی رسم میں آنے کی اجازت ملی تھی وہ مہندی کی نسبت کے خوبصورت فراک میں ملبوس تھی.....جس میں بے شمار رنگوں کا کام تھا ہاتھوں میں پھولوں کے گجرے اور میک اپ کے نام پر لپ اسٹک لگائی, ہوئی, تھی وہ زیادہ میک اپ نہیں, کرتی تھی یوں بھی اسے زیادہ میک اپ کی ضرورت بھی نہیں تھی...وہ اس فراک میں کوئی اپسرا لگ رہی تھی سب اسکی تعریف کر چکے تھے وہ اب کچن میں مامی سائیں سے ملنے جا رہی تھی جو کہ ملازموں کو کام سمجھا, رہی تھی اسکی ہمیشہ سے, اپنی مامی سے بہت بنتی تھی بنتی تو اسکی سب سے بہت تھی سوائے سلمان شاہ کے اس نے, آج تک ایہا سے ڈھنگ سے بات نہیں کی تھی وہ ہمیشہ سے سلمان شاہ کو مغرور مانتی تھی کہ وہ اپنے آپ کو پتہ نہیں کیا سمجھتا ہے پھر بھی وہ اسکی شخصیت سے بہت

متاثر تھی اور کہیں دل کے ایک کونے میں اسکے لئے پسندیدگی براجمان تھی

........مگر جب سے, اسکی نسبت دلاور شاہ سے طہ ہوئی تھی وہ اپنے ان کمزور

احساسات کو لگام ڈال چکی تھی.......وہ ایک فرمانبردار بیٹی تھی ماں باپ کا کہا ماننے

والی وہ دلاور شاہ اور سلمان شاہ سے آٹھ سال چھوٹی تھی.....اسنے کبھی نہیں سوچا تھا

دلاور شاہ کے, بارے میں وہ اب بھی نہیں سوچ پا رہی تھی اسکے بارے میں وہ اپنی

دھیان میں کچن میں جا رہی تھی کہ کسی سے اسکا بری طرح ٹکراؤ ہوا تھا مقابل اگر اسے

اپنی مضبوط ہاتھوں کا سہارا نا دیتا تو وہ یقیناً زمین بوس ہو چکی ہوتی.......

رُخ جاناں سے جو پردہ سرکا

اک کافر نے کہا اللہ اللہ!...

وہ دادا سائیں کے جانے کے بعد اپنا روم لوک کر کے پھر سے اپنے پرانے شغل میں

مصروف ہو چکا تھا......باہر سے بہت شور ڈھول گانوں کی آوازیں آرہی تھیں جو اس

کے لئے نا قابل برداشت تھی وہ چار سے پانچ گلاس گندے مشروب کے اپنے اندر

انڈیل چکا تھا مگر دل کا درد کسی طور کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا......جب گھٹن

مزید بڑھنے لگی تو وہ اس گھٹن کو کم کرنے کے لئے چھت پر جانے لگا ابھی اپنے کمرے

سے باہر نکلا ہی تھا سامنے سے آتے کسی وجود سے اس کا زوردار تصادم ہوا تھا اگر وہ مقا بل کو بروقت اپنے مضبوط بازؤں کی گرفت میں نہ لیتا تو یقیناً ایہا زمین بوس ہو چکی ہوتی وہ تھی بھی تو نازک سی لڑکی کیسے مضبوط چٹان جیسے مرد کا ٹکڑاؤ برداشت کر سکتی تھی ایہا نے مضبوطی سے آنکھیں بند کر لی تھی جبکہ سلمان شاہ اس کی بند آنکھوں کو تک رہا تھا........

تو بے مثال ہے تیری کیا مثال دوں؟؟

آسمان سے آئی ہے یہ کہہ کے ٹال دوں....

"تم جب جب گرنے لگو گی میں تمہیں تھامنے کے لئے تیار رہوں گا" اس نے ایہا کے کان میں سرگوشی کی تھی.......ایہا نے جھٹ سے آنکھیں کھولی تھیں اپنی سیاہ آنکھوں سے سلمان شاہ کی سرخ ہوتی آنکھوں کو دیکھا تھا وہ برداشت نہیں کر پائی تھی اپنے آپ کو اسکی گرفت سے آزاد کرواتے وہاں سے دوڑ لگا چکی تھی جب کے سلمان شاہ کی نظروں نے اسکا تب تک تعاقب کیا تھا جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہیں ہو پائی تھی.......وہ اسکی آخری ملاقات تھی ایہا سے...؟ یا آخری دیدار وہ یہ سوچ کر رہ گیا تھا مگر کون جانے وہ غلط ثابت ہونے والا تھا.........

وہ آخری دن تھا جب اس نے امریکہ جانے کا اسی وقت فیصلہ کر لیا تھا اب کچھ دیکھنا اس کے بس میں نہیں رہا تھا وہ اسی رات حویلی کے کسی بھی فرد کو بتائے بغیر کراچی کے لئے نکل چکا تھا......دلاور شاہ کو ایک ٹیکسٹ میں اپنے اچانک فیصلہ کے متعلق آگاہ کیا پھر اپنا موبائل بند کر دیا تھا تا کہ کوئی اس سے رابطہ نہ کر پائے.......کراچی میں اپنے ایک بہت اچھے یونیورسٹی کے دوست کے گھر قیام کیا اور دوسری رات دس بجے کی فلائٹ سے وہ اپنی پاک سرزمین, اپنے محبت کرنے والے اپنوں کو صرف ایک محبت کے لئے چھوڑ kar چلا گیا شاید سچ کہا جاتا ہے محبت بہت خود غرض ہوتی ہے اور اسکا درد تو نا قابل برداشت جو یہ کہتے ہیں محبت کے بنا مر جائیں گے خیر مرتا تو کوئی nai ha پر زندگی کی ترجیحات, اصول سب بدل جاتے ہیں........

ہم جب دنیا سے تنگ آیا کرتے ہیں..

اپنے ساتھ اک شام منایا کرتے ہیں ____

دوسری طرف حویلی میں جب یہ خبر پھیلی سب بہت پریشان و حیران رہ گئے دلاور نے ہر اپنے اور سلمان کے دوست سے پتہ کروایا پر پتہ نہ چل سکا تائی سائیں تو کچھ زیادہ ہی

پریشان تھی عباد کی شادی جو انتہائی دھوم دھام سے ہونی تھی وہ ویسے نہیں ہو پائی.....دلاور شاہ کی منگنی کی رسم بھی بس تائی سائیں کے انگھوٹی پہنانے تک محدود رہ گئی سلمان شاہ نے امریکہ پہنچتے ہی سب سے پہلا فون دلاور شاہ کو کیا تھا اس نے اچھی خاصی سلمان شاہ کی کلاس لی تھی مگر وہ بھی سلمان شاہ تھا کہاں خاطر میں لاتا تھا کسی کی بات کو سو بس ایک کان سے سن کے دوسرے سے نکالتا چلا گیا......کچھ دن بعد دادا سائیں کو, اس نے فون کیا وہ جانتا تھا, وہ خفا ہونگے پر وہ بھی انہیں منانا جانتا تھا اور منا چکا تھا.........

وقت گزر رہا تھا سلمان شاہ کو امریکہ آئے ہوئے بھی چھ ماہ ہونے کو آئے تھے وہ اپنا بزنس وہیں سیٹ کر چکا تھا کافی حد تک حویلی میں آئے روز بات ہوتی تھی سب بہت دباؤ ڈالتے ملنے آ جاؤ وہ کہاں سننے والوں میں سے تھا........ٹالتا رہتا آ جاؤں گا کبھی نئے بزنس کا بہانہ بناتا.... کبھی کچھ کبھی کچھ........

امریکہ میں اس ne کام me آپنے آپکو کافی مصروف کر لیا تھا......صبح وہ آفس جاتا اور رات کو دو سے چار گھنٹے وہ کلب میں گزارتا وہاں کلب میں اسکی کافی لڑکیوں سے دوستی ہو گئی جو وہاں کے آزاد ماحول کے لحاظ سے دوستی سے کچھ زیادہ ہی تھی.....دل

کی لگی کو وہ اپنے طور مٹانے اور بھلانے کی کوشش کرنے لگا.......پر ہر بار وہ ناکام ہی رہا وہ پر نور چہرہ اسے لاکھوں حسیناؤں میں بھی نہیں بھول پاتا پھر اسی کے خیال کے نظر وہ اپنی پوری پوری راتیں ایسی لڑکیوں کے ساتھ گزار دیتا ابھی شاید اس کی ہدایت کا وقت نہیں آیا تھا سچ ہے ہدایت بھی انہیں ملتی ہے جو ہدایت چاہتے ہیں.......

ایک سال مکمل ہوا, تو اسے حویلی سے خوشخبری ملی عباد لالا کے باپ بننے, اور اسکے چاچا بننے کی عباد شاہ کو اللہ نے اپنی نعمت سے نوزا تھا وہ بہت خوش ہوا تھا اور اس تمام عرصے میں اسکا پہلی دفع دل چاہا تھا گھر جانے کو مگر وہ خود پر قابو پا گیا تھا.......دلاور شاہ سے اس کی روزانہ ڈھیروں باتیں ہوتی جو زیادہ دلاور شاہ کی طرف سے ہی ہوتی تھی جس میں وہ ابیہا کے متعلق اسے اپنی پسند کا بتاتا اور یہ سب, اس کے لئے انتہائی تکلیف دہ چیز ہوتی ....پر وہ کچھ نہ کہہ پاتا وہ جب سے انکی منگنی ہوئی تھی وہ کبھی بھی دوبارہ حویلی نہیں آئی تھی.......یہی ان کے خاندان کا رواج تھا کہ منگنی کے بعد ہونے والے سسرال نہیں جاتے تھے اور نہ ہی بات کر پاتے تھے منگیتر سے پر وہ نہیں جانتا تھا یہ بات سلمان شاہ کو کتنا سکون دیتی تھی.......وہ اس ایک چیز کو لے کر ہی تو پر سکون رہتا تھا پر آخر کب تک یہ ممکن تھا, آخر وہ نام تو دلاور شاہ کے ہی تھی آج نہ سہی

کل ہی...................

آپ سے کیسے نبھے گی،ہم تو

جیسے ہیں ویسے نظر آتے ہیں!!!!

وقت کیسے گزرا کسی کو محسوس نہیں ہوا دو سال ہونے کو آئے تھے پر کوئی سلمان شاہ سے پوچھتا یہ دو سال اسکے لئے دو سو سال کے برابر تھے...........دلاور شاہ کی شادی کا شور اٹھا وہاں حویلی میں مگر امریکہ میں ایک دل کو چبھن ہوئی تھی.......اسے بلایا جا رہا تھا وہ بہانے کر رہا تھا وہ کیسے جا سکتا, تھا وہ اس لڑکی کو ایک نسبت میں کسی اور کے ساتھ نہیں دیکھ سکتا تھا تو,اب کیسے دیکھتا, جب,اس کا روح و جسم کا حقدار ہی بدلنے والا تھا......دادا سائیں....اور حویلی کے تمام لوگ اسے بلا رہے تھے.......دلاور شاہ نے یہاں تک کہہ دیا تھا......اب تو تم نہیں آ رہے نا بس ٹال رہے ہو تو خدارا میری میت پر ضرور آ جانا اور اسکی اس بات پر اس نے دلاور شاہ کو اچھا خاصا ڈانٹا تھا........وقت, حالات جو بھی ہو....پر وہ دلاور سے بہت محبت کرتا تھا,اسکے لئے کبھی غلط نہیں سوچ سکتا تھا,اس پر تو,وہ محبت تک قربان کر گیا تھا, دلاور

شاہ کے مقابل کوئی اور ہوتا تو وہ کبھی بھی اپنی محبت سے دست بردار نہ ہوتا.......یہی تو تقدیر ہے.......جسے آپ چاہ کے بھی نہ پا سکو...........

آخر وہ دن بھی آ پہنچا تھا جب ایہا شاہ......ایہا دلاور شاہ بننے جا رہی تھی وہ آج کے دن بے بس اسی گندھے شوق میں مصروف تھا اللہ کو شاید ہی وہ یاد کرتا تھا وہ اللہ سے شکوہ karta تھا کہ اللہ نے اسے اسکی پسندیدہ شہ نہیں دی حالانکہ آج تک اس نے خود کبھی اللہ کا کوئی احکام . نہیں مانا تھا......مگر وہ نہیں جانتا تھا اللہ کے ہر کام میں ہی اسکی مصلحت چھپی ہوتی ہے اللہ کے تمام فیصلوں کو وہ خود ہی سمجھ سکتا ہے کہ انسان کی ,سوچ کی رسائی وہاں تک ممکن ہی نہیں جہاں اللہ پاک کی ہے.................

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

وہ خوبصورت سا اناری سرخ لہنگا پہنے جس پر خالص تلے کا گولڈن کا کام ہو,اتھا ہاتھوں میں سرخ اور گولڈن ہی چوڑیاں پہنے........ہاتھوں phr بنے خوبصورت نقش و نگار سجائے.........بیوٹیشن کے کئے گئے خوبصورت میک اپ کے ساتھ مکمل دلہنا کے روپ میں وہ دلاور شاہ کی خواب گاہ میں بیٹھی اسکا انتظار کر رہی تھی آج ہی تو وہ دلاور شاہ کے نام ہوئی تھی وہ مسلسل دو گھنٹے سے اس کے انتظار میں بیٹھی تھی بیذ پر

بیٹھے, بیٹھے اسکی کمر ٹوٹ رہی تھی مگر وہ ابھی تک نہیں آیا تھا شام کے چھ بجنے کو تھے جبکہ اسکا نکاح دن تین بجے اور رخصتی چار بجے ہوئی تھی........ابھی وہ اپنی کمر سیدھی کرنے کے لئے لیٹنے ہی والی تھی کہ ایک دم شور اٹھا تھا.....اس نے بے ساختہ اپنے دل پر ہاتھ رکھا, تھا...... باہر سے مسلسل شور کی آوازے آرہی تھی جیسے کچھ ہو گیا تھا باہر اسنے سوچا شاید کسی کا جھگڑا ہوا ہو کیونکہ شادی بیاہ کے, موقع پر جھگڑا انکے خاندان میں ہوتا, رہتا رہتا تھا مگر شور بڑھتا جارہا تھا اب شور کی جگہ رونے کی آوازے بھی آنے لگی تھیں.......ابیہا اپنی جگہ سے اٹھی تھی دروازہ کھولا اور دیوانہ وار بھاگتی ہوئی اپنے لہنگے کو سنبھالتی ہوئی بھاگی تھی کسی بھی چیز کی پرواہ کئے بغیر جیسے اسنے برآمدے میں قدم رکھا تھا.........لوگوں کا جھرمٹ دیکھ کر دنگ رہ گئی تھی کچھ عورتیں رورہی تھی بہت برے طریقے, سے وہ سب کو دھکیلتی ہوئی آگے بڑھی تھی.........اس کے عین سامنے اسکا چند گھنٹے کا شوہر دنیا سے بیگانہ پڑا تھا جس کے چہرے پر بے شمار زخم تھے.....جگہ جگہ سے خون رس رہا تھا......ابیہا شاہ کے گرد زمین گھومی تھی......آسمان گر جہ تھا وہ ہوش اور خرد سے بے گانہ ہو کر زمین بوس ہوئی تھی......عورتوں کی ملی جلی آوازے آجارہی تھی......مردان خانے کے باہر کچھ مرد بتا, رہے تھے.....دلاور سائیں نکاح کے فوراً بعد شکار کے لئے نکلے

تھے.....اپنے یاروں کے ساتھ....سارے گاؤں کو معلوم تھا دلاور شاہ شکار کے لئے کچھ بھی چھوڑ سکتا تھا وہ یہ بات ثابت کر چکا تھا, آج تو وہ اپنی چند گھنٹے کی بیوی کو بھی چھوڑ گیا تھا......

دلاور شاہ نکاح کے فوراً بعد شکار کے لئے اپنے دوستوں کے ساتھ نکلا تھا.......شکار کرتے ہوئے جنگل میں جنگلی جانوروں نے ان پر حملہ کر دیا تھا جس میں دلاور شاہ سمیت اسکا ایک اور دوست بھی جان کی بازی ہار چکا تھا..........اور کچھ دوست بری طرح زخمی تھے زندگی یوں بھی ستم ڈھائے گی ایہانے کبھی نہیں سوچا تھا.........ایسے بھی کبھی وہ بے آسرا ہو گی وہ نہیں, جانتی تھی......شاید یہی زندگی ہے پل پل رنگ بدلتی ہوئی.......

کچھ تو اپنے ھی مقدر میں اندھیرہ تھا

کچھ تیری یاد میں دیا بجھا کے رونا اچھا لگا

اسکے مہندی لگے ہاتھوں کی سرخ چوڑیاں بے دردی سے توڑی جا رہی تھی وہ جس کے

ہاتھوں میں یہ مہندی کل ہی رچی تھی چوڑیاں آج ہی پہنائی گئی تھی وہ سکتے کی کیفیت میں بیٹھی تھی کچھ عورتوں کی آوازے اس کے کان میں پڑ رہی تھی ارے دیکھوں کتنی منحوس لڑکی ہے آتے ہی بڑے دلاور سائین کو کھا گئی حویلی والوں کی خوشیاں ہڑپ کر گئی وہ بے قصور ہوتے ہوئے بھی مجرم بنادی گئی تھی وہ ایک دم دھاڑے مار مار کے رونے لگ گئی اپنی قسمت پر رونا تو اسکا بنتا تھا نئی نویلی دلہن نے بیوگی کی چادر جو اوھڑلی تھی محض بائیس سال کی عمر میں اسکی آگے کی زندگی بیوگی میں ہی گزرنی تھی مگر کون جانے حویلی والوں کے رسم ورواج سے بھی زیادہ طاقت ور ہر شہ پر قدرت رکھنے والا وہ سوہنا رب کیا لکھتا ہے اس کے نصیب میں آگے............ کوئی تو نجات دلوائے گا اس ظالم رسم ورواج سے ایہا کو

وہ جو کہتے تھے ساتھ رہے گے عمر بھر

یونہی راہ میں تنہا چھوڑ گ ئے..

چاچا سائیں میں, اپنی بیٹی کو لینے آیا ہوں......ایہا کی عدت ختم ہو چکی تھی تو زین شاہ اپنے دو بیٹوں کے ہمراہ مردان خانے میں بیٹھا پیر بخش سے مخاطب, ہوئے تھے.........سلمان شاہ بھی وہی مردان خانے میں, موجود تھا......

کیا تمہارا دماغ ٹھکانے پر ہے زین شاہ کیا تم نہیں جانتے بیوہ مرنے کے بعد ہی اپنے شوہر کے گھر سے سیدھا قبرستان جاتی ہے........ پیر بخش کو بہت غصہ آیا تھا زین شاہ کی بات سن کے انہوں نے اپنی آنکھوں زین شاہ کو گھورا تھا زین شاہ کو......... جب کے ارقم اور ارحم بھی اپنے نانا کی بات سن کر حیران ہوئے تھے....... سلمان شاہ خاموش تماشائی بنا بیٹھا تھا جیسے وہ اس مردان خانے میں، موجود ہی نہ ہو........... پر چاچا، سائیں وہ پرانے زمانے کے رواج تھے اب زمانہ بدل رہا ہے میری بیٹی ابھی بہت چھوٹی ہے اسکے آگے ابھی پہاڑ جتنی زندگی ہے........... میں اپنی بیٹی کو ساری زندگی اس جہنم میں نہیں رکھ سکتا......... زین شاہ نے پیر بخش سے کہا.......

بسسس زین شاہ بسسسسسس....... پیر بخش سائیں نے ہاتھ کے اشارے سے زین شاہ کو خاموش ہونے کا حکم دیا تھا...... زین شاہ آج تمہاری بیٹی ہے تو ہم اسکے لئے اپنے رسم و رواج بدل دیں، جبکہ تم جانتے ہو جب ہم نے، خود اپنی، بیٹی کے لئے رسم و رواج نہیں بدلے تھے تو تمہاری بیٹی کے لئے کیو بدلیں............ اور تمہاری بیٹی تو ویسے بھی بہت منحوس ثابت ہوئی ہے ہمارے گھرانے کے لئے...... ان کی اس بات پر زین شاہ سمیت سلمان شاہ نے بھی اپنے دادا سائیں کو بہت دکھی نظروں سے دیکھا

تھا........پیر بخش شاہ کے الفاظ ان, نفوس پر ہتھوڑے کی, مانند لگے تھے.....پیر بخش شاہ یہ تک بھول چکے تھے کہ ابیہا شاہ ان کی سگی نواسی ہے..........وہ تینوں باپ بیٹا اٹھ کر جا چکے تھے........اب مردان خانے میں صرف سلمان شاہ اور دادا سائیں رہ گئے تھے..........سلمان شاہ نے اپنی بات کہنے کے لئے منہ کھولنا ہی چاہا تھا پھر کچھ سوچ کر خاموش ہو گیا.........وہ مردان خانے سے نکلتا چلا گیا........وہ اب ایک اہم نقطے پر سوچ رہا تھا.........وہ جیسے ہی باہر نکلا سامنے برآمدے میں اسے زین شاہ ان کے بیٹے ابیہا شاہ کے ساتھ نظر آئے ابیہا کی آنکھیں نمکین پانیوں سے لبریز تھیں........مگر جو وہ ابیہا شاہ کی نظروں میں تکلیف دیکھ رہا تھا وہ اسکے لئے ناقابل برداشت تھی.......................وہ وہاں سے سیدھا اپنے کمرے میں آیا تھا..........

''.''''''''''''''''''''

سلمان شاہ بے چینی سے اپنے کمرے میں ٹہل رہا تھا اس کے ذہن میں دادا سائین کی باتیں گردش کر رہی تھیں.......اب مجھے اسٹینڈ لینا پڑے گا اب مجھے کچھ کرنا ہو گا اب میں ابیہا کو نہیں کھو سکتا شاید مجھے قسمت نے اسی لئے دوسرا موقع دیا ہے وہ مسلسل

اسی نقطے پر سوچ رہا تھا........قسمت کہاں کسی کو دوسرے موقعے دیا کرتی ہے بہت خوش قسمت لوگ ہوتے ہیں جنہیں زندگی ایسے موقعے فراہم کرتی ہے.........وہ خود کو خوش قسمت ہی تو تصور کر رہا تھا اب وہ صحیح موقعے کی تلاش میں تھا جب وہ دادا سے بات کر سکے وہ اپنی آنکھیں موند گیا تھا......پر uska چہرہ اسکی آنکھوں کے سامنے لہرایا تھا نمکین پانیوں سے تر چہرہ اسنے جھٹ سے اپنی آنکھیں, کھولی تھیں.........وہ اب, اور ان جھیل جیسی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا تھا........وہ ہمیشہ انہی آنکھوں میں ڈوبتا تھا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

تجھ پہ اُٹھی ہیں وہ کھوئی ہوئی ساحر آنکھیں....

تجھ کو معلوم ہے کیوں عمر گنوادی ہم نے.......

''':''''''''''''''

ابیہا ابھی اپنے کمرے میں بھاگتی ہوئی آئی تھی اپنے بابا اور ناناسائیں کی باتیں وہ سن چکی تھی اسکے کانوں میں ناناسائیں کی باتیں گونج رہی تھی........اپنا کمرہ بند کر کے دروازے کے ساتھ ہی روتے روتے نیچے بیٹھتی چلی گئی تھی...........

اپنے نرم ونازک ہاتھوں کو چہرے پر رکھ کے پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی اب تو میری قسمت میں رونا ہی لکھا ہے ایہا کے اندر سے آواز آئی تھی....

.یااللہ مجھ سے ایسا کیا گناہ ہو گیا تھا...... میرے ساتھ ایسا کیوں ہوا اللہ پاک میں کیا کروں........

مجھے صبر دے دیں اللہ پاک میں کیا کروں......؟؟

میرا اس سب میں کیا قصور تھا مجھے سب کیوں sb غلط کہہ رہے ہیں اللہ پاک میری مدد فرمائیں مجھ گناہ گار کو معاف فرمادیں...... میری زندگی مجھ پر آسان کر دیں.وہ اپنے اللہ سے مخاطب تھی..... جب انسان بلکل اکیلا ہو جاتا ہے جب کوئی رشتہ پاس نہیں ہوتا وہی تو رب ہے انسان ہی اللہ سے دور ہوتا ہے............. اللہ تو ہمیشہ انسان کی شہ رگ سے بھی قریب رہتا ہے.............. وہ اپنے لئے اللہ سے آسانی مانگ رہی تھی....... عنقریب اس کی زندگی میں آسانی آنے والی تھی مگر فلحال اس کا رب ہی جانتا تھا کیونکہ غیب کا علم صرف اللہ کے پاس ہے اور وہ بہتر جانتا ہے انسان کے بارے میں ایہا کی زندگی بھی آسان ہونے والی تھی.............

کیونکہ

"ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے......."

ایہا اپنے اللہ کے ساتھ محو گفتگو تھی.........اچانک دروازے کے عقب سے ملازمہ کی آواز آئی تھی............ایہا بی بی آپکو بی بی سائیں باورچی خانے میں بلا رہی ہیں...............

اچھا آتی ہوں..........ایہا نے جواباً کہا....

......وہ اپنی سفید چادر درست کرتی ہوئی بیڈ سے اٹھی کہ اچانک نظر آئینہ پر پڑی تو اپنا سراپہ دیکھنے لگی.....جو کچھ ہی ماہ میں مکمل بدل چکا تھا.........اجڑہ ویران چہرہ کبھی اس چہرہ پر لالی ہوا کرتی تھی........بکھرے بال.........آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے......اپنا پس مردہ چہرہ دیکھ کر اسکی آنکھ سے ایک موتی گرا تھا جو اسکی اسی سفید چادر میں جذب ہو چکا تھا......جو اسے ساری زندگی کے لئے تحفے میں دی گئی تھی..............

ایہا میں نے تمہیں کتنی مرتبہ کہا ہے

.ہر بار سفید سوٹ مت لیا کرو پھر بھی تم نہیں سنتی اس طرح اچھا نہیں

ہوتا..........اماں سائیں آپ کو تو پتہ ہے نہ سفید رنگ سے تو مجھے عشق ہے میرا بس چلے تو ساری زندگی سفید سوٹ میں بسر کروں.......کہیں دور اماں کی اور اپنی کہی باتیں اسکے کان میں, گونجی تھیں...........سچ کہا جاتا ہے کچھ وقت قبولیت کے ہوتے ہیں...شاید اسکے لئے اسوقت فرشتے آمین کہہ چکے تھے.............اسلئے کہا جاتا ہے پہلے تولو پھر بولو.........اب اس سفید لباس سے ایہا کو کوفت ہوتی تھی.....اب اسکا دل تتلیوں کی طرح رنگ برنگی پھولوں کا چاہتا تھا.....انسان بڑا ناشکر hota ہے........جو چیز میسر ہو.....اس سے دور ہوتا چلا جاتا ہے...........جو میسر نہ ہو اسکے قریب ہونا چاہتا ہے........وہ اپنے خیالات کو جھٹکتی اپنے قید خانے سے باہر نکلی تھی اب اسکی منزل باورچی خانہ تھا جہاں بی بی سائین انتظار میں تھیں.........اسنے برآمد میں قدم رکھے تھے تو سلمان شاہ سے اسکا ٹکراؤ ہوا تھا......اسکی کہی باتوں کا جواب دیئے وہ جا چکی تھی.............جی مامی سائین آپنے بلایا مجھے.......بی بی سائیں جو بھابھی سائیں کے ساتھ (عباد شاہ کی بیوی) کے ساتھ مل کے ملازموں کو کچھ حکم دے رہی تھیں......اسکی آواز پر مڑی تھیں.........آؤ ایہا مامی سائیں نے ایہا کو اندر بلایا تھا.......اسکے سر پر پیار پھیرا تھا, انہوں نے اسے مخاطب کیا تھا.....وہ ان کے

بلکل پاس کھڑی ہو گئی تھی دل کی دھڑکن بڑھی تھی اچانک..........دماغ میں نانا سائین کے الفاظ گونج رہے تھے......اب, نا جانے مامی سائیں کیا حکم دیں گی اس کی سوچ کی سوئی بس وہی اٹکی تھی.........

ایسا بیٹا تم بہت اچھی طرح جان چکی ہو.......

جو تمہارے ساتھ ہوا سب تمہیں لاکھ قصوروار سمجھے میں جانتی ہوں.........نہ اس میں تمہاری غلطی تھی نہ تمہاری مرضی................بس ہم سب کا نصیب تھا......وہ دکھ بھلانا ممکن نہیں ہے........قدرت کے لکھے کو کوئی نہیں ٹال سکتا....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسکی کمی بھی کوئی پوری نہیں کر سکتا.....مامی سائین اس سے بہت اچھے انداز میں محو گفتگو تھیں........انکی آنکھوں سے یک دم آنسو رواں ہو, گئے.....آخر کو وہ ایک ماں تھیں.........

اولاد کا دکھ ماں باپ کو......جڑ سے الگ کئے ہوئے درخت جیسا کر دیتا ہے.......

انہوں نے اپنے آنسو اپنے آنچل سے صاف کئے.....

ابیہا آج سے باورچی خانے کے تمام کام تمہارے ذمہ ہیں.... مامی سائین نے ابیہا سے کہا........ مطلب تم دیکھوں گی کہ آج کیا پکانا ہے تم تمام ملازموں کو دیکھوں گی

ٹھیک ہے.......انہوں نے ابیہا سے تائید چاہئے.

ابیہا نے سر کو ہلکا سا خم دیا.....مامی سائین حکم سنا کر جا چکی تھیں.....

ابیہا کے کھٹن وقت کا آغاز ہو چکا تھا ابیہا پورا پورا دن حویلی کے کام دیکھتی رات دس گیارہ بجے کے قریب اسے آرام کا وقت میسر آتا تھا دن اپنی آب و تاب کے ساتھ گزر رہے تھے سچ کہا جاتا ہے وقت کسی کے لئے نہیں رکتا اس کے لئے بھی نہیں رکا تھا بظاہر سب کچھ اچھا تھا حویلی کے مکین بھی اچھے تھے مگر کون جانے وہی کب بدلیں دس ماہ گزر چکے تھے وہ صرف حویلی تک محدود تھی حویلی سے قدم باہر رکھنے کی اسے اجازت نہیں حتی کہ حویلی کے چھت تک جانے کی اجازت بھی نہیں تھی حویلی کے مردوں سے اسکا کبھی سامنا نہیں ہوا تھا کیونکہ وہ کھانا بھی کمرے میں کھاتی تھی حویلی کی پرانی ملازمہ جس کا کام سے زیادہ دھیان اس چیز پر رہتا تھا کہ کون کیا کر رہا ہے اور کیا کرنے والا ہے کافی دفع ابیہا اسے اسکی اس حرکت پر ڈانٹ چکی تھی پر شاید اب وہ اسکی فطرت بن چکی تھی "عادت سے جان چھڑانا اتنا مشکل نہیں ہے جتنا فطرت بدلنا کھٹن کام ہے

کسی انسان کی "اسی کے توسط سے ایہا حویلی کے مردوں کے بارے معلومات ہوتی رہتی تھی کہ کب کون آرہا ہے اور کون کہاں جارہا ہے اس چیز میں ایہا زیادہ دلچسپی نہیں لیتی تھی پھر بھی ملازمہ سب بتانا جیسے اپنا فرض سمجھتی تھی وہ سب کچھ اپنی قسمت کا لکھا سمجھ کر قبول کر چکی تھی.......ان دس ماہ میں اسکے والدین دو دفعہ اس سے ملنے آئے تھے وہ زندہ دل لڑکی تنہائی پسند ہو چکی تھی شاید اسے کر دیا گیا تھا......اُج بھی وہ بس اپنی نگرانی میں چکن کا کام کروا رہی تھی کہ اچانک اسے ملازمہ نے بتایا.....ایہا بی بی جی آج چھوٹے سائیں (سلمان شاہ) آرہے ہیں تو ان کے لئے خاص کھانا بنانے کا کہا ہے بی بی سائیں نے سلمان شاہ جو کے کافی ماہ بعد حویلی آرہا تھا وہ بس سن رہی تھی اسکا کوئی ردِ عمل نہیں تھا وہ سب کچھ دیکھ کر خاموشی سے چکن سے باہر نکل کر مامی سائین کے کمرے کی طرف روانہ ہو چکی تھی...

''>>"<<''''''''''''''''''''<<>>":::::::::::''''''''''::

ایہا کچن کی صفائی دیکھنے میں مصروف تھی جو کہ ابھی ابھی ملازمہ سے کروائی تھی رات کافی ہو چکی تھی ایہا کا جسم تھکن سے چور تھا کیونکہ آج مردان خانے میں دعوت کا

اہتمام کیا گیا تھا سلمان شاہ کی آمد کی وجہ سے سارا کام ایہا نے اپنی نگرانی میں کروایا تھا.............

وہ ابھی بس آرام کرنے کی طلب سے کچن سے نکلنے کے لئے مڑی ہی تھی عقب میں کسی سے ٹکرائی تھی ایک دم وہ پریشان ہوا ٹھی تھی کیونکہ مڑ کر دیکھنے پر اس کے منہ سے اٹک اٹک کر ایک نام نکلا تھا پورے دس ماہ بعد وہ اسکے سامنے تھا..... سل سلمان بھائی آپ پ پ.______پ....وہ مطمئن سا اس ڈرپوک لڑکی کو دیکھ رہا تھا.....ہاں میں ہوں کوئی بھوت نہیں ہوں جو تم اس طرح دیکھ کر ڈر رہی ہو..... سلمان نے ماتھے پر تیوری چڑھا کر کہا تھا اسکی چوڑی پیشانی کے بل نمایا ہوئے تھے اور ساتھ ہی ارد گرد جائزہ لینے لگا گلاس اٹھا کر پانی کی بوتل نکال کر گلاس میں پانی انڈیلہ اور منہ کے ساتھ ایک ہی سانس میں پی گیا اسے دیکھ کے لگا رہا تھا جیسے وہ صدیوں کا پیاسہ تھا یہ کاروائی ایہا بہت حیرت سے دیکھ رہی تھی کہ سلمان شاہ جیسا شخص آج خود پانی پی رہا ہے......جب وہ پانی پی چکا تو کچن سے فورا باہر نکل گیا اسکے جاتے ہی ایہا نے اپنا اٹکا ہوا سانس بحال کیا پھر وہ جلدی سے کچن سے ایہا بھی نکلی تھی مگر اسکی بری قسمت کسی کی دو آنکھوں نے یہ منظر دیکھ کر کانوں کو ہاتھ لگایا تھا....

"::""""«"«««::::"::::""""":"::::"""""":❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤"

بے چینی سے وہ اپنے کمرے کے چکر کاٹ رہا تھا اپنے اتنے ماہ کا صبر آج اسے بے چین کر رہا تھا صرف اس کے دیدار کی بدولت... سلمان شاہ کافی ماہ بعد حویلی آیا تھا ان گزرے ماہ میں وہ حویلی کے ہر مکین کو تقریباً فراموش کر چکا تھا صرف اپنے بزنس کو آگے بڑھانے کی کامیابی میں لگا ہوا تھا مگر ایک نازک اندام لڑکی کا خیال وہ چاہ کر بھی فراموش نہیں کر پایا تھا کرتا بھی کیسے اسکا خیال تو ہوش کی دنیا میں قدم رکھنے سے اس کے ساتھ رہا تھا بے خیالی میں بھی اسکا خیال رہتا تھا جس سخش سے آپکو محبت ہو اسکا خیال آپ چاہ کر بھی اپنے دل و دماغ سے جھٹک نہیں پاتا یہ محبت تو چیز ہی ایسی ہے مگر وہ تو محبت کی سیڑھی چڑھ چکا تھا اور اب پور پور عشق کی چھت پر براجمان تھا وہ آج جس حال میں ایہا کو دیکھ چکا تھا وہ بے ہو گیا تھا اسکی اجڑی ویران حالت سرخ و سپید رنگ پیلا پڑ چکا تھا گلابی گال پیلے پڑھ چکے تھے جتنے ماہ وہ ایہا سے اس حویلی سے دور رہا تھا وہ اتنا بے چین نہیں رہا تھا مگر آج اسکا صبر اس کا امتحان لینے اسکے سامنے جم چکا تھا وہ اسے دیکھ کر تکلیف میں مبتلا ہو چکا تھا بس یہیں اسکے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا تھا وہ جو چاہتا تھا وہ کام آرام و سکون سے کیا جائے اس کی حالت دیکھ کر اسے ایک منٹ لگا تھا فیصلہ

کرنے میں وہ جانتا تھا اسکے بعد اسے بہت بڑے طوفان سے ٹکرانا پڑے گا مگر اسے کسی کی پرواہ نہ تھی پرواہ تھی تو صرف وصرف ایہا شاہ کی جسے وہ اپنا دیکھ کر چھوڑے گا اس نے اپنے کمرے سے قدم باہر نکالے تھے سلمان شاہ رات کے وقت کو بھی بھو چکا تھا کہ اس وقت رات کے بارہ بج رہے تھے......وہ جیسے ہی دادا جان کے کمرے باہر پہنچا دروازہ اندر سے لاک تھا وہ یہ دیکھ بڑی مشکل سے واپس اپنے کمرے میں آگیا تھا آتے ہی اس نے اپنے کمرے کی ایک ایک چیز کو توڑ ڈالا تھا وہ اب اپنا غصہ بے جان چیزوں پر نکال رہا تھا....بس اب بے چینی سے صبح کا انتظار کرنے لگا تھا........ا.دیکھنا تھا کہ صبح کا سورج کیا کرنیں بکھیرتا ہے سلمان شاہ کی زندگی میں وہ اپنی الماری کی طرف بڑھا تھا وہاں اپنا غلیظ مشروب نکال چکا تھا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

''«««»»»«»«»«»'''''''''''''''''''''''''''''''''''''''«««««««««»»

'''»»»«»''»»»»«»«'''''''''''

نوری (ملازمہ) جو کہ کچن کے پاس سے گزرتی ہوئی اپنے کواٹر جا رہی تھی کچن سے آتی ہوئی سلمان شاہ کی آواز سن کے جلدی سے برآمدے کے پلر کی اوٹ میں ہوئی تھی اور اپنی فطرت سے مجبور ہو کر تجسس کے مارے سلمان شاہ کی باتیں سننے کی کوشش کر

نے لگی پر وہاں کوئی آواز نہیں پہنچ پا رہی تھی کچھ منٹ کے وقفے سے سلمان شاہ کچن سے نکلا تھا اور اسکے پیچھے ہی سیکنڈ کے لمحے میں ایہا کچن سے نکلی تھی یہ منظر دیکھ کر اس نے کانوں کو ہاتھ لگائے تھے.............اب وہ جلد از جلد یہ خبر بی بی سائیں کو سنانا چاہتی تھی پر برآمدے میں لگی بڑی گھڑی میں وقت دیکھا تھا جو کہ گیارہ سے اوپر کا ہندسہ عبور کر چکی تھی یہ خبر صبح کے لئے رکھ کے وہ اپنے کوارٹر چلی گئی تھی.....

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

کیا بکواس کر رہی ہے تو نوری میں تیرے منہ زبان کھینچ لونگی نوری جو اپنی فطرت کے ہاتھوں مجبور ہو کر صبح صبح اٹھ کے بی بی سائین کے پاس آئی تھی وہ اپنے کمرے میں قرآن پاک کی تلاوت کر کے اٹھ رہیں تھی پھر نوری نے اجازت چاہی تھی مگر جو اس نے بات بتائی تھی بی بی سائین کو آگ کی لپیٹ میں لے گئی تھی وہ بات میں قسم کھا کر کہتی ہوں بی بی سائیں میں نے خود اپنی ان گناہ گار آنکھوں سے دیکھا تھا ارات کو ایہا بی بی جی کو اور چھوٹے سائیں کو کچھ باتیں اس نے اپنی طرف سے بنائی تھی وہ دونوں ایک دوسرے کے بہت قریب تھے بی بی سائیں ساتھ ڈرامائی انداز میں اپنے کانوں کو ہاتھ لگائے تھے ایسے لوگوں کو نہ خدا کا خوف ہوتا ہے نہ مکافات عمل کا یقین مگر ایسے لوگ

نہیں جانتے اللہ کی پکڑ جب ہوتی ہے تو کیا کیا ہو جاتا ہے وہ تو ہر چیز پر قادر ہے.........بی بی سائیں کے لئے یہ بات نا قابل یقین تھی انہوں نے لعن طعن کر کے نوری کو کمرے سے نکلنے کو کہا تھا ساتھ اگلی دفع ایسی بات کہنے پر سخت سزا کا بھی کہا تھا وہ جا چکی تھی.......پر بی بی سائیں کے دل میں شک کا بیج بو چکی تھی.........وہ یقین نہیں کرنا چاہ رہی تھی پر شیطان حاوی ہو رہا تھا سوچ پر وہ سوچ میں پڑھ چکی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی ابیہا کم عمر اور حسین بھی بہت تھی حسن بھی ایک فتنہ ہی ہوتا ہے.......وہ اپنے خیالات کو جھٹک کر کمرے سے باہر نکل آئیں تھی.. مگر ابیہا کے ساتھ آگے ہو گا یہ تو وقت نے طے کرنا تھا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سلمان شاہ نے مندی مندی آنکھوں سے ارد گرد کا جائزہ لیا تھا سر بھاری ہو رہا تھا کیونکہ رات اس نے کچھ زیادہ مقدار میں وہ زہر پیا تھا نہ جانے کب اس کی آنکھ لگ گئی تھی ذہن پر زور ڈالا تو رات کاردہ عمل یاد آیا وہ فورا اٹھا گھڑی میں وقت دیکھا جو بارہ بجا رہی تھی وہ ایک حیران ہوا تھا کہ وہ اتنا ٹائم سوتا رہا تھا اس نے اپنا لحاف اتار کے بیڈ سے اترا پاؤں میں سیپر پہنے اور واش روم میں گیا اب اسے جلدی سے تیار ہونا تھا دادا سائیں

سے بات کرنی تھی مگر وہ نہیں جانتا تھا کہ اُگے کون ساطوفان اسکا منتظر ہو گا یہ حقیقت پر مبنی بات مگر مرد جب کسی سے محبت کرتا ہے واقعی محبت کرتا ہے تو وہ اس چیز کی پرواہ نہیں کرتا کہ اسکے فیصلوں سے اسکے عمل سے کیا کیا طوفان آتا ہے کیونکہ مرد اس معاملے میں خود غرض واقعہ ہوا ہے وہ جلدی جلدی اپنی تیاری مکمل کر رہا تھا ہاتھوں میں اپنی برانڈڈ گھڑی باندھی اپنے اوپر پرفیوم اسپرے کرتا اپنا مکمل جائزہ لیتا وہ بلاشبہ ایک خوبرو مرد تھا کمرے سے نکل کر داداسائین کی تلاش میں نکلا تھا.....آج اسے کسی اور چیز کی طلب محسوس نہیں ہوئی تھی...

سلمان شاہ کے قدم مردان خانے کی طرف بڑھ رہے تھے وہ آج ہر حال میں داداجان کے سامنے بات کرنے کا اٹل فیصلہ کر چکا تھا جس بات کا وہ فیصلہ کر لیتا تھا پھر اس دے ہٹتا نہیں تھا جسے ہی وہ راہداری عبور کر کے برآمدے مھں پہنچا آج حویلی کا ہر فرد برآمدے میں موجود تھا داداسائیں جو صوفے پر بڑے انہاک سے بیٹھے اپنے بیٹوں سے محو گفتگو تھے وہاں عباد لالا ان کی بیوی اور تائی سائیں ان کے پیچھے کھڑی تھی اس گھر کی عوتوں کو مردوں کے ساتھ بیٹھنے اجازت نہیں تھی کبھی بھی شا ہے وہ مردان کا محرم ہی کیوں نہ ہو.......داداسائیں مجھے آپ سے بات کرنی

ہے.............سلمان شاہ نے ان سب کے سامنے جا کر دادا جان سے مخاطب ہوا اصل تھا وہ اپنی بات کہنے کا عادی تھا اجازت نہیں طلب کرتا تھا وہ طرف آگاہ کرتا تھا آج بھی اس کا لہجہ ایسا تھا........برآمدے میں بیٹھے ہر شخص نے بہت غور سے سلمان شاہ کو دیکھا تھا آج اس کے رویے میں کچھ اور تھا جو تائی سائین کو کھٹکا تھا........دادا سائیں نے اٹھ کر اپنے لاڈلے پوتے ساتھ بیٹھنے کا حکم ظاہر کیا تھا..........وہ ان کے قریب ہوا تھا پر وہ بیٹھا نہیں تھا ابھی دادا سائیں بیٹھنے کا ارادے کر رہے تھے جب سلمان شاہ نے ان سمیت حویلی کے ہر مکین پر بم چھوڑا تھا جس کی تباہی بہت دور تک پھیلنی تھی دادا سائین میں ایہا سے شادی کرنا ابھی اسکا جملہ مکمل بھی نہیں ہوا تھا دادا سائین کا ہاتھ پوری طاقت سے اٹھا تھا اس کہ علاوہ بڑی حویلی کے برآمدے میں بیٹھے ہر نفوس کا منہ کھلا رہ گیا تھا سلمان شاہ کی بات سن کے سلمان شاہ نے دادا سائین کی طرف نظر اٹھا ئی اپنا جملہ مکمل کرنے کے لئے ایک بار پھر دادا سائیں کا ہاتھ اٹھا تھا مگر وہ سلمان شاہ تھا ان کا لاڈلہ پوتا ضدی ہٹ دھرم اپنی بات آخر وہ مکمل کر چکا تھا دادا نے غیض وغضب سے اپنے پوتے کو دیکھا تھا اپنی شہادت کی انگلی اسکی طرف کر کے اسے کہا تھا سلمان شاہ یہ تم تھے میرے لاڈلے پوتے ایسی بات اپنے منہ سے نکالنے والے تمہاری جگہ کوئی یہ بات کہتا تو میں اس کی کھوپڑی اپنے ہاتھوں سے اڑا دیتا نکل جاؤ میرے سامنے سے دور

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہو جاؤ میری نظر سے ورنہ میں بھول جاؤں گا کہ تمہارا اور میرا کوئی رشتہ بھی ہے.... سلمان شاہ اپنے دادا کی بات سن کر حیران نہیں ہوا تھا وہ جانتا تھا ایسا ہو گا کیونکہ وہ جانتا تھا وہ اپنے خاندان کا واحد شخص تھا جس نے ایسی بات اپنے منہ سے نکالنے کا گناہ کیا تھا وہ بھی ایک بیوہ سے شادی کا جب کہ وہ جانتا تھا ان کے خاندان میں بیوہ کی شادی کرنا گناہ تصور کیا جاتا تھا بیشک وہ بیوہ نکاح کے بعد ہو یا رخصتی کے بعد وہ یہ غضب کر گیا تھا..........

دادا سائیں آپ کے کہنے سے میں پیچھے نہیں ہٹوں گا ابیہا سے شادی تو میری ہر حال میں ہو گی..... سلمان شاہ دادا سائیں چلائے مگر اس نے اپنی بات جاری رکھی تھی مجھے اگر خود مرنا پڑے یا کسی کو مارنا پڑے اس کے لئے پر میری ابیہا سے شادی ہو گی اب کی بار عباد شاہ سلماں شاہ کے پاس آیا تھا اور اسکا گریبان پکڑا تھا سلمان شاہ نے اس کے ہاتھ جھٹکے تھے...... نہیں عباد لالا نہیں بلکل بھی نہیں سلمان شاہ کے گریبان پر آپ نے ہاتھ ڈالا ہے اور میں آپکو صرف اسلئے چھوڑ رہا ہوں کیونکہ آپ میرے بھائی ہو اگلی بار آپ نے ایسا کچھ کرنا چاہا تو میں بھول جاؤں گا کہ آپ سے میرا کوئی رشتہ اب پھر اس نے اپنا رخ دادا سائیں کی طرف کیا تھا...... دادا سائیں میں ابھی جا رہا ہوں پر میں اب

اپنے کہے سے پیچھے نہیں ہٹوں گا......آپ بھی یہ اچھی طرح جانتے ہیں.....اس سارے معاملے میں اس کے باباسائین اور تایاسائیں خاموش, تماشائی بنے دیکھ رہے تھے کیونکہ انکی بھی ہمت نہیں ہوتی اپنے باباسائیں کے سامنے اف بھی کر سکیں..............سلمان شاہ اپنی بات کہہ کر جاچکا تھا مگر جو طوفان آنا تھا وہ اس سے بے خبر تھا.

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

برآمد میں موجود ہر شخص جاچکا تھا بی بی سائیں اچانک ہوش میں آئیں تھی سلمان شاہ کے جانے کے بعد ان کے ذہن میں صرف نوری کے الفاظ گونج رہے تھے ان کے لب ہلے تھے ہلکی آواز برآمد ہوئی مطلب کہ نوری کے الفاظ سچے تھے ایہا شاہ تم نے میرے بیٹے کو دھوکا دیا

وہ بڑا ٔمد عبور کرکے ایہا کی تلاش میں نکلی تھی جو معصوم اس سب سے انجان تھی بی بی سائیں جانتی تھی ایہا اسوقت کہاں ہوگی وہ سیدھا کچن میں گئی تھی جہاں ایہا کھانا بنوانے میں مصروف تھی انہوں نے اسے پکارا تھا اس پکار میں محبت کہیں نہیں تھی

ایہا........

جی مامی سائیں......وہ اچانک مڑی تھی

مامی سائیں کے تیور خطرناک لگ رہے تھے وہ جلدی سے ایہا تک پہنچی تھیں......وہ ملازموں کو نظرانداز کرتی بے دردی سے ایہا کا ہاتھ تھامے اسے اپنے ساتھ تقریباً گھسٹتے ہوئے اپنے ساتھ لے کر جا رہیں تھی.....ایہا ہونقوں کی طرح ان کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیکھ رہیں تھی آج اس لمس میں محبت محسوس نہیں ہوئی تھی جو ہمیشہ ہوتی تھی........انہوں نے ایہا کے کمرے کا دروازہ کھولا تھا اور پٹخنے کے انداز میں ایہا کو کمرے کے اندر پھینکا تھا ایہا بہت مشکل سے اپنا توازن برقرار رکھ پائی تھی خود کو گرنے سے بچایا تھا وہ حیران پریشان تھی اس ساری صورتحال میں وہ چاہ کر بھی نہیں پوچھ پا رہی تھی کہ اس کے ساتھ کیا ہو رہا تھا....اس نے ایسا کیا کیا ہے؟؟انہوں اپنے منہ سے آگ برسنا شروع کیا تھا جس منہ سے اس کے لئے کبھی پھول جڑھا کرتے تھے

ذلیل تو نے ہی اسے اپنے حسن کے جال میں پھانسا ہو گا ورنہ میرا بچہ ایسا نہیں تھا تجھے شرم نہیں آئی ایک بیوہ ہو کر اتنا بڑا گناہ کرنے چلی تھی مجھے تو پہلے ہی شک تھا تجھ پر منحوس لڑکی مامی سائیں کا ہاتھ ایہا کے نرم و گداز گالوں پر پڑا تھا وہ اس تھپڑ کی تاب نہ لا سکی تھی اور چکنے فرش پر منہ کے بل گری تھی وہ اتنی محبت کرنے والی مامی کا دوسرا خطرنا

ک چہرہ دیکھ رہی تھی انہوں نے ابیہا کو مار مار کر ادھ موا کر دیا تھا وہ اپنی صفائی بھی نہیں دے پا رہی تھی وہ اپنوں کے بدلتے چہرے دیکھ رہی تھی اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا پہلا پتھر اپنوں کے ہاتھوں میں ہو گا سچ کہا جاتا ہے اپنوں کے تکلیف دہ جملعوں کی تکلیف غیروں کے کنکر سے بھی خطرناک ہوتی ہے وہ بے مول ہو چکی تھی اس کی جھیل سی آنکھیں نمکین پانیوں سے لبریز تھی......ماما می سائیں آپ کیا کہہ رہی ہیں ان نے بہت مشکل سے لب کھولے تھے.....مامی سائیں نیچے فرش پر اسکے اوپر جھکی تھی ابھی بھی مجھ سے پوچھ رہی ہو کیا کیا ہے جو باہر سلمان نے کہا وہ سب نہیں معلوم کیا اسکے ساتھ محبت کی پینگیں چلا رہی تھی ہمارے ناک کے نیچے تجھے شرم نہ آئی ابیہا تو میرے بیٹے کی بیوی ہے میرے دلاور شاہ کی تو اس سے وفا نہ نبھا سکی میر اسلمان ایسا نہیں ہے تو نے اسے زور دیا ہو گا جو وہ ایسی بات کر گیا ہے تھو ہے تجھ ابیہا تھو......انہوں نے ابیہا کے منہ پر تھو کا تھا..........وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی مامی سائیں کیا کہہ رہیں ہیں اپنے منہ پر تھوکے جانے پر وہ اپنی آنکھیں کر چکی تھی اذیت تکلیف کیا ہوتی ہے بے عزتی کیا ہوتی ہے ابیہا کو آج پتہ چلا تھا........مامی سائیں نے ایک دم اسے اپنے پاؤں کی ٹھوکر سے پرے کیا تھا وہ دوبارہ فرش پر گری تھی وہ بے مول ہو چکی تھی اپنے ہی رشتوں کے ہاتھوں ذلیل کر دیا گیا تھا ابیہا کو اس کے اپنوں نے

ہی میں نے کچھ نہیں کیا اس نے انتہائی زور سے کہا تھا پر اسکی آواز پھر بھی بہت ہلکی نکلی تھی میرا خدا گواہ ہے مامی سائیں میں نے کچھ نہیں کیا نہیں نہیں نہیں کیا. کچھ مامی سائیں میں بے گناہ ہوں...... وہ روتے روتے اپنے آپ کو مارنے لگ گئی تھی .... وہ بے قصور تھی مگر اسے گناہ گار سمجھا جا رہا تھا مامی سائیں کے دروازے کی طرف بڑھتے قدم تھمے تھے پر وہ مڑی نہیں تھیں..... آج سے تم اسی کمرے میں رہو گی ابیہا یہاں سے باہر نہیں جا پاؤ گی وہ اس کے کمرے سے نکلی اور انتہائی زوردار طریقے سے کمرے کو باہر سے اچھی طرح بند کر دیا تھا...... اب ابیہا کی قسمت میں آگے کیا ہونے والا تھا وہ اللہ پاک جانتا ہے ابھی اس نے اور کتنی آزمائشیں جھلنی ہیں وہ نہیں جانتی تھی..... مگر اللہ جب اپنے بندوں کو آزمائش میں ڈالتا ہے تو اسکا اجر بھی دیتا ہے کیونکہ ہر چیز صبر سے ملتی جلد بازی کا کام تو ادھورا رہ جاتا ہے وہ اب اپنے بیڈ کے پاس ہی سر جھکا کر بیٹھ چکی تھی وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی سلمان شاہ کے ساتھ اسکا نام کیوں جوڑا جا رہا ہے. سلمان شاہ نے ایسا کیا کہا اس کے بارے میں اس نے تو ہمیشہ سے اسے عزت کی نگاہ سے دیکھا تھا.. مگر قسمت کی ستم ظریفی کے آگے کس کی چلتی ہے.

سلمان شاہ بیڈ پر بیٹھا مسکرا رہا تھا اسکے چہرے پر ہلکی مسکان تھی وہ بہت پر سکون ہو چکا

تھا حلانکہ اسکے دادا, سائین نے زندگی میں پہلی بار اس پر ہاتھ اٹھایا تھا مگر اسے تھپڑ ہر کوئی افسوس نہیں سلمان شاہ اسکے بر عکس وہ خوش تھا اسے پتہ تھا دادا سائیں اسکی محبت کے آگے ہمیشہ کی طرح ہار جائیں گے........ جیسے وہ ہمیشہ سے کرتا آیا تھا وہ بیڈ سے اٹھ کے اپنے کمرے کی کھڑی کے پاس آکر کھڑا ہوا تھا جہاں سے آسمان پر چودھویں کا چاند اپنی بھرپور آب وتاب کے ساتھ روشن تھا اردگرد ستاروں کا جھرمٹ تھا وہ خوش تھا بلکہ بہت زیادہ خوش تھا.......

اب وہ دن دور نہیں ہے ابیہا جب تم میری دسترس میں ہوگی میرے نام ہوگی..... خیالوں میں وہ ابیہا سے مخاطب تھا....

مگر وہ ابیہا کی حالت سے بلکل انجان تھا اس معصوم کے ساتھ کیا ہو رہا تھا وہ کتنی تکلیف میں تھی کتنی بے مول ہو چکی تھی ...... وہ نہیں جانتا تھا اس کے اٹھائے اقدام سے ابیہا کی پارسائی پر تہمت لگ سکتی ہے شاید وہ مرد تھا وہ ایک لڑکی کی تکلیف کا کیسے اندازہ لگا سکتا تھا....... وہ اس سب سے کتنی بے مول ہو جائے گی وہ سوچ بھی نہین سکتا تھا......

سلمان شاہ اپنی خوشی کو انجوائے کرنا چاہتا تھا............ سلمان شاہ نے کمرے میں

ارد گرد نظر دوڑائی اسکی مطلوبہ چیز مل چکی تھی اپنی گاڑی کی چابی لی اور حویلی سے نکل چکا وہ گاڑی میں بیٹھا اور گاڑی کا رخ شہر کی جانب جاتی سڑک پر مرکوز رکھا وہ شہر جا رہا تھا اب نہ جانے کتنے دن وہاں رہے........... مگر آگے کیا طوفان آنے والا ہے وہ اس سب سے انجان تھا............. اللہ نے کیا لکھا ہے اسکی قسمت میں وہ پاک پروردگار بہتر جانتا ہے....... انسان اپنی خواہشوں میں اتنا اندھا ہو جاتا ہے اسے یہ تک پرواہ نہیں ہوتی کہ اسکی خواہشوں سے کس کا بھلا ہو رہا ہے کس کا نقصان اسے طرف اپنی چاہت کی فکر ہوتی ہے انسان بے شک بڑا خود غرض واقع ہوا ہے.

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

صبح سے رات ہو چکی تھی آسمان پر سیاہی چھا چکی تھی مگر وہ بے جان سی مورت بنی بے حس و حرکت ویسے ہی فرش پر بیٹھی تھی مامی سائیں کے بعد کوئی بھی اس کمرے میں نہیں بھٹکا تھا........... اس نے ہمت کی تھی اٹھنے کی بدن میں درد کی ٹھیسے اٹھ رہی تھی.... آہ........ اسکے حلق سے ایک دم گھٹی سی چیخ نکلی تھی وہ دوبارہ وہی ڈھ سی گئی تھی........ ٹھک ٹھک ٹھک..... کسی نے دروازہ بجایا تھا باہر سے اور خود کھول کر اندر نمودار ہوا تھا اس پورے دن میں کوئی پہلا ہر ذی روح اس کمرے میں آیا

تھا........کھانا کھالیں بی بی جی.....نوری کھانا لے کر حاضر ہوئی تھی اسکے ہاتھ میں کھانے کا ٹرے تھا جسے اس نے ایک سائٹ پر رکھا تھا اور ابیہا کی طرف جھکی تھی.........اس کی حالت دیکھ کر وہ حیران تھی..........نوری تمہیں معلوم ہے سلمان بھائی نے میرے متعلق....کیا کہا ہے سب سے..؟؟اس نے نوری کو دیکھتے ہوئے کہا تھا اسکے لہجہ میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں تھی شاید انسان کے دل میں چور نہ ہو تو وہ ایسا ہی بے خوف ہوتا ہے.............نوری نے ابیہا کی اجڑی ویران حالت غور سے دیکھی تھی سفید سوٹ شکن آلود ہو چکا تھا........آنکھوں کے پپوٹے رو رو کر سوج چکے تھے......ناک سرخ ہو چکی تھی اسے اچانک بہت تکلیف ہوئی ابیہا کی حالت دیکھ کر..........مگر اسکی اس حالت کی ذمہ دار وہ بھی تھی......ایک پارسا لڑکی پر بدکرداری کی تہمت لگانا اسے چابک سے مارنے سے زیادہ خطرناک ہوتی ہے ....یہ تکلیف سب تکلیفوں پر بھاری ہوتی ہے..بے اعتباری کی تکلیف کیا ہوتی ہے یہ وہی جانتا ہے جسے بے اعتبار کر دیا جائے.......بولو نہ نوری ابیہا نے نوری کو ایک بار پھر مخاطب کیا تھا........

وہ ابیہا بی بی......چھوٹے سائیں نے کہا ہے وہ آپ سے شادی کرنا چاہتے

ہیں.........نوری نے جھٹ سے جواب دیا تھا......

جبکہ ایہا نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا تھا آگے سننے کی اسکی ہمت نہیں تھی اسکا سر چکرا رہا تھا سلمان شاہ کی بات سن کر اس نے کبھی سوچا بھی نہ تھا سلمان شاہ اسکے متعلق ایسا کبھی کچھ کہے گا............

دل میں نفرت کا جذبہ ابھرا تھا......اس شخص کے لئے جس نے ایہا کے پاک دامن کو داغ دار کر دیا تھا بے یقینی کی بھٹی میں رکھ چھوڑا تھا اسے اپنوں میں ذلیل کروا دیا تھا........

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ماں سائیں کے الفاظ اب سمجھ چکی تھی.....ایہا خود کو بے بس محسوس کر رہی تھی.....نوری جا چکی تھی.........ایہا اٹھ کر واشروم گئی تھی واش بیسن پر کھڑے ہو کر سامنے لگے آئینے میں اپنے آپکو دیکھا تھا ہونٹ کا کنارہ بھی پھٹ چکا تھا.......ایہا نے وضو کیا اپنا حلیہ درست کر کے نکل....ایہا سوچ میں پڑ چکی تھی کہ آخر سلمان شاہ نے اس سے کس چیز کا انتقام لیا تھا اسے رسوا کر کے.........پھر سے آنکھوں پر ہاتھ رکھ کے وہ بے دردی سے رونا, شروع کر چکی تھی......اسکی سسکیاں کمرے میں گونج رہی تھی مگر یہاں کوئی نہیں تھا جو اسکی پرواہ کرتا سوائے اللہ کے......اور بے

شک وہی سب سے زیادہ انسان کی پرواہ کرتا ہے.....اور وہی انسان کا مددگار ہے.......ایہانے جائے نماز نکالی......زمین پر بچھا کر نماز کی نیت باندھ چکی تھی کیونکہ عشاء کا وقت ہو چکا تھا.... سلام پھیر کر جب..دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو کتنے آنسو آنکھوں سے چھلک پڑے.........اللہ جی کون سا ایسا گناہ سرزد ہو گیا مجھ سے جس کی اتنی بڑی سزا مل رہی ہے مجھے میں نے تو کبھی سلمان بھائی کو کچھ نہیں کہا پھر وہ کیوں میری رسوائی کا سبب بنے یا اللہ یہ کونسی میری آزمائش ہے میں اتنی آزمائشیں نہیں جھیل سکیتی آپ مجھے میری پارسائی لوٹا دیں یہ صرف آپ کر سکتے ہیں کون ہے میرا آپ کے سوا.....؟؟کون ہے ہمارا اللہ کے سوا کوئی بھی نہیں سب رشتے ناتے وقتی ہوتے ہیں....سب آپ کا رب آپکے ساتھ ہمیشہ رہتا ہے.......اللہ پاک انسان کو اسکی اوقات سے زیادہ دکھ و تکلیف نہیں دیتا وہ یہ بھول چکی تھی...........اگر برا وقت وہ دکھا رہا ہوتا ہے تو اس سے بھی انسان کو بہت فائدہ حاصل ہوتا ہے....جو لوگ اسے اپنا ہونے کا یقین دلاتے ہیں برے وقت میں معلوم ہو جاتا اسکا اپنا کون ہے........برے وقت کے بعد اچھا وقت انسان کا منتظر ہوتا ہے سب انسان کا ایمان مضبوط ہونا چاہیئے.......ایہا اب کافی پر سکون ہو چکی تھی..

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سلمان شاہ کو حویلی سے گئے ہفتہ گزر چکا تھا دادا سائیں سمیت گھر کا ہر فرد جانتا تھا کہ یہ سلمان شاہ کا اپنی ضد پوری کروانے کا طریقہ ہے..........دادا سائیں سوچ سوچ کر پریشان ہو رہے تھے......کہ آخر یہ سب کیسے ہو گیا مگر اس بار وہ بھی ضد پر اڑ چکے تھے وہ سلمان کی کوئی بے جا ضد نہیں مانیں گے کیونکہ اس بار نشانہ انکی رسم و رواج تھا اپنے رسمو رواج کے لئے تو وہ اپنی جان تک قربان کر سکتے تھے تو کیا وہ اپنی اولاد قربان کرنے کا حوصلہ رکھتے تھے...............؟؟ یہ سوچ ایک ظالم وڈیرے کو بھی کمزور کرنے والی تھی وہ ایک پوتا گنوا چکے تھے کیا وہ دوسرا پوتا قربان کرنے کا حوصلہ رکھتے تھے........وہ بیٹھے بیٹھے سوچ میں گم تھے جب مردان خانے میں عباد شاہ داخل ہوا. دادا سائیں آپ حکم کریں.....سلمان شاہ کو ابھی آپکے پاس لے آوں زندہ یا مردہ......عباد شاہ دادا سائیں کے سامنے صوفے پر بیٹھتے ہی اپنی بات کا آغا کر چکا تھا....

بکواس بند کرو اپنی عباد شاہ......دادا سائیں غرائے تھے.....تمہاری ہمت کیسے ہوئی سلمان شاہ کے لئے ایسی بات کرنے کی....

پر دادا سائیں اس نے ہمارے دلاور کی بیوہ پر غلط نگاہ ڈالی....اسے شرم نہیں آئی....

عباد شاہ وہ ہمارا اور سلمان کا مسئلہ تم اپنے کام سے کام رکھو.... عباد شاہ پیر پٹختے

مردان خانے سے نکل گیا تھا.....

پہلی بار زندگی میں پیر بخش شاہ خود کو بے بس محسوس کر رہا تھا....

کیونکہ ان کے سامنے اس بار حریف انکا جان سے پیارا پوتا تھا.

###########::::######::::::::::##########::####

ایہا پچھلے ایک ہفتے سے اپنے کمرے کی ہو کر رہ گئی تھی.....کیونکہ ایک بدفع وہ کمرے

سے باہر نکلی تھی....پر حویلی والوں کی نظروں اسے اپنے لئے شک کا بیج نظر آیا

تھا...سب اسے شک کی نگاہ سے دیکھ رہے تھے جیسے اس سب میں اسکا اپنا ہاتھ

ہو....جیسے اس نے سلمان شاہ کو کہا ہو وہ ایسا کرے...وہ ناداں تو اس سب سے حویلی

والوں کی طرح انجان تھی...ایہا سب کی کاٹ دار نظریں برداشت نہیں کر پائی

تھی....اس دن کے بعد وہ کمرے سے نہیں نکلی تھی.....ملازمہ اسے کھانا دے کر

چلی جاتی تھی..........وہ اس ہفتے میں اپنے رب کے بہت قریب ہو گئی

تھی....نماز...دعائیں...تہجد.....کوئی ایسی عبادت نہیں تھی جو اس نے نہ کی

ہوں....اب وہ سب کچھ اپنے اللہ پر چھوڑ چکی تھی.....جب انسان اپنا فیصلہ اپنے اللہ

پر چھوڑ دیتا ہے تو وہ پر سکون ہو جاتا ہے.....

مگر سلمان شاہ کے لئے اسکے دل میں قدورت پیدا ہو گئی تھی جواب شاید ہی جلدی مٹ سکے....ایسا کے دل میں سلمان شاہ کے لئے ناپسندیدگی کا جذبہ جنم لے چکا تھا جو وقت کے ساتھ ختم ہو سکتا تھا.

::::::::#######؛########""""""""""#########::::::::: ######:::::::::::

داداسائیں.....داداسائیں....سلمان شاہ پورے آٹھ دن بعد حویلی آ چکا تھا اور آتے ہی حویلی میں داداسائین کی گردان شروع کر چکا تھا....سامنے برآمدے سے آتی بھابھی سے اسکا سامنہ ہوا تھا جس نے اسے فوراً سلام کیا تھا........سلمان بھا آپ بیٹھے تو اتنے دن بعد آئے ہیں میں چائے بنواتی ہوں......سلمانشاہ کو دیکھ کر اسنے کہا تھا.....چائے کی کوئی طلب نہیں ہگ مجھے بھابھی سائیں......داداسائیں کہاں ہیں مجھے ان سے ملنا ہے وہ مردان خانے میں بھی نہیں تھے......اسنے انہیں ادھر ادھر نگاہ دوڑاتے پوچھا تھا.......وہ داداسائیں نے اپنے کمرے میں آرام کر رہے ہیں ....اسکی بات مکمل ہونے سے پہلے سلمان دادا کے کمرے کی طرف قدم بڑھا چکا

تھا......اسنے دروازہ نوک کیااور اندر داخل ہو گیا تھا......اسلام علیکم دادا سائیں.....

کمرے میں داخل ہوتے ہی اسنے سلام پیش کیا تھا.....داداسائیں جواپنے ہاتھ میں کوئی کتاب تھامے کھڑے تھت ایک دم چونکے تھے...داداسائیں کیسے ہیں آپ وہ ایک ان کے گلے لگا تھا........اور انہیں پہلے بیٹھایا صوفے پر پھر خود بھی ساتھ میں بیٹھا تھا......

کیاسوچا آپ نے پھر.....وہ فورا مدعے پر آیا تھا

کس بارے میں....داداسائیں انجان بنے تھے

آپ بہتر جانتے ہیں میں کس بارے میں مخاطب ہوں داداسائیں.......وہ بھی کوئی لحاظ رکھے بغیر بولا تھا...

وہ میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں سلمان شاہ ایسا ممکن نہیں ہے یہ تمہاری بلاوجہ کی ضد ہے......داداسائیں نے بھی صاف لفظوں میں کہا تھا...

میں نے آپ سے کہا تھا آپکو یہ کرنا ہو گا داداسائیں......سلمان شاہ پھر سے ضد پر آڑا

تھا اپنے جوتے کی نوک سے غصہ سے قالین کو کچلا تھا......

سلمان شاہ میری جان تم سمجھوں اپنے دادا کی بات کو ایسا ممکن نہیں ہے یہ ہماری رسم و رواج نہیں ہے.......اب کی بار دادا سائیں نے پیار کا پینترا اپنایا تھا اسے سمجھانے کے لیے....

دادا سائیں جب اسلام ایک بیوہ کو دوسری شادی کی اجازت دیتا ہے تو آپ کون ہوتے ہیں منا کرنے والے... سلمان شاہ نے اس بار مضبوط جواز پیش کیا تھا....

تمہیں آج تک کسی بات میں اسلام نہیں آیا آج اپنے مفاد کے لئے اسلام کا بتا رہے ہو ہمیں سلمان شاہ....دادا سائیں نے ابرو اچکا کر سلمان کو دیکھا تھا.......

دادا سائیں مجھے ایہا چاہیئے بس چاہیئے. تو چاہیئے......

.

....سلمان شاہ انکی بات کو خاطر میں لائے بنا اپنی بات پر ابھی بھی قائم تھا...وہ ایہا کے بارے میں ایسے بات کر رہا تھا جیسے وہ کوئی چیز ہو.....

سلمان شاہ ایسا ممکن نہیں ہے تم کسی بھی لڑکی پر ہاتھ رکھو ہم شام سے پہلے اسے

New Era Magazine
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تمہارے پاس لے آئیں گے مگر ایسا نہیں....داداسائیں نے تحمل سے ایک بار پھر اسے سمجھانا چاہا تھا........

داداسائیں صرف و صرف ایسا.....وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور طیش کے عالم میں دروازے کی طرف بڑھا تھا پر اسکے قدم ایک لمحے کو تھمے تھے.....وہ مڑا تھا.....

داداسائیں شام تک کوئی فیصلہ کر لیجیئے گا ورنہ یا تو میں نہیں یا پھر ایسا نہیں....وہ میری ہے صرف و صرف میری.......اپنی بات کہہ کر وہ جا چکا تھا....

داداسائین کو ایک مرتبہ پھر سوچو کے گرداب میں چھوڑ کر وہ چلا گیا تھا وہ اب ڈر رہے تھے اسکی باتوں سے انہوں نے آج تک خود کو اتنا بے بس نہیں پایا تھا جتنا وہ سلمان شاہ کے سامنے خود کو پا رہے تھے.....

شاید محبت چیز ہی ایسی ہے پھر وہ انکا خون بھی تھا.......یہ بڑے جو گھروں کے ہوتے بیٹوں پر آنچ نہیں آنے دیتے چاہے ان کے لئے انہیں اپنی بیٹیاں کیوں نہ قربان کرنی پڑیں.......داداسائیں اب واقعی میں پریشان ہو چکے تھے

...###########

شام کے پانچ بجنے کو آئے تھے پیر بخش شاہ سمیت حویلی کا ہر فرد سوائے ابیہا کے برآمدے میں بیٹھے تھے داداسائین بے چینی سے کبھی گھڑی کو دیکھتے تو کبھی راہداری کو انکے دل میں ایک بے چینی تھی کے دیکھوں سلمان شاہ اب کیا کرتا ہے اور کب آتا ہے کیونکہ وہ صبح سے گھر سے غائب تھا داداسائیں اسکی دھمکی کو لے کر پریشان تھے وہ اپنے پوتے کو بخوبی جانتے تھے وہ جو کہتا تھا وہ کرتا تھا..........زندگی میں پہلی طار حویلی کے افراد پیر بخش کو اتنا لاچار محسوس کر رہتے جو ان کی سکل سے واضع ہو رہا تھا...........

داداسائیں چائے لاؤں آپکے لئے عباد شاہ کی بیوی نے ڈر ڈر کے داداسائیں سے پوچھا تھا.... جس پر داداسائیں نے اسے ایک گھوری سے نوازہ تھا......وہ صرف عباد شاہ کو دیکھ کر رہ گئی تھی...........

پانچ بج کر 25 منٹ ہو چکے تھے کہ اچانک راہداری سے اپنی جون میں داخل ہوتے سب کی نظر سلمان شاہ پر پڑی تھی......

حویلی کا ہر فرد اپنی جگہ سے اٹھا تھا جیسے کوئی بڑا سخص آیا ہو......

بیٹھ جائیں کیا ہو گیا ہے سب کو میں پہلے بھی گھر آتا ہوں پر ایسا استقبال تو نہیں

دیکھا......سلمان شاہ نے سب پر طائرانہ نگاہ د

ڈال کر کہا تھا.....

جس پر عباد شاہ باباسائیں اور تائی سائیں خجل سے ہوئے تھے.......

سلمان شاہ صبح سے تائی سے نہیں ملا تھا اسلیے فوراً انکے آگے جھکا تھا..... مگر انکے پیار

میں آج وہ بات محسوس نہیں ہوئی تھی

سلمان شاہ نے نوٹ کیا تھا تائی تھوڑی بیزار سی لگ رہی تھی............سلمان شاہ

دادا سائیں کی طرف پلٹا تھا...

جی دادا سائیں کیا سوچا پھر آپنے....؟؟؟اسنے دادا سائیں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال

کر کہا تھا.........

سلمان شاہ تمہاری ہمت کیسے ہوئی باباسائیں سے ایسے بات کرنے کی......پہلی بار

سلمان شاہ کے بابا نے اپنے لب کھولے تھے......انہوں نے سلمان شاہ کو گریبان

سے پکڑ کر ایک طرف کو دھکا دیا تھا جس پر وہ لڑکھڑایا مگر فوراً سنبھل گیا تھا شاید وہ ایک

مکمل صحت مند جسامت کا حاصل شخص.....تھا......

سلمان شاہ سمجھتا تھا اسے صرف داداسائیں سے الجھنا پڑے گا مگر وہ غلط تھا.....اسے آج محسوس ہو رہا تھا اسے حویلی میں رہنے والے ہر شخص سے لڑنا پڑے گا.......مگر وہ سب سے لڑنے کے لئے تیار تھا................

تم چپ کر جاؤ رب نواز شاہ یہ میرا اور میرے پوتے کا معاملہ ہے.....داداسائیں مداخلت کر کے اپنے بیٹے کو اس معاملے سے الگ رہنے کا اشارہ دیا تھا جس پر وہ بلکل خاموش ہو گئے.....جب آج تک کچھ نہیں کہہ پائے تو اب کیا کہتے.....

سلمان شاہ یہ سب ممکن نہیں برادری ہمیں قبیلے سے نکال دے گی................داداسائیں نے لاچاری سے سلمان شاہ سے کہا تھا....

کوئی پرواہ نہیں داداسائیں....دوبدو وہاں سے جواب آیا تھا......

جس پر داداسائیں ایک دم غصے میں آ گئے تھے....بکواس بند کرو سلمان شاہ تمہیں سمجھ نہیں آتا کیا کہا ہے ہم نے.......؟؟؟

داداسائیں مجھے ایہا چاہئیے.......چاہئیے........بسسسس چاہئے....سلمان شاہ نے ہڈدھرمی سے کہا تھا سب حویلی کو دیکھ کر..........

تائی سائیں اسکے الفاظ پر حیران رہ گئی تھی.........

ہم تمہیں اپنی جائیداد سے عاق کردیں گے سلمان شاہ.....اب کی بار دادا سائیں نے نیا پینترا اپنایا تھا.....

"I don't care "

دادا سائیں.... سلمان شاہ کی طرف سے ایک سیکنڈ میں جواب آیا تھا.............

سلمان شاہ تم ساری شرم ولحاظ بھول چکے ہو....دادا سائیں نے گرجدار آواز میں کہا جس سے ہر فرد خوف زدہ ہوا تھا سوائے سلمان شاہ کے.......

سلمان شاہ نے اتنے ہی آرام دہ لب ولہجہ میں کہا تھا.....

مجھے اب ابیہا کے سوا کچھ نہیں نظر آتا دادا سائیں

..❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

اپنی بکواس بند کرو سلمان

کیا تم بھول رہے ہو وہ تمہارے بھائی کی بیوی ہے.......؟؟؟

داداسائیں نے قہر بھری نظر سلمان شاہ پر ڈال کر اسے جتایا تھا....

بیوی نہیں داداسائیں...بیوہ......

سلمان شاہ نے بیوہ لفظ پر کافی زور دے کر سب کو جتایا تھا......

جس پر تائی سائیں نے بھی اشک بار نظروں سے سلمان شاہ کو دیکھا تھا وہ وہی ان کا انکے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا تھا......

تائی سائیں نے اپنے قدم بڑھائے تھے سلمان شاہ کو اپنی طرف متوجہ کیا تھا.......

تمہیں ابیہا نے ورغلایا ہے نہ سلمان سچ کہو....

اسنے تمہیں اپنے جال میں پھنسایا ہے نہ.....تائیں کے الفاظ سن کر سلمان شاہ دنگ رہ گیا تھا.......

یہ بات تو اسنے سوچی بھی نہیں تھی اسکی وجہ سے ابیہا کا کردار متاثر ہو سکتا ہے.......

نہیں تائی سائیں اسے کچھ معلوم بھی نہیں ہے میرے ارادے کا آپ اس پر الزام نہ لگائیں.....اسنے تائی سائیں کو آرام سے سمجھانا چاہا......

جھوٹ مت بولو.....سلمان اسی نے تمہیں اپنی اداؤں سے رجھایا ہو گا......انہوں

سلمان کے ہاتھوں کر پکڑا کر اسکا رخ اپنی کر کے کہا تھا........

بس کر دیں تائی سائیں........اسکے صبر نے جواب دیا تھا......

ابیہا......

میرا عشق ہے....میرا عشق ہے.....سن لیا آپ سب نے........ایک طائرانہ نظر سب پر ڈال کر اسنے کہا تھا........جس پر حویلی کے افراد حق ودق رہ گئے تھے......

ابیہا.....سلمان شاہ کا سفید عشق ہے.....سفید عشق.......اسنے اتنے زور سے کہا تھا حویلی کے درودیوار میں بھی ان الفاظ کی بازگشت گونجی تھی......

سنا آپ نے.............

جس پر کوئی داغ نہیں لگا سکتا میرے سفید عشق پر کوئی پانی کے چھینٹے سے بھی داغ نہیں لگا سکتا......وہ میری ہے صرف وصرف میری....میں اسکے کردار پر الزام نہیں برداشت کر سکتا تائی سائیں.......

زندگ میں پہلی بار سلمان شاہ نے تائی سائیں سے اتنی اونچی آواز میں بات کی تھی.......

جس پر وہ خود بھی سہم گئیں.........

وہ منحسوس لڑکی ہے سلمان.....پہلے آتے ہی میرے دلاورے کو کھا گئی......اب تمہیں کھانا چاہتی ہے سلمان......میں یہ دکھ برداشت نہیں کر پاؤں گی....تائی سائیں نے آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کو لئے جھنجھوڑ کر سلمان شاہ کو کہا تھا.....

تائی سائیں ایسا نہیں ہے.....وہ نصیب تھا ہمارا اس میں ابیہا کی کیا غلطی.......؟؟؟

اس سب معاملے میں سب خاموش تماشائی بنے تھے کیونکہ کسی کو بولنے کا حق نہیں دیا گیا تھا.......

....

دادا سائیں کہے نا آپ کیا سوچا آپنے.....؟؟ سلمان شاہ نے ایک مرتبہ پھر دادا سائیں کے سامنے التجائیہ انداز لیے پوچھا تھا........

ہم تمہیں پہلے ہی اپنے فیصلے سے آگاہ کر چکے ہیں......اب دادا اکتا چکے تھے اا کی بے جا ضد کی وجہ سے ابرو اچکا کر سلمان کو کہا تھا.....

تو ٹھیک ہے دادا سائیں.....سلمان شاہ کے لہجے میں دھمکی واضع تھی.......

اسنے اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک کالے رنگ کی پسٹل نکالی تھی.......جسے دیکھ کر سب پریشان ہو گئے تھے...

ایک سیکنڈ میں سلمان شاہ بے وہ پسٹل اپنی کنپٹی پر رکھی تھی........

اگر آپ ایسا سے میری شادی نہیں کرنا چاہتے تو نہ کریں پر میں بھی زندہ نہیں رہوں گا.....سلمان شاہ کا فیصلہ اٹل تھا......

وہاں کھڑے ہر شخص کا چہرہ اتر چکا تھا....وہ سب جانتے تھے......سلمان شاہ ایسا کرنے میں وقت نہیں لے گا......

سلمان نہیں نہیں سلمان میرے بچے تم ایسا کچھ نہیں کرو گے.....تائی سائیں سب سے پہلے اسکی طرف بڑھی تھی.....

آپ وہی رک جائیں تائی سائیں.....سلمان شاہ نے انہیں دوسرے ہاتھ کے اشارے سے انہیں روکا تھا....

دادا سائیں فیصلہ کر لیں میں صرف ایک منٹ دوں گا آپکو.........وہ دادا سے مخاطب تھا..

ہاں....ہاں.... سلمان شاہ ہم تمہاری بات ماننے کو تیار ہیں.......پیر بخش شاہ نے شکست خردہ لہجہ میں کہا تھا......جس پر سب ہونقوں کی طرح داداسائیں دیکھ رہے تھے.....

پہلی بار حویلی کی روایت ٹوٹ رہی تھی........صدیوں میں ایسا ہوا تھااور روایت توڑنے والا کوئی اور بلکہ حویلی کا وارث ہی تھا........سلمان شاہ نے بے بس کر دیا تھا حویلی والوں کو.........

داداسائیں

"I love you"

سلمان شاہ داداسائیں کو گلے لگنے کے لئے آگے بڑھا تھا.....

پسٹل ہنوز ایک ہاتھ میں تھامی ہوئی تھی.....

بسسسسس سلمان شاہ......آگے بڑھنے کی جرأت بھی مت کرنا......

اور پہلے ہماری شرطیں سن لو.....

پہلے ہماری شرط تو سن لو سلمان شاہ..........داداسائیں نے سلمان کو دیکھتے ہوئے

کہا تھا....

جی داداسائیں آپ کا ہر حکم سر آنکھوں پر آج تو آپ جان بھی مانگے تو دے دوں گا.......

.سلمان شاہ نے چہک کر کہا تھا.... مسکراہٹ اسکے چہرے پر ہنوز برقرار تھی......

سلمان شاہ تمہارا آج کے بعد مجھ سمیت حویلی کے کسی بھی فرد سے کوئی رشتہ نہیں ہو گا..........

کیا.......؟؟؟؟......سلمان کے ہاتھ سے پسٹل پسل کر زمین پر جا گری تھی.....

ابھی ہماری بات مکمل نہیں ہوئی سلمان شاہ....

پیر بخش شاہ نے جتایا تھا.....سب لوگ پیر بخش شاہ کی بات کو سن کر حیران رہ گئے تھے.....

ہم تمہیں اپنی جائیداد سے عاق کرتے ہیں......آج سے نہ تم ہمارے پوتے ہو نہ ہم تمہارے دادا......اور سب میری ایک بات کان کھول کر سن لو..پیر بخش شاہ وہاں کھڑے ہر نفوس کو دیکھ کر کہا تھا........ہمارے جنازے میں بھی سلمان شاہ کو کوئی

داخل نہ ہونے دیں....یہ ہمارا حکم ہے...

داداسائیں آپ ایسامت کہیں پلیز.......آپ مجھے جائیداد سے عاق کردیں

پر.........پلیز مجھے خود سے دور مت کریں.....

اس سب عرصے میں پہلی دفع سلمان شاہ نے خود کو بے بس محسوس کیا تھا......

مجھے میرے اپنے رشتوں سے دور مت کریں......میں آپ سب سے بہت محبت کرتا

ہوں.....

سلمان شاہ یہ بھی تمہارا اپنا فیصلہ ہے مت بھولو یہ بات...داداسائیں مے جتایا تھا.....

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حق نواز شاہ.....مولوی کا بندوبست کرو.....آج رات عشاء کے بعد سلمان شاہ کا

نکاح ہے........نکاح کے فوراًبعد.....اسے اس حویلی سے نکل جانے کے لئے

کہو.....داداسائیں نے اب اپنے بیٹے کو مخاطب کیا تھا.........

سلمان شاہ کا والد اپنے اکلوتے بیٹے سے بچھڑ رہا تھا پر اس سے کوئی پوچھنے والا نہ

تھا........

اولاد سے محبت ماں..باپ دونوں...

. برابر کرتے ہیں پر والد کی محبت ان کے غصے میں دبی ہوتی ہے......اسی لئے لوگ زیادہ ماں کی مامتا کی مثالیں دیتے ہیں.....کیونکہ وہ واضح ہوتی ہے....

باپ کی محبت پوشیدہ.....پر وہ بھی اولاد کو اتنا ہی چاہتے ہیں......

پلیز داداسائیں ایسامت کریں....سلمان شاہ نے ایک بار پھر التجا ر کرنا چاہی تھی

......

پر داداسائیں.....بغیر سنے وہاں سے نکل چکے تھے.........

ایک ایک کر کے ہر فرد سلمان کو چھوڑ کر جا چکا تھا.......

ایک شخص کی محبت انسان کو کتنا.....بے بس کرتی ہے اسے آج سمجھ آئی........تھی......

اس نے اپنے ہاتھوں سے اپنے اتنے محبت کرنے والوں کو ٹھکرایا تھا......صرف اسکی خاطر جسے شاید اس سے محبت بھی نہیں تھی......وہ وہی بیٹھتا چلا گیا تھا........سب کی محبت ہار کر ایک محبت وصول کر بیٹھا تھا.....اسے سب سے الگ ہونا ہو گا ساری زندگی کے لئے.....بے شک وہ زیادہ حویلی میں نہیں رہتا تھا....پر وہ آتا جاتا رہتا

تھا.....اب تو یہ حق بھی چھین کیا گیا تھا.......یہ سوچ اسے تکلیف دے رہی تھی......

میں منالوں گا سب کو ضرور آرام سے دادا سائیں مان جائیں گے میری بات......سلمان شاہ کے اندر سے ایک آواز گونجی تھی.....

دلاور آپ یہاں.......اسنے حیران ہو کر پوچھا تھا....وہ بیڈ پر بیٹھی تھی....

جب اسے سفید کپڑوں میں ملبوس دلاور شاہ اپنی طرف آتا ہوا دکھائی دیا.....

دلاور شاہ کے ہاتھ میں ایک....سنہری رنگ کا چمکتا ہوا ڈبہ تھا............وہ اچانک ابیہا کے پاس آکر بیٹھا تھا.........ابیہا کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیا ....میں تمہارے لئے لایا ہوں.....اس میں تمہارے میں لئے تحفہ ہے...

..یہ میرا پہلا اور آخری تحفہ ہے تمہارے لیے.....

اور مجھے یقین ہے اسکے بعد تمہاری زندگی خوشیوں سے بھر جائے گی.......ابیہا ہونقوں کی طرح دلاور کو دیکھے جا رہی تھی.....

ساتھ اسکی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑی بھی رواں... تھی..........آپ نے اچھا

نہیں کیا میرے ساتھ دلاور شاہ.....مجھے بے آسرا چھوڑ کر چلے گئے.....اب یاد آئی ہوں میں آپکو......مجھے اپنے نام کے ساتھ باندھ کر خود دور ہو گئے......یہ پہلی بار تھی جب ابیہا کی زبان سے دلاور شاہ کے لئے شکوہ زبان پر لائی تھی.......ابیہا اب تمہارے یہ آنسو ہمیشہ کے لئے چھوٹ جائیں.....گے.......میں تمہیں اپنے نام سے آزاد کرنے ہی تو آیا ہوں..

..آج.......کے بعد تم میرے نام سے بھی آزاد ہو جاؤ گی.....دلاور شاہ آہستہ آہستہ دور ہو رہا تھا ابیہا سے وہ بس وہی بیٹھی رہ گئی تھی.......

ٹھک....ٹھک...ٹھک......کوئی بہت زور سے دروازہ پیٹ رہا تھا......جس سے اچانک ابیہا کی آنکھ کھل گئی تھی......ایک دم ابیہا پسینے سے شرابور ہو گئی تھی......تو کیا یہ وہ خواب تھا.؟؟......کیا دلاور میرے خواب میں آئے تھے...؟؟.جب سے وہ دلاور شاہ کے نکاح میں آئی تھی........پہلی دفع دلاور ابیہا کو خواب میں ملا تھا وہ بھی ایک تحفہ کے ساتھ.....وہ ابھی سوچ ہی رہی تھی کہ وہ کیا ہو سکتا ہے.........کہ ایک بار پھر درازہ بجایا گیا تھا.......وہ اپنی سفید چادر درست کرتی......اٹھی تھی.....دروازے کی چٹکی نیچے کی......دروازہ واہ......کیا...تو سامنے.

..عائشہ بھابھی کھڑی تھی.....اب وہ ایہا کا ہاتھ تھامے اندر کمرے کی طرف لی آئی

.........کیا ہوا بھابھی خیریت ہے......وہ عائشہ بھابھی سے مخاطب تھی.....عائشہ

آنکھوں میں اشک لئے ایہا کو دیکھ کر رہ گئی تھی.....کچھ ٹھیک نہیں ہے ایہا.....آج

عشاء کے بعد تمہارا نکاح ہے.......یہ الفاظ ایہا کے لئے....آری سے کاٹ دینے

جیسے لگے تھے......کی....کیا....بھابھی.....الفاظ حلق میں اٹک کر رہ گئے

تھے......آپ کیا فضول طات کر رہی ہیں....کیا آپکو نہیں معلوم میں بیوہ ہوں کسی

کی......میں سچ کہہ رہی ہوں..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ دادا سائیں کا حکم ہے......تمہارا اور سلمان بھا کا نکاح ہے

آج.......نن...نن.....نہیں....بھابھی یہ نہیں ہو سکتا......حویلی کے رواج

صرف مجھ پر آ کر توڑے جا رہے ہیں.....ایسا کیوں بھابھی.........وہ ایک دم عائشہ

سے لپٹ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی.......جس پر عائشہ اسے تسلی کے دو بول

بھی نہیں کہہ پا رہی تھی.........اسنے اسے اپنے ساتھ لگائے ہی بیڈ پر بیٹھایا

تھا.....اس کم عمر لڑکی پر ٹوٹی قیامتوں کا سوچ کر وہ رو دی تھی.......مگر اسے ایہا کو

سنبھالنا تھا.......ایہا میری جان خود کو ہلکان مت کرو......سب ٹھیک ہو جائے

گا.....سلمان بھا نے سب حویلی والوں کے سامنے کہا ہے........وہ تم سے محبت کرتے ہیں....تم ان کے ساتھ خوش رہو گی..... تمہیں تو شکر کرنا چاہئے کوئی تمہیں اس عقوبت خانے سے نکال کر لے جا رہا ہے.....ورنہ تو ہمارے رسم و رواج کی بھینٹ چڑھی لڑکیاں......اپنے مرنے کا بس انتظار کرتی رہتی ہیں....تم تو پاگل خوش نصیب ہو جو کوئی تمہاری خاطر اس ظالم لوگوں کے لڑ رہا ہے......بغاوت پر اتر چکا ہے....... تمہیں وہ ان لوگوں سے دور کے جائیں گے..........جہاں تم سکون سے رہو گی.... تمہیں تو دوسری زندگی مل رہی ہے.....میری جان.....عائشہ کے دل میں ایہا کے لئے ہمیشہ سے نرم گوشہ تھا....کیونکہ وہ تھی ہی اتنی معصوم....ایہا کو سمجھا رہی تھی......

محبت......؟؟؟ایہا کی سوئی بس لفظ محبت پر اٹکی ہوئی تھی......باقی باتیں تو جیسے وہ فراموش کر گئی تھی.....اس نے عائشہ کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھا تھا...

ہاں محبت........ محبت کرتے ہیں وہ تم سے ابھی ایہا.......تمہاری خاطر وہ اپنی جان تک دینے کو تیار تھے......

نہیں.....بھابھی..... کسی کو رسوائی کی دلدل میں دھکیلنا محبت تو نہیں ہو سکتی کم

از کم....اسنے اپنے آنسوؤں کو پونچھ کر....اٹل سے انداز میں باور کروایا تھا.....

ایک دم دروازہ کھلا تھا.....بی بی سائیں اندر آئ تھیں....

عائشہ ابیہا کو لال چنی اوڑاؤ......کچھ دیر میں... نکاح خواہ آتے ہونگے.......

نہیں.....نہیں مامی سائیں نہیں.......یہ الفاظ......مامی سائیں پلیز ایسا مت کریں میرے ساتھ....وہ نامی سائیں دیکھ کر انکے قدموں میں گر گئی تھی......بے بسی کی انتہا تھی یہ.....ایک باکردار لڑکی اپنے کردار کو بچانے کے لئے کسی کے پاؤں میں گر گئی تھی........میں نے کوئ گناہ نہیں کیا.....میں نے کوئی گناہ نہیں کیا.....آپ مجھ پر بھروسہ کریں.....میں نے آپکے بیٹے کے ساتھ......بے وفائی نہیں کی......سن رہی ہیں......آپ......ابیہا نے چلا کر کہا تھا....جس سے مامی سائیں.....ہوش میں آئ تھیں.......

اٹھو میرا بچہ ایسے مت کہو.......انہوں نے ابیہا کو اپنے قدموں سے اٹھایا تھا.......میں جانتی ہوں تمہارا کوئی قصور نہیں ہے....مجھے معاف کردو......میں نے تم پر شک کیا تھا.......انہوں نے ابیہا کے سامنے ہاتھ جوڑ دیئے تھے.....ندامت انکی آنکھوں سے واضع ہو رہی تھی......

تو پھر آپ ناناسائیں کو کہے نہ....ایسا نہیں کریں میرے....ساتھ.....میں مر جاؤں گی.......

ایہا کیا کبھی اس حویلی میں عورتوں کی چلی ہے جواب......چلے گی........یہاں مردوں کی حکومت ہے.....اور ہم عوتیں تو انکے پاؤں کی جوتی کے برابر ہیں......ہم صرف حکم کے غلام ہیں.....میرا بچہ.......باباسائیں کا فیصلے....سے....انحراف کرنا میرے بس میں نہیں.......ایہا کو اپنے بازؤں کے حلقے میں لے کر اسے سمجھانا چاہا تھا..........عائشہ اسے تیار رکھنا.....

وہ عائشہ کو کہہ کر........جا چکی تھی....

چلو ایہا اپنا حلیہ درست کرو......نہ پہلی بار اس سے کچھ کسی نے پوچھا تھا.....نہ اب پوچھا جارہا تھا......یہ اب ہمارے ارد گرد ہوتا ہے......جس چیز کی شریعت اجازت دیتی ہے.....

اسکی چیز کی اجازت فرسودہ رسم ورواج اجازت نہیں دیتے......کچھ حلقوں....میں یہ تبدیلی آئی ہے.....کہ بیٹی کو بتادیا جاتا ہے.....ہم نے تمہارا رشتہ کردیا ہے.....مگر یہ نہیں پوچھا جاتا کیا تم شخص سے شادی کرنا چاہتی بھی ہو کہ

نہین......مطلب ہر طرف سے عورت کے حقوق کو پامال کیا جارہا ہے.......

حوا کی بیٹی کو اس دلدل میں زبردستی ڈال دیا جاتا

ہے"""""""""""""""""""""""""""..........................

"زبردستی جب بیٹھادی جائیں...

ہیریں ڈولی میں....

جنازے ان کو کہتے ہیں....

وہ باراتیں نہیں ہوتی"..

""""""""""""""""""«""""""""""""»""""""""""""""""»""""""""""""

باباسائیں...نکاح خواہ آچکا ہے..

"داداسائیں جو اپنے کمرے میں بیٹھے کسی گہری سوچ میں گم تھے....

جب حق نواز شاہ نے انہیں مخاطب کیا...جس پر وہ صرف حق نواز شاہ کو دیکھ کر رہ

گئے..

باباسائیں....ایک بات عرض کرناچاہتاہوں...

حق نواز شاہ نے اپنے باپ کی طرف دیکھ کر کہا...

ہاں کہو:!. پیر شاہ نے اجازت دی.

وہ آپ شاہ زین شاہ کو بھی بلاوابیجھ دیں آخر کوابیہا کے والد ہیں.... حق نواز شاہ نے جلدی سے اپنی بات مکمل کی.

"کیابکواس کرتے ہو... ہم انہیں کیوں بلائیں وہ کون ہوتے ہیں ہمارے فیصلوں سے انحراف کرنے والے...ابیہاان کی بیٹی تھی...اب وہ بہوہے ہماری ہم جو چاہے اسکے ساتھ کریں.... پیر بخش شاہ نے ایکدم اٹھ کر قہر آلود آواز میں کہا تھا..

"باباسائیں اجازت کے لئے نہیں کہا'حق نواز شاہ نے انہیں قائل کرناچاہا....

"تم خاموش رہو اس معاملے میں حق نواز شاہ".. پیر بخش شاہ نے حق نواز شاہ کو خاموش رہنے کا عندیہ دے دیا..

باباسائیں.....آپ بات کو سمجھیں....

"لڑکی کا نکاح اسکے ولی بغیر نہیں ہوتا یہ بات شریعت کہتی ہے" .

... جبکہ اس کا ولی حیات ہو..... حق نواز شاہ نے اس بار مضبوط دلیل پیش کی تھی....

جس پر پیر بخش شاہ سوچ میں پڑ گئے تھے.... ٹھیک ہے تم بلاوا بیجھو وہاں.... دادا سائیں نے ہار مانتے ہوئے کہا...

حق نواز شاہ کے چہرے پر خوشی کی رمق واضع تھی.....

مگر......انہوں نے انگلی اٹھا کر اپنے بیٹے کی طرف دیکھا.....

جی بابا سائیں....... حق نواز شاہ نے جلدی سے کہا....

شاہزین شاہ کو پہلے ہی باور کروا دینا وہ ہمارے کسی فیصلے پر چوں تک نہ کریں....

بلکل ایسا ہی ہو گا بابا سائیں... حق نواز شاہ نے بات کو ختم کرنا چاہا.....

پھر دیکھتے ہی دیکھتے... شاہ زین شاہ کو بھی بلا لیا گیا..... حق نواز شاہ نے شاہ زین کو اپنے الفاظ میں پر سکون طریقے سے سمجھا دیا... شاہ زین شاہ اس فیصلے پر زیادہ افسردہ نہ ہو پائے بلکہ وہ کہیں نہ کہیں خوش تھے.... کہ انکی بیٹی تو چلو اس فرسودہ رسم و رواج سے بچ گئی..

..."""""""""""""""#####:::::"""""""""""###:#:::|||||||||||||

برآمدے میں سب جمع ہو چکے تھے.... سلمان شاہ اب بھی بہت ٹھاٹ سے بیٹھا تھا....

جبکہ عباد شاہ بہت غضب ناک تیوروں سے سلمان شاہ جو دیکھ رہا تھا.....

کسی باہر کے افراد کو نہیں مدعو کیا گیا تھا...

سب حویلی کے مرد تھے....اور شاہزین شاہ.....

نکاح خواہ نے نکاح کی کاروائی شروع کی....

پہلے کہا گیا.... لڑکی کی رضامندی لی جائے اور مخوص جگھوں ہر دستخط کروائے جائیں...

شاہزین شاہ اٹھ کر بیٹی سے دستخط کروانے چلے گئے...

سلمانشاہ یہ سب دیکھ کر بہت خوش ہو رہا تھا.... آخر کو اسکی پہلی محبت اسکے نام ہونے جارہی تھی....... جس کے بارے میں اسنے بچپن سے سوچا تھا.....وہ اب اسکی ہو جائے گی ہمیشہ کے لئے... یہ سوچ ہی بہت خوشگوار تھی..

جس شخص سے محبت ہو....اسکا ساتھ اپنے علاوہ کسی اور کے ساتھ دیکھنا.... بھی جلتے

کوئلوں پر چلنے کے مترادف ہے.... محبت جب. عشق کا روپ دھارتا ہے تو وہ..... ہر قسم کے دناوی حساس سے عاری ہو جاتا ہے..... صرف اسے "اپنا محبوب دکھائی دیتا"

....

"ہر جگہ."....ہر سمت بس محبوب ہوتا ہے..... سلمان شاہ کیوں نہ خوش ہوتا.......آخر وہ بھی تو ابیہا سے عشق کرتا تھا... عشق.....صرف اسنے کہا نہیں تھا...اسنے پورا بھی کر دیکھایا تھا....ورنہ کون کسی کی خاطر اپنا رتبہ.....اپنا مرتبہ ....اپنی جائیداد...

اپنے....اپنے....چھوڑتا...ہے

کون دیتا ہے کسی کی خاطر اتنی بڑی قربانی..؟؟؟

سلمان شاہ نے صرف و صرف ابیہا کی خاطر یہ قربانی دی تھی.

ہم تیری خاطری یہ محل و مرتبہ کیا

جاناں

یہ دنیا چھوڑنے کو بھی تیار ہیں

||||||||||||||||||||||||||||

عائشہ ابیہا کو لے کر بیڈ پر ہی آگئی بیڈ پر ہی لا کر.......اسے لال رنگ کا چنری کا دوپٹہ اوڑھا دیا.......

بہت خوبصورت لگ رہی ہو تم تو اس لال رنگ میں ابیہا.....عائشہ نے چہک کر ابیہا کے سفید لباس کے ساتھ افسردہ چہرے کو دیکھ کر کہا.........

جس پر ابیہا نے عائشہ کی طرف دیکھا تھا.....

وہ ہر طرف سے بے نیاز بیٹھی تھی اسے کچھ خبر نہ تھی...اسکے ساتھ کیا ہو رہا ہے.........

ٹھک.....ٹھک....ٹھک....آجائیں....دروازہ بجنے کی آواز پر عائشہ نے کہا...

وہ چھوٹی...بی.بی.......

بی بی سائیں نے بیجھا ہے کہا ہے کہ ابیہا بی بی...تیار ہیں....بس ابھی دستخط کے لئے آتے ہونگے.....نوری نے تفصیلاً عائشہ کو بتایا تھا.....

ابیہا کے یہ الفاظ سنتے ہی.......اوسان خطا ہونے لگے تھے.....وہ ڈر سے کانپنے لگی

تھی......

ڈرومت ایبھا.....اب تو تمہیں خوشیاں. ملنے والی ہیں

اسکے ڈر کو دیکھتے ہوئے عائشہ نے اسکے ہاتھ تھام کر اسے تسلی دی.......

دومنٹ گزرے ہونگے جب ایبھا کے باباسائیں آتے دکھائی دیئے تھے....انکے ہاتھ میں کچھ کاغذات تھے.....

باباسائیں......ایبھا انہیں دیکھتے ہی اٹھ کر انکے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رودی تھی.....دیکھنے نہ باباسائیں....

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپکی بیٹی پر کتنا ظلم ہورہا ہے.....یہ کیوں ہورہا ہے میرے ساتھ...آپ تو جانتے ہیں نہ میں نے کبھی بھی کچھ ایسا نہیں کیا...جس کی مجھے سزادی جارہی ہے.....

شاہ زین شاہ کا اپنی بیٹی کے غم میں آنکھوں سے اشک رواہو گئے تھے....وہ ایبھا کی پیٹھ کر سہلانے لگے تھے...

بیٹاسائیں....اب سب صحیح ہو جائے گا....

آپکی زندگی سنور جائے گی........

شاہ زین شاہ کہیں نہ کہیں اس فیصلے سے مطمئن وخوش نظر آرہے تھے....کیونکہ وہ جانتے تھے....انکی بیٹی کو سلمان شاہ خوش رکھے گا.....اور یہ فرسودہ رسم تو ٹوٹی.....کسی نے توہمت کی....اس رسم کے خلاف آواز اٹھانے کی.....وہ سلمان شاہ کی ہمت پراس سے خوش ہو چکے تھے....ابیہا کی فکر بھی کم ہو چکی تھی......

باباسائیں آپ توایسانہ کہیں....یہاں سب ہمیں.....غلط سمجھ رہے ہیں.....ابیہا نے اپنے باپ کی طرف آنکھ اٹھا کر کہا........

بیٹاسائیں وقت گزرنے کے ساتھ آپکو بھی اس فیصلے کی مصلیحت کااندازہ ہو جائے گا...شاہ زین شاہ نے بیٹی کوایک مرتبہ پھر ڈھکے چھپے الفاظ میں ب سمجھانا چاہاتھا....ابیہا کو ساتھ لگائے ہی وہ بیڈ پر آئے اور ابیہا سے دستخط کرنے کو کہا........ابیہاان کاغذات کوایک نظر دیکھا جس میں اسکی آگے کی زندگی کالکھا گیا تھا.....

یہاں دستخط کرو........شاہ زین شاہ نے اس جگہ انگلی رکھ کر ابیہا کو دستخط کرنے کو کہا.....ساتھ ہی اس سے اسکی رضامندی کے لی..گی.

ابیہانے کانپتے ہاتھوں سے ان کاغذات پر دستخط کر دیئے تھے........

چُپ، بول مت

سانس نہ لے........

فیصلہ ہے بُزرگوں کا

سَر جھکا

اعتراض مسترِد

استفسار رائیگاں....

سنگھار کر،

اور دفن ہو جا....

پھر وہ اسی وقت اس شخص کے نام ہو گئی تھی.....جو اسکی کچی عمر کی محبت تھی....

جس کی کبھی ایہا شاہ نے خواہش کی تھی....پر آج صرف اس شخص کے لئے نفرت کا

جذبہ ہی ٹھاٹھیں مار رہا تھا......شاہزین شاہ نے اپنی کے سر پر شفقت کا ہاتھ پیر کر

اسے دعائیں دی تھی....

قلم ابیہا کے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر جا گرا تھا.....

.نکاح کے کاغذات لئے شاہزین جا چکیں تھے...وہ پاس کھڑی عائشہ کے گلے لگے ایک بار پھر ڈھارے مار مار کر رونے لگ گئی تھی.............

بس کرو ابیہا.....رونے دھونے سے کچھ نہیں ہو گا...

عائشہ نے اسے سمجھانا چاہا.

وقت گزر رہا تھا.....ابیہا کے حویلی سے ہمیشہ کے لئے جانے کا وقت قریب تر ہوتا جا رہا تھا....

وہ آج کے بعد شاید کبھی بھی حویلی والوں سے مل نہیں پائے گی....

ابیہا کی کوئی خوشگوار یاد منسلک نہیں تھی حویلی سے پھر بھی وہ غم زدہ تھی....

ابیہا ہمیشہ خوش رہو میری دعا ہے تمہیں.اور مجھے یقین ہے سلمان بھا تمہیں بہت خوش رکھیں گے.

عائشہ بھی اسے ڈھیر دعائیں دے کر جا چکی تھی.

شاہزین شاہ جیسے ہی بر آمدے میں آئے تو دادا سائیں نے نکاح خواہ کو آگے کی کاروائی کا

کہا....

دیکھتے ہی دیکھتے سلمان شاہ کا نکاح بھی ہو گیا.... حویلی کے کسی فرد نے سوائے شاہ زین شاہ کے سلمان کو مبارک باد نہ دی.... شاہ زین شاہ فوراً چلے گئے.

سلمان شاہ بہت سرشار تھا.... آخر اسنے اپنی محبت کو حاصل کر ہی لیا تھا... وہ محبت اس نے ایسے ہی حاصل نہیں کی تھی....اس محبت کے لئے اسنے قربانی
دی.... تھی...اپنے بہت خاص رشتوں کی...... مرد تو اپنی محبت کے لئے جان بھی دے سکتا ہے... قربانی تو بہت بے معنی چیز ہوتی ہے مرد کے لئے.....بس شرط یہ ہے کہ

"مرد کو واقعی محبت ہو......"

سلمان شاہ تم اب اس حویلی سے ابھی اور اسی وقت اپنی بیوی کو لے کر نکل جاؤ.....اور آئندہ اس طرف بھٹکنے کی بھی ضرورت نہیں ہے.....دادا سائیں کی بارعب آواز نے برآمدے میں چھائی خاموشی کو توڑا تھا.....

وہ وہاں بیٹھے ہر نفوس نے بہت غور سے دادا پوتے کو دیکھا تھا....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

داداسائیں پلیز ایسامت کریں.....مجھے یہاں رکھ کے بھی آپ سزا دے سکتے ہیں....سلمان شاہ نے اپنی سی کوشش کی تھی...

کیوں سلمان شاہ عشششق کا بھوت اتر گیا....انہوں نے "عشق""لفظ کو کافی کھینچا تھا ..

بس یہی تھی مردانگی......داداسائیں نے استزائیہ انداز میں کہا..

اوکے داداسائیں.... سلمان شاہ اپنی مردانگی پر چوٹ کیسے برداشت کرتا....اسنے بھی اب آگے کی بحث کو بے کار جانا....

داداسائیں جاچکے تھے....اپنا فیصلہ سنا کر....

انکے پیچھے ہی تایاسائیں....عباد لالا....

سلمان شاہ کا اپنا بابا بھی جاچکا تھا...انہوں نے بھی آخری مرتبہ سلمان شاہ کو ملنا مناسب نہ سمجھا تھا....

حتکہ کے سلمان شاہ کے باباسائیں نے بھی...

وہ جانتا تھا اسکا باپ کبھی بھی پیر بخش شاہ کے خلاف نہیں جا سکتے.

سلمان شاہ وہ برآمدے میں پڑے صوفے پر ڈھ سا گیا... تھا....

عشق حاصل کر کے بھی خود کو خالی ہاتھ تصور کر رہا تھا...

وہ زندگی میں پہلی مرتبہ اپنوں کی محبت کی طلب محسوس کر رہا تھا.. وہ وہی بیٹھا سوچ میں پڑ چکا تھا..

نوری.... نوری.... برآمدے میں بیٹھے ہی اسنے نوری کو آواز لگائ.

جی چھوٹے سائیں...؟؟ جس پر نوری بوتل کے جن کی طرح حاضر ہوئی.

جاؤ ابیہا بی بی کو لے کر آؤ.... سلمان شاہ نے نوری کو حکم دیا..

جی سائیں ابھی لائی... نوری چلی گئی تھی سلمان شاہ بس سوچوں کے بھنور میں بیٹھا رہ گیا تھا...

][[[[[[|||||||||]]]][[

بی بی سائیں.... چھوٹے سائیں ابیہا بی بی سائیں کو بلا رہے ہیں.... ابیہا کے کمرے میں داخل ہوتی نوری نے سامنے ابیہا کے ساتھ بیٹھی عائشہ کو کہا...

کیو... کیوں... بھابھی... وہ مجھے کیوں بلا رہے ہیں... ابیہا کے یہ الفاظ سنتے ہی پسینے

چھوٹ گئے تھے... اس نے عائشہ بھابھی کی طرف دیکھتے ہی ہوئے کہا..

نوری تم جاؤ میں لے کر آتی ہوں ابیہا کو.. تم بی بی سائیں کو بھی برآمدے میں بلاؤ... عائشہ نے پاس کھڑی نوری کو کہا... جس پر وہ جی کہہ کر جاچکی تھی...

ابیہا تم کیا فضول بات کر رہی ہو.. ظاہر ہے انہوں نے تم سے شادی کی ہے... تو تم انکے ساتھ ہی جاؤ گی... عائشہ نے اسکی عقل پر ماتم کرتے ہوئے کہا.

پر بھابھی وہ مجھے کیوں لے کر جا رہے ہیں ساتھ.... کیا آپکو نہیں معلوم حویلی کی عورتوں کو گھر سے قدم باہر نکالنے کا حکم نہیں..اپنے تہیہ اس نے بڑے پتے کی بات بتائی تھی...

ابیہا سلمان بھا کو حویلی سے....ان کی جائیداد سے عاق کر دیا گیا ہے.... صرف تم سے شادی کرنے کے لئے..اب وہ یہاں کبھی بھی نہیں آ سکتے....عائشہ نے تفصیلاً ابیہا کو بتایا .

وہ تو بس یہ سمجھ رہی تھی ان دونوں کو صرف حویلی سے نکالا جائے گا.... مگر عاق کر دیا گیا تھا... یہ انکشاف ابھی ہوا تھا اسکے سامنے.... وہ تو دنگ رہ گئی تھی.

چلوابیہاتمہاراسامان پیک کر دیاہے...عائشہ نےابیہاکابیگ پیک کر دیاتھا...جس میں کچھ ضروریات زندگی کی اشیاءرکھی تھی..

ابیہانے سفید چادراچھی طرح اپنےارد گرد لپیٹی اور عائیشہ کے پیچھے چل دی...جب جاناہی تھاہر حال میں تواب اس نے سوچ لیاتھا...وہ اب آنسو نہیں بہائے گی ...

وہ دونوں جیسے ہی بر آمدے میں داخل ہوئی.....سلمان شاہ نے نظر اٹھاکراسے دیکھا...ہاتھ میں ایک بیگ تھامے عائشہ بھابھی کے بلکل پیچھے کھڑی تھی...

اسنے سفید لباس میں سفید چادر سے سر ڈھکاہواتھا....

چہرہ سرخ ٹماٹر جیساہورہاتھا.....آنکھیں مسلسل رونے کی چغلی کھارہی تھیں....

سلمان شاہ ہوزاسے دیکھے ہی جارہاتھا......وہ اس سوگوار حالت میں بھی سلمان شاہ کو اپنے دل میں اترتی ہوئی محسوس ہوئی تھی....جہاں اسکی پہلے ہی سے حکومت تھی...

سلمان بھا..آگئی آپکی امانت....عائشہ نےماحول میں چھائی خاموشی کوتوڑاتھا....

جس پر وہ ہڑبڑایاتھا..

بی بی سائیں بھی اسی وقت داخل ہوئی تھی...جن کو دیکھتے ہی سلمان شاہ انکے قریب

www.neweramagazine.com

ہوا تھا....

بی بی سائیں کی آنکھوں میں آنسو گئے. سلمان کو کاندھے سے تھامے اپنے ساتھ لگایا تھا...اسے بہت پیار سے بہت شفقت سے ملیں تھیں...

بی بی سائیں....آپ مجھ سے ناراض ہو نگی نہ...؟؟ سلمان شاہ نے کہا...

نہیں میرا بچہ....مائیں بھی کبھی ناراض رہ سکتی ہیں اپنی اولاد سے....انہوں نے پیار سے سلمان شاہ کے ہاتھوں پر بوسہ دیتے ہوئے کہا..

آپکا بہت بہت شکریہ....بی بی جان...اب میں یہاں سے سکون سے جا سکوں گا....کیونکہ میری ماں جو خوش ہیں.. سلمان شاہ نے بی بی سائیں کے پیشانی پر بوسہ دیتے ہوئے کہا...

ابیہا اور عائشہ ہنوز کھڑی ماں....بیٹے کی محبت تک رہیں تھیں...بی بج سائیں نے ثابت کر دیا تھا....محبت سگے سوتیلے کی محتاج نہیں ہوتی...محبت تو احساس ہوتی ہے.....جو کسی سے بھی ہو سکتی ہیں.....چاہے اس سے آپکا سگہ رشتانہ بھی پھر بھی......میرا بچہ ہمیشہ خوش رہو....میری دعا ہے...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.اب ہمیں چلنا چاہیئے....بی بی سائیں... سلمان شاہ نے کہا تھا..

ایہا چلو...اب سلمان نے ایہا کو پہلی دفع پکارا تھا... جس پر ایہا کی روح تک ہلکان ہوئی تھی...

ایہا میری بیٹی مجھے معاف کر دینا... میں نے تم پر الزام لگایا تھا....انہوں نے ہاتھ جوڑ دیئے تھے ایہا کے سامنے...

جسے ایہا نے فوراا اپنے ہاتھوں میں لیا تھا....

ایسامت کہیں مامی سائیں اپ بڑی ہیں مجھ سے میری مما جیسی ہیں آپ....ایہا ان کے گلے لگ کر رونے لگ گئی تھی.....

سدا سہاگن رہو....میری بچی....سدا سہاگن رہو...

شاید یہ دعا میں پہلے تمہیں شاید دینا بھول گئی تھی...

بی بی سائیں نے اسکی پیٹھ سہلاتے ہوئے کہا تھا

چلو خیر سے جاؤ...انہوں دونوں کو کہا...

ایہا ہاتھوں میں بیگ, لئے آگے بڑھنے لگی...

ابیھا یہ بیگ یہیں رکھ دو... سلمان شاہ نے ابیھا کے ہاتھ میں بیگ دیکھ کر کہا...

پر... سلمان بھا...اس میں ابیھا کا ضروری سامان ہے...عائشہ نے ابیھا کی جگہ تفصیل سے جواب دیا....

میں جانتا ہوں بھابھی....پر میں اس حویلی سے عاق کر دیا گیا......ہوں.....تو میں نہیں چاہتا.....میری بیوی بھی اس حویلی کی کوئی چیز اپنے ساتھ لے کر جائے...

سلمان شاہ جواب سن کر عائشہ اور بی بی....سائیں حیراں ہوئے تھے...وہی ابیھا لفظ "بیوی" پر شاکٹ ہوئی تھی....

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میری غیرت گوارہ نہیں کرے گی....میری بیوی اس حویلی کی کوئی چیز حویلی کے مالکوں کی اجازت کے بغیر استعمال کرے....

سلمان شاہ....اس آواز پر ہر نفوس پلٹا تھا....

بابا سائیں آپ.....؟؟ سلمان شاہ اپنے بابا سائیں کو دیکھ کر حیرارہ گیا تھا...

سلمان........انہوں نے اسکے قریب ہوتے ہی اسے والہانہ انداز میں گلے لگایا تھا.....میرا بیٹا.....میرا شیر بیٹا انہوں نے اسکی پیٹھ تھپتھائی ......تھی..وہ اپنے

باپ کے الفاظ سن کے.... حیران ہوا. تھا...

باباسائیں.... سلمان شاہ ان سے الگ ہوا تو اسنے حیرت زدہ ہو کر اپنے باباسائیں کو مخاطب کیا تھا...

میں آج بہت خوش ہوں.... جو کام ہمارے برادری کا کوئی انسان نہیں کر پایا وہ تم نے کر دکھایا ہے.... اتنی ہمت تو مجھ میں بھی نہ تھی.... کہ اس رسم کے خکاف کچھ کہا جاسکے.... مگر تم نے ثابت کر دیا تم ایک باہمت و بہادر مرد ہو... تمہاراانداز غلط ہو سکتا ہے... تمہاری منیت میں کوئی فتور نہیں ہے..

".سلمان شاہ مجھے فخر ہے کہ.... میں تمہارا باپ ہوں." ..... باباسائیں نے سلمان شاہ کو کہا تھا...

وہ یہ الفاظ سن کر سرشار ہو گیا تھا... کہ اسکا باپ اسکے فیصلے سے خوش تھا..

بی بی سائیں بھی باپ بیٹے کی محبت دیکھ دل سے خوش ہوئی تھیں..

بہت شکریہ باباسائیں...

میں اب خوش ہو کر جاؤں گا یہاں سے.... آپ بس دعا کرنا... سلمان نے اپنے بابا

سائیں کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا..

جب کے ایہا خوش ہونے کے بجائے افسردہ ہو رہی تھی....یہ کیوں ہوا...وہ سلمان شاہ کو خوش نہیں دیکھنا چاہ رہی تھی...بدگمانی بڑھتی جا رہی تھی...

کانچ کی سرخ چوڑی

میرے ہاتھ میں

آج ایسے کھنکنے لگی

جیسے کل رات شبنم سے لکھی ہوئی

ترے ہاتھوں کی شوخیوں کو

ہواؤں نے سَر دے دیا ہو

اب نکلتے ہیں باباسائیں... سلمان شاہ نے آگاہ کیا.

سدا خوش ہو رہو...دونوں...ایہا کا بہت خیال رکھنا...یہ میری بیٹی ہے...کوئی پریشانی مت دینا اسے سمجھ گئے.....انہوں نے سلمان شاہ کے غصے کو مد نظر رکھتے ہوئے سمجھانا چاہا...کیونکہ وہ جانتے تھے... سلمان شاہ غصے میں اچھے برے کو بھول

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جاتا تھا...

جی باباسائیں... سلمان نے حامی بھری...

اور وہ دونوں خالی ہاتھ اس حویلی سے شاید ہمیشہ کے لئے نکل آئے مگر کون جانتا ہے... وہ پھر یہیں لوٹیں.... قسمت کے ہیر پھیر سے کون واقف ہے....

ایبہا سلمان شاہ کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلنے کی کوشش کر رہی تھی....

اور اس اسی چکر میں وہ بڑے دروزے کے زینے سے اترتی گرنے لگی تھی... بر وقت اگر سلمان نہ اسے سنبھالتا تو زمین بوس ہو جاتی..

کہا تھا نہ جب گرنے لگو گی.... میں تھامنے کے لئے تیار رہوں گا....ایبہا کے ہاتھوں کو مضبوطی سے سلمان شاہ نے اسکے کان میں اپنی بہت پہلے کہی بات دوراہی تھی... جس پر ایبہا.... ششدر رہ گئی تھی... وہ جلدی سے اپنے ہاتھ چھڑاتی... آگے چلنے لگی....

وہ دونوں وہاں سے اپنے سفر پر روانہ ہو چکے تھے......... ..

||||||||||||||||||||||||||||||||

گوٹھ سے... کراچی کا سفر... بہت تھکان بھرا تھا دونوں کے لئے... سلمان شاہ اپنے

دھیان میں گاڑی چلارہا تھا.... تقریباپانچ سے چھ گھنٹے کا سفر تھا......وہ دس بجے حویلی سے نکلے تھے...اب بارہ بج رہے تھے.... موسم کافی خوشگوار تھا...پھر بھی ذہن منتشر تھا...

جب کے ابیہا باہر کی طرف دیکھتی صرف رونے کا شغل فرمارہی تھی.. جسے سلمان شاہ نے...دیکھ کے بھی ان دیکھا کیا...وہ یہی چاہتا تھا...جتناوہ روناچاہتی ہے آج ہی رو لے...

دوسری طرف ابیہا کے ذہن میں طرف اپنی ذات کی بے اعتباری چل رہی تھی... جس کا ذمہ داروہ صرف سلمان شاہ کو ٹھہراتی تھی..سوچتے سوچتے اسکی کب آنکھ لگی اسے پتہ ہی نہ چلا......

گاڑی ایک جھٹکے سے رکی تھی...ابیہانے ہڑبڑاکر آنکھیں کھولی تھی...

ساتھ بیٹھے شخص کو دیکھا..

اٹھ جاؤیہ ایک چھوٹاساڈھابہ ہے... کھانا کھالیتے ہیں.. سلمان نے ابیہا کی سوال کرتی نگاہوں کو دیکھ کر تفصیل بتائی..

مجھے بھوک نہیں ہے..ایہانے اسکی بات کا جواب بے رخی سے دیا...

میں نے تم سے پوچھا نہیں..... تمہیں بتایا ہے..وہ کہاں کسی کی بات کو خاطر میں لاتا تھا...اسنے دوٹوک انداز میں کہا..اور گاڑی سے باہر نکل کر...ایہا کی طرف والا دروزہ کھولا تھا..

ایہا کو ناچار اٹھنا ہی پڑا.... حلانکہ کے اسے سلمان کے رویے پر نا جانے کیوں دکھ ہوا تھا..

جیسے ایہا باہر آئی اسے خنکی محسوس ہوئی...ڈھابہ کسی گاؤں کے ارد گرد تھا..رات کا ایک بج رہا تھا...ایہانے ڈھابے میں لگے بڑے سے گھڑیال کی طرف دیکھا...

ڈھابہ رات کے اس وقت بھی خوبصورت منظر پیش کر رہا تھا....ہر طرف روشنی..کہیں...لال کہیں سفید تو کہیں پیلی......روشنیاں تھیں...

سامنے تخت رکھے تھے بڑے سے....جس کے ایک طرف....ایک مٹکہ پڑا تھا...اسکے اوپر ایک گلاس رکھا ہوا تھا....

ہر طرف شور شرابہ تھا...وہ پہلی بار زندگی میں اسطرح باہر آئی تھی..یہ زندگی نیا منظر

دکھارہی تھی....

سلمان شاہ نے مناسب سی جگہ دیکھی جہاں رش قدرے کم تھا...وہ ابیہا کو لئے وہاں آگیا...وہ دونوں ایک ساتھ بیٹھ گئے.....

جی صاحب جی کیا کھانا کاؤں ہے...؟؟

ایک چودہ سے پندرہ برس کا بچہ پوچھ رہا... جس پر سلمان شاہ نے اسے آڈر دے دیا....

چلو وہاں سامنے ہینڈ پمپ ہے وہاں جا کر ہاتھ دھو لیتے ہیں....سامنے نظر آتے ہینڈ کی طرف دیکھتے سلمان نے ابیہا کو مخاطب کیا..

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابیہا اسکی بات کو فوراً مانتی ہوئی اٹھی تھی

سلمان شاہ ایک قدم پیچھے چل رہا تھا

ابیہا جو اپنی جون میں چلتے ہوئے ارد گرد سب کچھ ہو نقوں کی طرح دیکھ رہی تھی....ایک دم ڈر گئی... کسی کے ہاتھ کا لمس اپنے سر پر محسوس ہوا...

اپنی چادر کو سنبھالو......اب یہ تمہارے سر سے نہ سرکے... سمجھ گئی.... سلمان نے جافی رعب دار آواز میں کہا.... جس سے ابیہا ڈر گئی.

جی جی...وہ غلطی سے....بس وہ اتنا ہی کہہ پائی...

سلمان شاہ ایک غیرت مند مرد تھا وہ کیسے برداشت کرتا بھیڑ میں اسکی بیوی کے سر سے چادر اترے...آخر کو اس میں تھا تو ایک وڈیرے کا خون...وہ یہ سب کہاں برداشت کر سکتا تھا.....کھانا کھانے کے بعد وہ اپنے سفر پر روانہ ہو گئے تھے .

||||||||||||||||||||||

رات کے ساڑھے تین بجے کا وقت تھا....

جب وہ دونوں ڈیفنس میں موجود سلمان شاہ کے بنگلے میں پہنچے تھے...ڈرائیور نے سلمان شاہ کو دیکھتے ہی گھر کا مین دروازہ کھولا.....وہ گاڑی لئے اندر آ گیا.دوسری طرف ایہا تو بنگلے کو دیکھ کر حیران ہو رہی تھی...وہ انتہائی وسیع و عریض بنگلہ ......تھا..ایہا کے خیال سے سلمان شاہ کا گھر چھوٹا سا ہو گا کیونکہ وہ اکیلا جو رہتا تھا...مگر گھر کو دیکھتے کسی محل کا گمان ہو رہا تھا..اتنی رات میں بھی وہ گھر روشن تھا.....گاڑی سے اترے ہی اسکی نظر سامنے گاڈرن میں پڑی جہاں اسے اس روشنی میں بھی گلاب کے پھول واضع نظر آئے....ارد گرد چنبیلی کے پھولوں کی خوشبو رچی بسی تھی....

چلو... سلمان نے ابیہا کو گم سم دیکھ کر مخاطب کیا...

کیا آپ اس گھر میں اکیلے رہتے ہیں...؟؟ بے دھیانی میں ابیہا کے منہ سے پھسلا....

نہیں... میری بیوی.... اور دو عدد بچے بھی ساتھ رہتے ہیں...

سلمان شاہ اب کی بار گھور کر ابیہا جو دیکھا... جس بات کو وہ سمجھ نہ پائی...

تو کیا. مطلب.... یہ پہلے بھی شادی کر چکے ہیں.. ابیہا دل میں سوچ کر رہ گئی.... ابیہا کے دل میں ایک ٹھیس سی بھی اٹھی تھی... سلمان کی بات سن کر.....

سلمان شاہ ابیہا جو اپنے پیچھے آنے کا کہہ کر خود آگے چلنے لگا..

سلمان ابیہا کو لئے اپنے کمرے میں آگیا...

کمرہ انتہائی بڑا سا تھا...

جس کے در و دیوار دو رنگوں سے رنگے ہوئے تھے...

. جس میں بہت ہی نفیس سا جہازی سائز بیڈ تھا.. بیڈ کے اوپر دیوار پر.. سلمان شاہ کی مغرورانہ سا پوٹریٹ لگا تھا..

جس میں اس نے سفید.. کلف لگے سوٹ پر کندھوں پر اجرک لے رکھی تھی.. وہ بلا شبہ ایک پر کشش مرد تھا...

جس پر لڑکیاں پہلی بار میں دل ہار سکتی تھیں......

...ڈارک براؤن کلر کے پردے لگے تھے... سائٹ پر دیوان پڑا تھا....

اسکے کے ساتھ ہی ڈریسنگ ٹیبل..... جس پر دنیا و جہاں کے پرفیوم کے انبار لگے پڑے تھے...

.

بیڈ کے سامنے والی دیوار پر بڑی سی ایل...ای...ڈی چپسپاں تھی....پورا کمرہ بمع فرنیچر

مالک کے ذوق کا پتہ دے رہا تھا

ایبا کچھ پریشان سی لگ رہی تھی بہ غور وہ کمرے کو دیکھتی رہی ساتھ...وہی سوچ اسکے ذہن کو منتشر کر رہی تھی...

(ایک بیوی اور دو عدد بچے بھی رہتے ہیں)

سنو ابیہا...!! سلمان نے ابیہا کو گم سم دیکھا تو پکارا...

جج..جی...ابیہا جو اپنے خیالوں کے گھوڑے دوڑا رہی تھی....ایک دم ہکلا کر بولی..

تم بھی تھک گئی ہو گی یقینا میں بھی بہت تھک چکا تو لہذا سو جاؤ.....سلمان نے رسانیت سے ابیہا کو کہا...

پر کہاں..؟؟..ابیہا نے بے ساختہ کہا....

اتنے بڑے کمرے میں تمہیں جگہ نہیں مل رہی کہ کہاں سونا ہے؟؟ سلمان نے قدرے ناگوار لہجے میں کہا..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی وہ میرا مطلب میں صوفے پر سو جاتی ہوں....ابیہا نے پر سکون سے لہجے میں کہا...

ویسے جہاں تک مجھے پتہ ہے....نہ تو تمہاری حویلی میں کوئی ٹی وی جیسی چیز تھی نہ ہماری حویلی میں پھر اس صوفے پر سونے والے ڈرامے کا کیسے پتہ چلا تمہیں....؟؟ سلمان نے بغور دیکھتے ہوئے کو کہا...جس پر ابیہا شرمندہ سی ہو گئی......

محترمہ بیڈ پر سو جاؤ....ویسے بھی چار بجنے والے ہیں صبح ہونے میں تھوڑا ہی وقت بچا

ہے..ابکے قدرے پر سکون ہو کر سلمان نے کہا...

سلمان ابیہا کو کہہ کر خود شاور لینے چلا گیا..

ابیہا مرتا کیا نہ کرتا کے مترادف.... جلدی سے جا کر بیڈ کی ایک طرف ہو کر... سونے کی کوشش کرنے لگی پر بے سود رہی...ابیہا بے چین ہو رہی تھی... کبھی حویلی والوں کا خیال کبھی اپنی اماں کی یاد اسے ستانے لگتی...تو کبھی سلمان شاہ کی بیوی بچوں کا سوچنے لگتی....

سلمان شاہ شاور لے کر نکلا....اپنے اوپر پرفیوم اسپرے کر کے بیڈ کی دوسری طرف آ کر لیٹ گیا

سلمان سوچکا تھا......شاید بہت تھکا ہوا تھا...

پر ابیہا بہت بے سکون تھی...ابیہا دوسری کروٹ پر سو رہی تھی....ابیہا نے کروٹ لی تو سامنے ہی سلمان پر سکون نیند لے رہا تھا...اسکے چہرے سے اسکی سکونیت عیاں ہو رہی تھی...

یہ کتنے پر سکون سو گئے ہیں میری زندگی کو جہنم بنا کر....کیا مردوں کو اپنی عزت کی

www.neweramagazine.com

پرواہ نہیں ہوتی... کیا مردوں کو اپنے سے جڑے رشتوں سے بھی کوئی سروکار نہیں ہوتا......

عائشہ بھابھی آپکی کتنی غلط تھیں... یہ مجھ سے محبت کرتے ہیں.... یہ اگر مجھ سے محبت کرتے تو کبھی بھی میری محبت میں کسی دوسرے کو شریک نہ کرتے....ابیہا خیالوں میں ہی سب سوچ رہی تھی...عائشہ سے بھی اپنے تصور میں محو گفتگو تھی...

اسی سوچ کے ساتھ ہی اسکے کانوں میں کہیں دور آذان فجر کی آواز گونجی....ابیہا آذان کی آواز سن کر فوراً اٹھی....

وہ ہمیشہ سے ہی نماز کی پابند رہی تھی...

بیڈ پر دوسرے وجود کو دیکھا جو خواب و خرگوش کے مزے لے رہا تھا..

انہوں نے شاید آج تک نماز پڑھی ہی نہیں ہے...

وہ جانتی تھی حویلی کے مرد نماز نہیں پڑھتے تھے... سوائے سلمان شاہ کے والد کے باقی سب تو اپنے غرور و تکبر میں مبتلا تھے...

ابیہا اپنی سوچ کو جھٹکتی ہوئی اٹھ کر وضو کرنے چلی گئی....وہ وضو کر کے نکلی تو اسنے

ارد گرد جائے نماز تلاشنا چاہی...پر ندارد تھی..

جائے نماز وہاں ہوتی تو اسے ملتی...ایہانے اپنی چادر کو نماز کے اسٹائل میں باندھا اور وہی دبیز قالین پر نماز کی نیت باندھے نماز ادا کرنے لگ گئی....

نماز ادا کر کے ایہانے ہاتھ دعا کے لئے اٹھائے تو....آنکھوں سے جھرنا بہنہ شروع ہو گئی......اسکی زندگی کے تمام واقعات نئے سرے سے اسکے سامنے آ گئے....

یااللہ آپ جانتے ہیں میں بہت گناہ گار انسان ہوں.اللہ میری ہمت نہیں ہے اتنی آپکی دی گئی آزمائشوں پر اتر سکوں....اللہ پاک میری مشکلات آزمائشیں آسان کر دیں...مجھے ہمت دیں....میں اس نئی زندگی کی آزمائشوں پر پورا اتر سکوں...میرے حق میں جو بہتر وہ کرنا اللہ پاک (آمین)

وہ دعا کر کے کافی پر سکون ہو گئی تھی..

ایہانے اٹھ کر قرآن پاک تلاش کرنا چاہا پر...ایک بار پھر ناکام رہی...ایہانے ایک سوئے ہوئے سلمان پر نظر ڈال کر افسوس سے سر ہلایا....یااللہ کیسے گزاروں گی میں زندگی اس بے دین شخص کے ساتھ....ہمت دینا یااللہ مجھے.......ایہا صوفے پر بیٹھ

گئی اور جو جو سورتیں اسے زبانی یاد تھی... وہ پڑھتی رہی.... کب اسکی آنکھ لگی اسے کچھ پتہ نہیں چلا اور وہ نیند کی وادیوں میں گم ہو گئی.

]][[]][[]][[]][[]][[]][[

سلمان شاہ کی آنکھ صبح نو بجے کھلی.... وہ اٹھا تو سامنے ہی صوفے پر اسے ایسا سوئی ہوئی دکھی... جسے دیکھ کر سلمان شاہ کے چہرے پر مسکراہٹ نے گھیرا کیا... وہ فوراً اٹھ کر شاور لینے گیا.... شاور لینے کے بعد وہ تیار ہو کر باہر آیا...

شکورن... اسنے ملازمہ کو آواز دی... جو اپنی فیملی کے ساتھ ہی یہی کوارٹر میں رہتی تھی. گھر کا تمام کام اسی کی ذمہ داری تھا..

کیونکہ سلمان شاہ خود تو کچھ دن ہی رہتا تھا یہاں.... حویلی کے چکر بھی وہ لگاتار ہتا تھا...

جی صاحب... شکورن جو لگ بھگ پینتیس سالہ عورت تھی... اسے کے تین بچے تھے... شوہر اسکا سلمان کا ہی ڈرائیور تھا... وہ فوراً حاضر ہوئی...

ناشتہ تیار ہے..؟؟ سلمان نے سوال کیا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی تیار ہے میں لگاتی ہوں... شکورن نے مودبانہ انداز میں جواب دیا...

رکو بات سنو... وہ جانے لگی تو سلمان نے اسے پکارا...

جی صاحب.. وہ سلمان کی بات پر رکی..

وہ میرے ساتھ میری بیوی بھی آئی ہے.. سلمان نے اسے بتایا... جس پر حیران شکل بنا کر رہ گئی....

وہ سلمان سے کوئی بات نہیں کر سکتی تھی...

سلمان نے ہمیشہ اپنے ملازموں کو اسپیس نیں رکھا ہوا تھا... آخر کو تھا تو وہ بھی حویلی کا خون ہی...

وہ اپنے کمرے میں ہے... جب اٹھے تو اسے ناشتہ کروا دینا... اسکا خیال رکھنا اسے کسی کی ضرورت نہ پڑے.... اوکے..

جی صاحب جی... شکورن فورا چلی گئی..

سلمان ناشتہ کرنے کے فورا بعد آفس کے کیئے نکل گیا... پچھلے دنوں وہ خاصا پریشان رہا تھا...

جس کی وجہ سے وہ اپنے بزنس کو وقت نہیں دے پا رہا تھا...آج اسنے ایک میٹنگ رکھی تھی... جس میں شرکت کرنا ضروری تھی.

][[][[][[][[][][[[

ایہانے جیسے ہی آنکھ کھولی خود کو نامانوس جگہ پر پایا...کچھ دیر ذہن بیدار ہونے میں لگا پھر سارے واقعات ذہنمیں کسی فلم کے سین کی طرح چلنا شروع ہو گئے....

پھر نئی آزمائشیں تمہاراانتظار کر رہی ہیں ایہا صاحبہ اٹھ جاؤ...ایہا خود سے مخاطب ہوئی...سامنے لگی گھڑی میں دیکھا جو بارہ کا ہندسہ عبور کر چکی تھی.... کیا میں اتنی دیر سو گئی...افففف....اور یہ کہاں گئے...وہ پریشان سی ہوئی پھر سب خیالات کو پس پردہ ڈال کر وہ فریش ہونے چلی گئی....ایہا فریش ہو کر نکلی تو آئینے میں اپنا سراپا دیکھنے لگی...

ایہا کا چہرہ بہت پر مردہ سا ہو رہا تھا....اپنے آپ کا مکمل جائزہ لیتی....وہ اٹھ کر باہر نکل گئی....پتہ نہیں باہر سب کیسا ہے..رات تو کچھ سمجھ نہیں آیا....خود سے باتیں کرتے وہ چلنے لگی...چلتے چلتے وہ ڈرائنگ روم میں آ گئی...جہاں شکورن صفائی میں مصروف تھی...

سنیں...!ابیہا نے شکورن کو پکارا جس کی پیٹھ ابیہا کی طرف تھی...

جی....شکورن نے فورا چہرہ موڑ کر دیکھا...

سامنے ایک کم عمر سی نازک اندام لڑکی کھڑی تھی...وہ اس نازک سی خوبصورت لڑکی کو دیکھنے لگی جسفید لباس میں ملبوس تھی...تو کیا یہ ہیں سلمان صاحب کی بیوی...شکورن نے سوچا...پر یہ تو اتنی چھوٹی لگ رہی ہیں...

آپ بیگم صاحبہ ہیں جی...؟شکورن نے ابیہا کے قریب آکر رازدانہ انداز میں پوچھا....

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں میں ابیہا ہوں...ابیہا نے نا سمجھی سے کہا...

جی جی میں جانتی ہوں سلمان صاحب کی بیوی ہیں نہ آپ....شکورن نے اب تفصیلا پوچھا..

جی....جس پر ابیہا نے قدرے ٹھہرے ہوئے انداز میں کہا..

بیگم صاحبہ آپ بیٹھیں میں ناشتہ لگاتی ہوں آپکے لئے...

.شکورن نے سلمان کی بات کو یاد کرتے ہوئے فورا کہا...

جی...ایہابس جی کہہ کر رہ گئی...وہ سمجھ نہیں پارہی تھی یہ کیا ہورہا ہے....شکورن کو دیکھ کر اسے اندازہ ہو گیا تھا...یہ اس گھر کی ملازمہ ہے...

بیگم صاحبہ وہ آپ وہاں بیٹھ جائین...ملازمہ نے ایہا کو ہاتھ کے اشارے سے جگہ کا تعین کرتے ہوئے کہا...

ہوں....ایہا وہ جاکر ٹیبل پر بیٹھ گئ...ایہا کو بہت بھوک لگ رہی تھی...اسنے کل سے نہیں کھایا رات سلمان کے ساتھ ڈھابے پر بھی برائے نام کھایا....اور اب بھوک سے برا حال تھا...

شکورن جلدی سے ایہا کے لئے ناشتہ تیار کر کے لے آئی تھی....

وہ صاحب جی بتا کر گئے تھے...جب آپ اٹھو تو آپ کا خیال رکھوں....شکورن نے بتانا جیسے فرض جانا....

ایہا ناشتہ کرتے اس کی باتیں سن رہی تھی...وہ عورت کافی باتونی لگ رہی تھی....

مجھ سے تو بات کرنا گوارہ نہیں ملازمہ کو کیسے تفصیل بتائی ہے....ایہا سلمان کے متعلق سوچنے لگی...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ناشتہ کر چکی تھی اب اسے پھر سے سلمان کی بیوی بچوں کا خیال آیا...وہ موقعہ دیکھ کر.... شکورن سے پوچھنا چاہ رہی تھی... کہ آخر سلمان کے بیوی بچے کہاں ہیں...؟؟

وہ سنیں....ابیہا نے آرام سے شکورن کو پکارا..

جی بیگم صاحبہ....

شکورن برتن سمیٹ رہی تھی ابیہا کی آواز پر چونکی...

بیگم صاحبہ میرا نام شکورن ہیں آپ مجھے شکورن بولیں....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ آپ....آپ کے صاحب...میرا مطلب ہے....وہ آپکے صاحب کی......ابیہا پوچھتے ہوئے کافی جھجک رہی تھی...کی آیا پوچھے یہ نہیں....

وہ آپ کے صاحب کی بچے اور بیوی کہاں ہیں.

..ابیہا نے ایک ہی سانس میں اپنی بات مکمل کی...

شکورن چونکی تھی....ابیہا کے سوال پر...

بیگم صاحبہ بیوی تو آپ ہیں...اور بچے میں نے تو نہیں دیکھے آپکے ساتھ تو مجھے کیا معلوم بیگم صاحبہ...

شکورن پریشان سی صورت لئے ابیہا کو کہنے لگی..

شکورن جلدی سے برتن سمیٹتی جا چکی تھی...

ابیہا ہونق بنی اسکی پیٹھ تکتی رہ گئی.. یہ کیا بات ہوئی بھلا... شاید انہوں نے اپنے ملازموں کو بھی منع کرر کھا ہو گا... اپنی شادی کے متعلق بتانے سے... پر. انہوں نے تو کہا وہ یہی رہتے ہیں... ؟؟ شاید اوپر پورشن میں رہتے ہوں... ابیہا خود سے سوال کرتی اور خود سے ہی جواب اخذ کرتی پریشان حال ہو رہی تھی... اوپری طرف دیکھتے ہوئے سوچنے لگی...

یہ بھی تو آخر مرد جو ٹھہرے شادی تو کرنی ہی تھی... پر مجھ سے کیوں کی شادی... میں وہی حویلی میں ٹھیک تھی... پر مجھے یہاں ان سے ڈر کر نہیں رہنا چاہئے اب مجھے مضبوط بننا ہو گا.... ابیہا اپنے آپ کو کبھی سمجھاتی تو کبھی تصلی دیتی... پھر وہ اٹھ کر روم میں آ گئی.... ابیہا کے پاس کرنے کو کچھ نہیں تھا... بس کبھی وہ کمرے میں ٹہلتی تو کبھی بے سکون ہوتی دن یونہی اختتام پذیر ہو گیا... ابیہا ابھی نہیں جانتی تھی.... سلمان شاہ نے اسکے لئے کیا کیا تھا.... ہمارے یہاں عورتوں کا اپنا المیہ یہی ہے کہ انہیں خود دوسری شادی گناہ لگنے لگتی ہے.... بس صرف لوگوں کی باتوں کی وجہ سے... حلانکہ دوسری

شادی عورت کا حق ہے...اگر وہ متلعقہ یا بیوہ ہو.

##
#

سلمان شاہ گھر میں داخل ہوا تو اسکے ہاتھ میں بے شمار شوپرز تھے...وہ فورا راہ داری سے ہوتا ہوا...اپنے کمرے کی جانب گیا....وہ جانتا تھا...ابیہا کمرے میں ہی ہو گی...

ہیلو...!! سلمان نے کمرے میں داخل ہو کر ابیہا کو دیکھتے ہوئے کہا..جو میگزین ہاتھ میں لئے ورق گردانی کر رہی تھی...

اسلام علیکم...!!ابیہا نے اسکی طرف دیکھ کر اسے شرمندہ کرنا چاہا..

وعلیکم اسلام....پر سلمان نے شرمندہ ہوئے بنا جواب دیا....

یہ لو کچھ سامان ہے...تمہارے لئے...اب تم مجھے اس سفید سوٹ میں بلکل نظر نہ آؤ...

سلمان ابیہا کے آگے شوپرز رکھتے ہوئے بارعب انداز میں بولا...

ابیہا وہ شوپرز خاموشی سے دیکھنے لگی...

تمہارے دیکھنے کے لئے نہیں لایا...استعمال کرنے کے لئے لایا ہوں....شاباش جلدی سے دیکھ کے بتاؤ کیسا لگا اور ان میں سے کوئی یک سوٹ نکال کر پہن لو.... سلمان نے ایہا کو غور سے شوپرز کو دیکھتے ہوئے کہا....

جی جی....ایہا ہڑبڑا کر اٹھی..

سلمان شاہ خود فریش ہونے چلا گیا.ایہا شوپرز کو بے دلی سے کھولے دیکھنے لگی...

ان میں تقریبا بارہ برینڈڈ ڈریس تھے..ساتھ سلیپرز.....ہینڈ بیگ...ہر چیز اعلی معیار کی تھی...

ایہا کی آنکھوں میں آنسو آ گئے چیزوں کو دیکھتے.

..کافی عرصے بعد کسی کو ایہا کی اتنی پرواہ ہوئی تھی...وہ عجیب حالات سے دوچار ہوئی...

دل میں چھائی بدگمانی سلمان کے متعلق تھوڑی دیر کے لئے کہیں غائب ہوئی...پر پھر وہی آوازیں اس کے کانوں میں گونجنے لگیں....

تم نے ہی سلمان کو اپنے جال میں پھنسا ہو گا....

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم ابھی تک یونہی بیٹھی ہو... سلمان شاور لے نکل چکا تھا..

ابیہا کو گم سم بیٹھا اسنے پکارا...

جی بس.....ابیہا کو اپنے خیالوں کی دنیا میں گم تھی..اسے جلدی سے کہا..

میں کھانے کے لئے باہر ویٹ کر رہا ہوں...

جلدی سے آجاؤ.... سلمان نے تنبیہ کرتے ہوئے کہا..وہ جاتے جاتے رکا.... تیار ہو کر آنا ابیہا....اسنے نام پکارا...

وہ جا چکا تھا...ابیہا نے بے دلی سے ان میں سے ایک پستہ کلر کا سوٹ جس میں گولڈن موتیوں.ہلکا کا کام ہوا تھا وہ پہنا....بہت نفیس سا ڈریس تھا....ساتھ ابیہا نے جیولری میں بریسلٹ......اور....کانوں میں ایئر رنگز پہنے جو چھوٹے سے تھے..وہ ڈائمنڈ کے لگ رہے تھے....اپنے نازک پاؤں میں نازک سی........ہیلز کے سلیپرز پہنے...ڈوپٹے کو اچھی طرح سر پر لئے.........

بس یونہی وہ ہلکا پھلکا تیار ہو کر... کمرے سے باہر نکلی...

بہت عرصہ بیت چکا تھا...اسے تیار ہوئے آج وہ اپنے آپکو بھی بہت اچھی لگ رہی

تھی...دل میں کہیں خوشی کی ہلکی سی رمق تھی...تو پھر سلمان شاہ کی دوسری بیوی کا حویلہ سامنے آجاتا...پھر وہ مضطرب ہو جاتی..

سلمان شاہ جو کھانے پراسکاویٹ کر رہا تھا...ابیہا کو دیکھ کر مبہوت رہ گیا.....

وہ لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی....

وہ بھی پاس پڑی کرسی پر بیٹھ گئی تھوڑا بہت کھانہ کھانے کے بعد وہ اٹھنے لگی....

بیٹھی رہو....سلمان نے حکم جاری کیا...

جی کوئی کام تھا آپکو....ابیہا نے جھجک کر پوچھا....

کیوں تم سے کام ہو تو تمہیں اپنے پاس بیٹھا سکتا ہوں...

نہیں...نہیں....وہ میرا مطلب....ابیہا نے بات ادھوری چھوڑی..

تمہارا مطلب جو بھی ہو "جاناں".....سلمان شاہ نے ابیہا کا یخ بستہ ہاتھ تھام کر کہا...

ابیہا تو لفظ "جاناں" پر ششدر رہ گئی...

ابیہا نے اپنے ہاتھ پیچھے کرنا چاہے....جس پر سلمان نے اپنی گرفت اور مضبوط کر

لی.....ابیہا سلمان کو دیکھنے لگی

یہ ہاتھ "جاناں" چھوڑنے کے لئے نہیں تھامے...اسنے ابیہا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا....

جس پر ابیہا نے اپنی آنکھیں جھکا دیں...

میں باہر, گاڑی میں ویٹ کر رہا ہوں... جلدی سے آجاؤ...

سلمان شاہ نے نیا حکم جاری کیا....

وہ بس اسکی پشت کو گھور کر رہ گئی...

یہ شخص میری آزمائشیں بڑھا رہا ہے....ابیہا سوچ کر رہ گئی...

وہ جیسے ہی باہر نکلی سلمان شاہ اپنی پراڈو کا فرنٹ ڈور کھولے اسکا انتظار کر رہا تھا.......بابا جانی کے بعد وہ شخص واحد تھا جو ابیہا کے لئے فرنٹ ڈور کھو کے کھڑا تھا....

ابیہا کی آنکھیں لبالب نمکین پانیوں سے بھر گئیں...اپنی آنکھوں کے نم کونو کو ہاتھ کی پشت سے صاف کرتی وہ گاڑی میں بیٹھ گئی...

]]]]||||||[[[[[||||||||

ایہاکے لئے توسارے راستے انجان تھے...وہ گاڑی سے بس باہر کے نظارے کرنے میں گم ہو چکی تھی...ہر طرف روشنی ہی روشنی تھی...آخر کو وہ روشنیوں کے شہر میں جو تھی..ایہا کی بچپن سے خواہش رہی تھی....کراچی شہر دیکھنے کی اور سمندر دیکھنے کا تو اسے جنون تھا....جب بھی بابا جانی جراچی جاتے تھے...وہ انہیں کہتی تھی...مجھے بھی لے جائیں وہ ہر طرف اگلی بار کا کہہ کر اسے ٹال دیتے تھے......ایہا نے ایک دم آنکھیں بند کر لی تھیں....اب اسکے چہرے پر ٹھنڈی ہواؤں کا پہرہ تھا...ایہا نے جھٹ سے آنکھیں کھولی تھیں...ایک نظر ساتھ بیٹھے اپنے ہمسفر کو دیکھا تھا جو اپنی ہی دھن میں گاڑی چکا رہا تھا.....ایہا نگ دور سے دیکھتا وہاں روشنویں کے بیچ سے سمندر کی لہریں ابھرا ابھر کر آ رہیں تھیں..اسکی..یہ خواہش آج اس طرح پوری ہو رہی تھی..ایہا حق ودق اس خاموشی سے اسکی ہر خواہش پوری کرنے والے اپنے ہمنواہ کر دیکھنے لگی

داداسائیں...کھانے پر سب آپکا انتظار کر رہے ہیں..

عائشہ داداسائیں سے کہنے انکے کمرے میں آئی تھی وہ کسی سوچ کے بھنور میں پھنسے لگ

رہے تھے.....جب سے سلمان شاہ حویلی سے گیا تھا...حویلی کا ماحول بہت ناشگوار ہو گیا تھا...بظاہر کوئی کچھ نہیں کہہ رہا تھا....پر حالات دیکھ کر کوئی بھی کہہ سکتا تھا....حویلی کا کوئی خاص بچھڑہ ہے....سلمان شاہ اور ابیہا کو گئے ایک دن ہوا تھا...پر انکی یاد ہر ایک کو ستا رہی تھی...ماسوائے عباد شاہ....یہ سوچ عائشہ کی سوچ سے بھی بالاتر تھی آخر وہ اتنا خوش کیوں ہے سلمان شاہ کے جانے سے...اداسی کے بادل پتہ نہیں کب تک چھٹنے تھے کوئی نہیں جانتا تھا....عائشہ پیر بخش شاہ کو صرف اسلیے بلانے آئی تھی...کیونکہ کل رات سے انہوں نے کچھ نہیں کھایا تھا...جس سے انکی طبیعت بگڑ سکتی تھی...پیر بخش شاہ بلڈ پریشر کے مریض تھے..

مجھے نہیں بھوک نہیں ہے تم جاؤ....انہوں نے عائشہ کو کافی بارعب انداز میں کہا..

جس پر فورا دروازے سے باہر نکل گئی آخر وہ اپنی شامت تو نہیں بلا سکتی تھی....

سلمان شاہ یہ ہمارے ہاتھوں سے کیا ہو گیا...

ہم نے تمہیں اپنے لاڈلے پوتے کو خود سے دور کر دیا....پیر بخش شاہ کہیں نہ کہیں خود سے خفا تھے..

سلمان شاہ تمہیں بھی تو اپنے اس بوڑھے دادا سائیں کی بات ماننی چاہیئے تھی... تم نے محض ایک لڑکی کی خاطر اپنے دادا سائیں کو چھوڑ دیا.... اب انکے پچھتاوے کہیں پیچھے رہ گئے تھے اب وہ سلمان سے نالاعہ ہو رہے تھے.......

ابیہا کو محض وہ ایک لڑکی سمجھ رہے تھے... وہ ہمیشہ بھول جاتے تھے.... ابیہا انکی سگی نواسی ہے... پر جس شخص نے اپنی سگی بیٹیوں کو زیادہ اہمیت نہ دی تھی... وہ نواسی کو کیا دیتے... سلمان شاہ کے متعلق ہی سوچتے ان کی آنکھ سے ایک آنسو کا قطرہ ٹپکا تھا... وہ قطرہ کہیں انکی سفید قمیض میں گم ہو گیا....

یہ پہلا واقع تھا جب پیر بخش شاہ کی آنکھ سے آنسو کا قطرہ نکلا تھا.... روئے تو اپنے لاڈلے پوتے دلاور کی وفات پر بھی نہ تھے... پر سلمان شاہ سے زندگی میں بچھڑنا انہیں برداشت نہ ہو پا رہا تھا.... یہ بات ثابت کر رہی تھی... سلمان شاہ سے پیر بخش کی محبت لازوال ہے....

شاید کوئی ایسا موڑ بھی ابھی آنا ہے جب پ ء ر بخش شاہ سلمان شاہ کے روبرو ہو گا.....

سلمان نے قدرے سنسان جگہ پر لے جا کر گاڑی روکی... جہاں کوئی ہر ذی روح ابیہا کو نہیں نظر آ رہا تھا....

سلمان گاڑی سے اتر کر ابیہا کی سائٹ پر آیا ابیہا کی سائٹ کا گیٹ واہ کر کے ابیہا کو باہر آنے کو کہا...

ابیہا فوراً سے پہلے باہر نکلی...

سلمان گاڑی گیٹ بند کرتے ہی اسکا ہاتھ تھام کر چلنے لگا.....

ہوا اتنی تیز تھی کہ ابیہا کے بال اُڑ کر ڈوپٹے میں سے باہر اسکے چہرے کا تواف کرنے لگے...

لہروں کا شور اس قدر تھا کہ ابیہا کے دل کی ڈھڑکن تیز ہونے لگی.... وہ خوف زدہ ہونے لگی...

یہ ہم کہاں جا رہے ہیں.... خوف سے چور لہجے میں ابیہا نے سلمان کو کہا...

ابیہا کا ہاتھ ابھی بھی سلمان کے ہاتھ میں تھا...

اسنے ابیہا کے ہاتھ پر ہلکا سا دباؤ ڈالا...

میں ہوں نہ فکر کی کیا بات ہے....؟؟ سلمان نے رسان سے کہا.... جس پر ابیہا کی ہمت بڑھی...

اب وہ اسکے پر سکون ہو کر ساتھ چلنے لگی....

سامنے دیکھنے پر ابیہا کو ایک روشن سی جگہ نظر آئی... قریب جانے پر محسوس ہوا... وہ ایک ہٹ تھا... جسے.... لائٹنگ بال سفید کرٹن سے مزین ہٹ بہت حسین منظر پیش کر رہا تھا...

وہ سلمان کے قدم سے قدم ملاتی ہٹ کے قریب ہو رہی تھی....

سمندری ریت میں ابیہا اور سلمان کے پاؤں دھنس رہے تھے....

اب وہ ہٹ کے باہر کھڑے تھے...

سلمان ابیہا کا ہاتھ تھامے اسے ہٹ کے اندر لے گیا جہاں پر دو کرسیاں لگی تھیں.... بہت خوبصورت ٹیبل ڈیکوریٹ تھا..

چاروں اطراف گلاب کے پھول سے سجاوٹ کی گئی تھی..

سلمان ابیہا کا ہاتھ تھامے اندر لے آیا...

سلمان شاہ نے ایک کرسی آگے کر کے ایہا کو بیٹھنے کو کہا....

ایہا کی بیٹھنے کی دیر تھی... سلمان شاہ اسکے بلکل سامنے نیچے بیٹھ گیا...

اپنی جیب سے ایک کیس نکالا.... جسے دیکھ کر ایہا حیران ہوئی....اس میں سے ایک بہت خوبصورت رنگ نکالی جو بہت چمک رہی تھی.

ایہا کو پہچانے میں دیر نہیں لگی کہ وہ رنگ ڈائمنڈ کی ہے......ایہا کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لئے سلمان شاہ نے وہ رنگ اسے پہنائی.... پھر اس ہاتھ پر بوسی دیا...

ایہا کے لئے سلمان شاہ کا پہلا لمس تھا... جس پر وہ تھوڑا گھبراہٹ کا شکار ہوئی..پر تھوڑی ہی دیر میں ٹھیک ہو گئی.. .

ایہا بس دیکھ رہی تھی... ہونق بنی... سلمان کی محبت کا رنگ نرالا تھا....وہ رنگ پہنانے کے بعد خود بھی سامنے نوجود کرسی پر جا بیٹھا اسنے کوئی بات نہیں....نہ کوئی عہد وپیاں کیا...نہ اظہار محبت سے خود کو تھکایا...

وہ شخص ایہا کو کچھ عجیب لگا...بلکہ بہت زیادہ عجیب.....وہ ایہا کی خواہشات کی تکمیل بھی کر رہا تھا...پر بغیر کچھ الفاظ کہے...

ایہانے ایکدم خود کو بہت... خوش قسمت تصور کیا... مپر جانے کیوں اسکی کانوں میں وہ الفاظ گونجنے لگے جو انتہائی اذیت ناک تھے... کتنی منحوس لڑکی ہے خویلی میں قدم رکھتے ہی خویلی والوں کی خوشیاں ہڑپ کر گئی.... منحوس شوہر کو کھا گئی...

ایہا کی آنکھوں میں نمکیں پانی لہر آکر ٹھہر گئی...

اسی دوران ایک لڑکا سلمان سے اجازت طلب کر کے اندر آیا

اسکے ہاتھ میں فرائیڈ فش تھیں... جسے کی خوشبو سے ایہا کی بھوک جاگی....

ایہانے تو ویسے بھی برائے نام کھانا کھایا تھا سواب جھانا کھانا چاہتی تھی... فش تو وہیں بھی اسکی ہمشہ سے پسندیدہ رہی تھی.....پر سلمان شاہ کو کیسے معلوم ہوا وہ یہ نہ جان پائی... سلمان کو یک ٹک دیکھنے لگی یہ کیسا ہمسفر ہے میرا....سب کچھ کر کے بھی کچھ جتا نہیں رہا انہیں کیسے پتہ چلا مجھے یہ پسند ہے... یہ تو بس حویلی میں ایہا بھی کو پتہ تھا..

اگر میرا مکمل جائزہ لے کیا ہو تو کھانا کھاؤ...

ایہانے فورا نظریں جھکا کر فش پر مرکوز کر دیں.... سلمان شاہ نے مکمل کھانا کھایا تھا

گھر میں پر وہ ابھی بھی ایسے کھانا کھانے لگا... جیسے اسنے ابھی گھر سے کھانا نہ کھایا ہو......

کتنا کھاتے ہیں یہ اففف...ابیہا سوچ کر رہ گئی..

وہ دونوں فش سے انصاف کر چکے تھے...ابیہا نے اپنے پیٹ کے مطابق کھانا کھایا تھا...پر سلمان نے بھرپور انصاف کیا تھا فش کے ساتھ....

نیپکن سے ہاتھ صاف کرتے وہ دونوں اٹھے تھے... سلمان نے اسے اپنے پیچھے آنے کو کہا..

اب دونوں ساحل سمندر پر کھڑے تھے...ابیہا دو قدم کے فاصلے پر تھی سلمان سے....سلمان نے بھی دو قدم پیچھے رکھے

سلمان شاہ نے فاصلہ سمیٹنا چاہا....ابیہا ایک دم ڈری...

ابیہا تم مجھ سے اتنا ڈرتی کیوں ہو.....؟؟ سلمان شاہ چاند کی روشنی میں لہروں کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا..

نہیں نہیں ایسا تو نہیں.....ابیہا نے ڈر کر کہا..

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا تو یہ بات ہے....اب وہ ابیہا کی طرف گھوما...ابیہا کو دیکھتے ہوئے....اسے ٹیسٹ کرنے کے انداز میں کہا...

پر تمہیں مجھ سے ڈرنا چاہئے.... سلمان نے ابکے ابیہا کو ڈرانا چاہا... جس سے وہ واقعی ڈر گئی...

لکلک کیوں....؟؟ابیہا نے اپنی انگلیوں کو مسلتے ہوئے کہا...

کیونکہ...شاید میں تمہیں یہی چھوڑ کر چلا جاؤں... سلمان نے جیسے اسکے سر پر دھماکہ کیا....

آپ ایسا کبھی نہیں کر سکتے....ابیہا نے بھی دوبدو کہا...اب کے نہ لہجے میں کوئی ڈر تھا نہ کوئی خوف....

اتنا یقین ہے مجھ پر کیا بات ہے.... سلمان شاہ نے حیران ہوتے کہا....

جس پر ابیہا چپ رہی...وہ اتنا تو جان گئی تھی...اس تمام عرصے میں سلمان شاہ نے ابیہا کو کتنی مشکلوں سے حاصل کیا تھا وہ ایک مرد تھا.... غیرت مند مرد وہ اسے کبھی بھی یوں راہ میں نہیں چھوڑ سکتا تھا . ..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ویسے "ایہا سلمان شاہ."....اسنے اسکا مکمل اپنے نام کے ساتھ کچھ کھینچ کر لیا تھا.....

اگر تمہیں اپنے اس شوہر پر اتنا یقین ہے تو.....ملازمہ سے کیا ضرورت پیش آئی پوچھنے کی....کہ تمہاری سوتن اور اسکے بچے کہاں ہیں....؟؟؟

اب کہ باری ایہا کی ہوائیاں اڑی تھیں....وہ ایک دم نظریں ادھر ادھر پھیرنے لگی...

سلمان نے بغور دیکھا تھا....اسکے چہرے کے اتار چھڑاؤں کو ملاحضہ فرمارہا تھا....

چلیں "ایہا بی بی "میں آپکو بتاتا ہوں آپکی سوتن کے بارے میں......؟؟

یہ الفاظ سنتے وقت ایہا کے دل کی ڈھڑکن کی رفتار تیز ہوئی تھی....

]]]||||||[[[[[[[[[[]

میری زندگی میں آنے والی پہلی لڑکی نہیں ہو تم...ایہا سلمان شاہ....سلمان شاہ نے کافی پر سکون لہجے میں کہا تھا....

ایہا کے قدموں کے نیچے سے ایکدم ایک لہر آکر گزری...اور اسکے پاؤں کے نیچے سے زمین سرکا کر لے گئی......

پر.....سلمان نے سانس ہوا کے سپرد کیا...

سلمان شاہ کی بیوی کے رتبے پر فائز ہونے والی تم پہلی لڑکی ہو....سلمان نے کوئی بات لگی لپٹی کرنے کے بجائے صاف الفاظ استعمال کئے...

ایبھا کے اندر کہیں پر سکونیت چھائی تھی شکر سوتن نام کا کانٹا تو صاف ہوا اسکی زندگی سے پر کہیں کچھ ٹوٹا تھا پتہ نہیں اسے کیا ہوا تھا وہ اپنی حالت سمجھنے سے قاصر تھی

شاید ہر عورت کی طرح اسکی بھی یہی خواہش تھی....اسکے شوہر کی زندگی میں آنے والی وہ پہلی اور آخری عورت ہو.....

ایبھا اب یہ تم پر ہے تم کیسے خود کو سلمان شاہ کی زندگی میں آخری عورت رکھ پاتی ہو...سلمان نے اپنا رخ ایبھا کی طرف کر کے اسے باور کروانا چاہا.....وہ یہ جتا رہا تھا کہ آخر کو ہے وہ حویلی کا مرد ہی جو دوسری عورت کے ساتھ تعلقات پر کوئی آر محسوس نہیں کرتا....

ایبھا کو ایکدم ایک خوف نے بھی گھیرا تھا...

سلمان شاہ نے یہ سب ایبھا کو جان کر کہا تھا...وہ دیکھ رہا تھا....ایبھا کی اسکی ذات میں

کچھ خاص دلسچپسی نہیں ہے... حالانکہ وہ ابیہا سے جس قدر محبت کرتا تھا... وہ ایسا سوچ بھی نہیں سکتا تھا.....

ابیہا اسکی باتوں کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی....

چلیں.... کافی وقت ہو چکا ہے.... ابیہا کو گم سم دیکھ کر سلمان نے کہا...

جج... جی... ابیہا فوراً حامی بھری..... وہ دونوں سائل سمندر پر ایک یادگار شام گزار کر جا رہے تھے.... جہاں ابیہا کی زندگی میں کچھ سکون کے پل آئے تھے تو کہیں خدشات بڑھے تھے..... اب سلمان شاہ آگے چلنے لگا ابیہا بھی اسکی پیروی کرتی اسکے پیچھے ہو لی....

##
####

واپسی کا سفر کافی پر سکون گزر رہا تھا... سلمان شاہ ڈرائیونگ کرنے میں مگن تھا... پر ابیہا کے اندر ہل چل مچی تھی.... وہ ایک طرف خود کو سلمان کی طرف مائل کرنے سے نہیں روک پا رہی تھی تو دوسری طرف حویلی والوں کی کاٹ دار نظریں ان سب

جذبات پر حاوی ہو رہیں تھیں...جو اسکے کردار کو لے کر انکی ابیہا پر پڑی تھیں....میں کیسے انہیں اتنی جلدی معاف کر سکتی ہوں....انہوں نے مجھے ہر اپنے سے دور کر دیا...حلانکہ وہ یہ بات اچھی طرح جانتی تھی...وہ اپنے اسکے کبھی اپنے نہیں تھے....میں یہ نہیں کر پاؤں گی....میں نہیں معاف کر سکتی انہیں کھڑکی سے باہر نظارے کرتی ابیہا کے اندر ایک خود سے جنگ چھڑی تھی........

اترو.....اپنے عقب میں سے آتی آواز پر ابیہا نے آنکھیں پھیر کر دیکھا تو سلمان شاہ دروازہ کھول کر کھڑا تھا....ابیہا اتنی مگن ہو چکی تھی...وہ اندازہ ہی نہیں لگا پائی گھر کب آیا.....

وہ گاڑی سے اترتی جلدی سے اندر کی جانب بڑھ گئی...

##%##

وقت سرکتا جا رہا تھا پانچ ماہ گزر چکے تھے....سلمان شاہ بہت پر سکون ہو چکا تھا...ان پانچ ماہ میں.......اسکے بزنس میں بھی کافی ترقی ہو رہی تھی دن بہ دن.....

ابیہا کو یہ پانچ ناہ بھی صدیوں جیسے لگ رہے تھے....سلمان شاہ نے اسے ان پانچ ماہ

میں کوئی تکلیف نہیں ہونے دی تھی...اسکا ہر طرح خیال رکھا تھا.....اسے جتائے بغیر اسنے اسکی ہر ان کہی خواہش پوری کی تھی....

جب سے انہیں خوشخبری سننے کو ملی تھیں...وہ ضرورت سے زیادہ محتاط ہو گیا....تھا...ایہا کا اور بھی اچھی طرح خیاک رکھ رہا تھا........ملازمہ ہر وقت اسکے سر ہر مسلط رہتی تھی...سلمان شاہ کے کہنے پر کہ بیگم صاحبہ کو لے کر کوئی لاپروائی نہیں ہونی چاہیئے پر وہ ان سب چیزوں کو سلمان شاہ کا دکھاوا سمجھتی....وہ کہتی تھی وہ اسکی ضد تھی بس یہ سب دکھاوا ہے......دل سے وہ سلمان شاہ جی طرف مائل ہونے لگتی تو....حویلی والوں کی کاٹ دار نظریں سامنے آ جاتیں جو اسکیے کردار کو لے کر تھیں....سلمان شاہ نے آج تک ایہا سے جاننے کی کوشش بھی نہیں کی تھی.....کہ آیا وہ خوش ہے نہیں..وہ ہمیشہ سے ایسا تھا...بس اپنی طرف کا کام کرتا تھا.....

آج چھٹی تھی وہ گھر پر ہی تھا....ہر تھوڑی دیر بعد ایہا سے پوچھتا تھا....دوائی لی تم نے....کھانا کھایا....ایہا اسکے ان الفاظوں سے اکتا چکی تھی....وہ جب بھی گھر ہوتا ایہا کا ایسے ہی خیال رکھتا....جبکہ ایہا اسے بھی اسکی اپنی اولاد کی فکر گردانتی.....

کھا چکی ہوں........کتنی مرتبہ بتاؤں....ایہا نے چڑ جر کافی روڈ انداز میں کہا تھا....

بکواس بند رکھو... جتنا پوچھا ہے اتنا جواب دو....

اپنے لہجے کو کنٹرول میں رکھا کرو میرے سامنے میں تمہارا کوئی منگیتر نہیں ہوں جو فضول کی باتیں سنو........ سلمان شاہ نے تیوری چڑھا کر کہا تھا...

عادتیں اور اداوار اسکے بھی وہی وڈیروں والے تھے اپنی بات کی مخالفت یا نفی سلمان شاہ کو پسند نہیں تھی....

ایہا ایکدم سہم گئی تھی اسکی بات کو سن کر.... یہ پہلا موقعہ تھا جب ایہا پر وہ اسقدر بھڑم ہوا تھا....

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایہا کی آنکھ ایک دم آنسو لڑھک کر باہر آیا..... شاید اس تمام عرصے میں اسے اب کسی کی باتوں کی عادت نہیں رہی تھی... وہ بھی اب امیدوں کی گھائل ہو چکی تھی... جو اچانک زمین بوس ہوئی تھی...

جب کے سلمان شاہ اسکی آنکھ کا وہ آنسو دیکھ چکا.. تھا... اسے اپنے رویے کی بدصورتی کا احساس ہوا تھا.... وہ جس مرحلے سے گزر رہی تھی اس وقت وہ بہت حساس ہو چکی تھی.. وہ دو قدم چلتا... ایہا کے بلکل سامنے آ کھڑا ہوا تھا...

جب کے ایہا وہی اسی طرح کھڑی نظریں نیچی کرتی آنسو بہانے لگی...اب اسکی آنکھوں سے ایک سمندر دریا رواں تھا.....

منہ اوپر کرو... سلمان نے رعب دار لہجے میں کہا..

ایہا نے جھٹ سے چہرہ اوپر کیا...

وہ ایکدم پریشان ہوا تھا اسکی حالت دیکھ کر.....

وہ اب باقاعدہ ہچکیاں لینے لگی تھی...

نہیں.... سلمان شاہ نے ہاتھ ایہا کے چہرے کی طرف بڑھایا......تو ایہا ایکدم ڈر کر پیچھے ہوتے اسنے اپنے چہرے پر اپنا ہاتھ رکھ لیا....

ایہا کو لگا سلمان شاہ اس پر ہاتھ اٹھانے لگا ہے...

سلمان شاہ اب حقیقتاً شرمندہ ہوا تھا...

ایہا پاگل ہو گئی ہو کیا.....؟؟ میں تم پر ہاتھ نہیں اٹھا سکتا کبھی نہی مانا کہ زیادہ چلا دیا میں نے پر تم سلمان شاہ کے لئے بہت اہم ہو... سلمان شاہ تمہارے لئے مر سکتا ہے پر تم پر ہاتھ نہیں اٹھا سکتا......ان ہیا پانچ ماہ میں یہ پہلا لفظی اعتراف تھا سلمان شاہ کی طرف

سے....

جس پر ابیہا نے اپنی خوف سے بند کی آنکھیں کھولی تھی...اب وہ اسکے قریب ہوا تھا...اسکا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر اس پر بوسہ دیا....

اور اپنے کاندھے پر ابیہا کا سر ٹکایا..... سلمان شاہ کے کاندھے کی دیر تھی...ابیہا شدت سے رونے لگ گئی...

ابیہا میری "جاناں."سوری.... سلمان نے ودرے نرم لہجے میں کہا....

جس پر ابیہا کچھ نہ بولی...

بس روتی رہی...جب رو رو کر تھک گئی...تو سلمان کے کاندھے سے اپنا سر ہٹا کر کمرے میں دوڑتی چلی گئی... عورت بہت نرم جذبات رکھنے والی ہستی..جو شخص اسے پھولوں کی طرح رکھتا ہو ..اسکا سخت لہجہ برداشت کرنا اسکے بس میں نہیں رہتا....ابیہا بھی ایسی ہی صورتحال سے دوچار تھی...

ان پانچ ماہ میں حویلی میں کافی تبدیلی آگئی تھی....سب کچھ بدل چکا تھا....جہاں سب کچھ پیر بخش شاپ کے ہاتھ تھا...اب وہ عباد شاہ نے بہت چالاکی سے اپنے ہاتھ کر لیا

تھا.....حق نواز شاہ کافی بیمار رہنے لگے کہیں نہ کہیں انکی بیماری کی وجہ انکا بیٹا سلمان شاہ تھا....داداسائیں بھی کچھ خاص صحت مند نہیں تھے....جبکے رب نواز شاہ کسی معاملے اب دخل اندازی نہیں کرتے تھے... جس کی بنیادی وجہ عباد شاہ سب کے ساتھ ناروا سلوک تھا....وہ اپنی جون میں مست ہو چکا تھا....بی بی سائیں یا عائشہ کو بھی خاطر میں نہیں لاتا تھا....اپنے بیٹے کو بھی زیادہ توجہ نہیں دے رہا تھا...بس وہ چاہتا تھا.... جلد از جلد یہ حویلی وہ داداسائیں اپنے نام کر والے.....

عباد شاہ جانتا تھا داداسائیں نے سلمان شاہ کو بس لفظی عاق کیا تھا....ورنہ انکے دل میں جو محبت سلمان شاہ کے لئے تھی....وہ یہ فیصلہ کاغذ تک نہیں لے گئے....عباد شاہ کا لالچ کا کٹورا نہیں بھر تھا...دوسری طرف عائش بھی امید سے تھی....پر عباد شاہ کو کچھ پرواہ نہیں تھی....وہ ایک اوباش شخص بن چکا تھا.....

سنیں.... سنیں.....عائشہ ہانپتی ہوئی اپنے کمرے میں آئی تھی جہاں ابھی ابھی عباد شاہ نشے میں دھت آیا تھا.....

کیا ہوا کچھ شور مچار کھا ہے تم نے.....عباد شاہ نے اپنی لڑکھڑاتی آواز میں پوچھا تھا....

.

چاچا سائیں طبیعت بہت بگڑ گئی ہے.... آپ چل کر ڈاکٹر کو کال کریں... عائشہ نے روانی سے کہ کہا...

تو تم بابا سائیں کو بولو وہ بلا لیتے ہیں ڈاکٹر کو مجھے تنگ مت کرو چلو نکلو یہاں سے.... عباد شاہ نے انتہائی نفرت آمیز لہجہ اپناتے ہوئے عائشہ کو کہا.... جس پر وہاں عباد شاہ پر ترس کھاتی ہوئی کمرے سے نکل گئی.....

دادا سائیں.... بی بی سائیں..... رب نواز شاہ اور عائشہ حق نواز شاہ کے کمرے میں موجود تھے.... تو انتہائی تکلیف میں تھے.... ڈاکٹر ابھی انہیں چیک کر کے گئے.... تھے... پر ڈاکٹر نے بھی کوئی خاص تسلی بخش جواب نہیں دیا تھا....

حق نواز شاہ تمہیں کچھ نہیں ہو گا.... ابھی تو تمہارا باپ زندہ ہے تمہیں کیسے کچھ ہو سکتا ہے.... پیر بخش اپنے بیٹے کے پاس بیٹھے اسے تسلی دے رہے تھے.....

بابا سائیں میری ایک بات مان لیں..... آپکو خدا کا واسطہ میری آخری خواہش سمجھ کر مان لیں..... حق نواز شاہ نے اپنے بابا سائیں کے دونوں ہاتھ تھام کر کہا....

ہاں بولو..... تم جو کہو گے ہم کریں گے بس مرنے کی بات نہ کرو...... پیر بخش کے

اندر ایک باپ کا نرم گوشہ جاگ چکا تھا....

سلمان شاہ کو حویلی بلالیں....میں مرنے سے پہلے اپنے بیٹے کو دیکھنا چاہتا ہوں....بابا سائیں....

صرف میرے لئے اسے بلالیں....

داداسائیں سمیت کمرے میں کھڑے ہر نفوس کی آنکھیں کھل گئیں تھیں وہ حیران ہو رہے تھے...

کہ یہ کیا کہہ دیا....حق نواز شاہ نے....

ایسا ممکن نہیں......حق نواز شاہ....پیر بخش شاہ نے ازلی جلال میں کہا...

باباسائیں میں ہمیشہ کے لئے بلانے کا نہیں کہہ رہا.....بس میں اپنے بیٹے کو ملنا چاہتا ہوں آخری دفع......

اب کے سب کی آنکھیں چھلکی تھیں....

پیر بخش شاہ کچھ دیر سوچ میں پڑے تھے....

اپنے بستر مرگ سے لگے بیٹے کو دیکھا تھا جو بہت خطرناک حالت میں تھا........

رب نواز شاہ.......پیر بخش شاہ نے اپنے بڑے بیٹے کو پکارا جو پاس ہی کھڑے تھے

جی بابا سائیں.....رب نواز, شاہ نے جلدی سے کہا....

سلمان شاہ کو پیغام پہنچاؤ کہ اد کے بابا سائیں اس سے ملنا چاہتے ہیں......

وہ آگیا تو ٹھیک......پر ہماری یہ شرط بھی سب یاد رکھو....

سلمان شاہ صرف کچھ گھنٹوں کے لئے حویلی آنا چاہئے اور حویلی کا کوئی فرد اس سے کسی سکسلے میں بات نہیں کرے گا سب سمجھ گئے...

NEW ERA MAGAZINE
.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پیر بخش شاہ نے طائرانہ نظر سب پر ڈال کر باور کروانا چاہا...

جی بابا سائیں...

رب نواز شاہ نے فوراً حامی بھری پھر وہ سلمان کو کال کرنے چلے گئے تھے..

#############:###########::::::##############

####

سر آپ کی آج ایک اہم میٹنگ ہے....سلمان شاہ اپنے آفس میں بیٹھا تھا جب مینجر نے آکر سلمان شاہ کو اہم میٹنگ کا بتایا....

آو کے.... سلمان شاہ نے فورا کہا....

اتنے دیر میں سلمان شاہ کے موبائل پر بیل بجنے لگی... وہ موبائل کی طرف متوجہ

ہوا.....

پر سکرین پر جیسے ہی نظر پھر........

موبائل پر حویلی کا نمبر دیکھ کر ایک پل کو وہ ساکت رہ گیا....

ہیلو.!!!!..... سلمان شاہ نے فورا کال پک کی...

ہیلو... سلمان شاہ.... تایاجان کی آواز سپیکر سے گونجی..

اسلام علیکم!!تایاسائیں... ایک لمحے میں آواز پہچان گیا...

وعلیکم اسلام...

خیریت ہے تایاسائیں.... اس کی چھٹی حس نے کہیں کچھ غلط ہونے کاالارم دیا....

خیریت نہیں ہے سلمان شاہ تمہارے باباسائیں کی طبیعت کافی خراب ہے..... تایا

سائیں نے رسان سے کہا....

کیاہوا باباسائیں کوتایاسائیں وہ ٹھیک توہیں... سلمان شاہ ایک دم اپنی چیئر سے اٹھا....

وہ تم یہاں آکر دیکھ لو.....انہوں نے پر سکون انداز میں کہا....

پر داداسائیں... حویلی کا سن کر سلمان شاہ خوش ہوا تھاپر داداسائیں کو سوچ کر وہ مدھم پڑا....

باباسائیں کی فکر تم مت کرو.... یہ اجازت انہوں نے ہی دی ہے.....

کیاآپ سچ کہہ رہے ہیں... سلمان شاہ ایکدم بہت خوش ہوا تھا....

ہاں تمہارے باباسائیں کے وعدوں کے بعد.....اس کی خوش فہمی پر اوس پڑی تھی....

بسس تم جلدی آجاؤ....ابیہا کو بھی ساتھ لیتے آنا....

انہوں نے جلدی سے بات سمیٹی.....

اللہ حافظ....

################:##:############################

######

ایہا جلدی سے تیار ہو جاؤ ہمیں ابھی اسی وقت نکلنا ہے...... سلمان اجلت میں آفس سے گھر آیا تھا.... آتے ہی ایہا کے سر پر کھڑے ہو کر حکم صادر کیا....

کیا مطلب.... کہاں نکلنا ہے ہمیں خیریت تو ہے نا... آپ اسطرح کیوں کہہ رہے ہیں .....

ایہا جو کہ سلمان کی بات سے حیران و پریشان ہو گئی..... سوال پر سوال کرنے لگی...

ہمیں.... حویلی جانا ہے ایہا تم وقت ضائع نت کرو جلدی سے. ریڈی ہو جاؤ....

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا آپ سچ کہہ رہے ہیں نانا سائیں نے ہمیں بلایا ہے.... ایہا کو ایکدم خوشی نے آن لیا....

ایہا خوشی فہمی میں مبتلا مت ہو.... ہمیں دادا سائں ں نے خوشی کے لئے نہیں بلایا .....

بس تم جلدی چلو راستے میں سب بتاتا ہوں...

ایہا کی خوشی پر اوس پڑی تھی....

چلو.... جلدی..... میں باہر انتظار کر رہا ہوں تمہارا...

جی آتی ہوں...

سلمان کے جاتے ہی ایہا نے چادر اچھی طرح اوڑھی اور باہر کی جانب چل دی...

گاڑی اپنی منزل کو رواں تھی....اس منزل کو جہاں سے وہ لوگ راتوں رات نکالے گئے تھے...

ایہا ان راستوں کو بہت طلب سے دیکھ رہی تھی.....جو راستہ اسے اسکے اپنوں سے ملاتا تھا....

سلمان نے ساری بات ایہا کے گوشوار کر دی تھی....جس پر وہ باباسائیں کے لئے پریشان بھی راستے پر وہ دعا بھی کرتی رہی تھی...

منزل قریب ہوتی جا رہی تھی....اب کچھ دور سے لال اینٹوں سے بنی وہ حویلی نظر آنے لگی تھی....ایہا کے ہاتھ پاؤں پھول رہے تھے...

تو وہی سلمان شاہ کی دل کی ڈھرکن بھی تیز ہو رہی تھی....آخر کو اس حویلی میں اسکے بھی اپنے رہتے تھے.......جہاں اسنے آنکھ کھولی تھی....جس جگہ سے اسکی خوبصورت یادیں وابسطہ تھیں......

جہاں سلمان شاہ کے چاہنے والے بے پناہ لوگ تھے....

مگر وہ باتیں اب ماضی کا حصہ بن چکی تھیں....

ایکدم سلمان شاہ نے اپنی گاڑی کی بریک لگائی...

جس پر ابیہا اور سلمان دونوں ہی یادوں کی محفل سے باہر نکلے تھے....

چوکیدار دور سے سلمان شاہ کو پہچان چکا تھا

اسلئے فوراً بھاگتا ہوا آیا...

سلام کیا...اور جلدی سے انہیں لئے اندر آ گیا....

برآمدے میں ہی اسے داداسائیں چاچاسائیں کھڑے نظر آئے....

سلمان شاہ کے پیچھے ابیہا بھی باقدم چل رہی تھی....

سلمان شاہ نے بڑھ کر داداسائیں کے گلے چاہنا......جس پر داداسائیں دور ہو گئے...

جس کا صاف مطلب ظاہر تھا وہ اس سے بات کرنا نہیں چاہتے البتہ انہوں نے تھوڑا

ابیہا کا لحاظ کرتے ہوئے اسکے سر پر سفقت کا ہاتھ پھیرا.......جس پر ابیہا ایکدم چہک

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Poetry|Interviews

اٹھی.....اسکی آنکھوں سے اشک رواں ہو گئے.....زندگی میں پہلی دفع ابیہا نے اپنے ناناسائیں کا شفقت بھرا ہاتھ پر اپنے سر رکھے دیکھا تھا....

اس اقدام سے سلمان شاہ کو کافی خوشی ہوئی تھی......

پیر بخش شاہ کو سلمان سے جڑی ہر چیز سے محبت تھی....وہ ابیہا کو بھی اسی کے حوالے سے ملا تھا.....بظاہر ایسے کیا جیسے وہ انکی نواسی کے حوالے سے اسے پیار دے رہے ہیں...

پر یہ بات سلمان شاہ سمیت چاچا سائیں بھی باخوبی جانتے تھے....وہ سلمان شاہ کے حوالے سے اتنی شفقت سے پیش آئیں ہیں.....

سلمان شاہ کہیں نہ کہیں مطمئن ہوا تھا....کہ وہ اس سے چاہ کر بھی نفرت نہیں کر پا رہے....

سلمان شاہ دائیں طرف کھڑے چاچا کے بغلگیر ہو گیا...

کیسے ہیں آپ....؟؟ چاچا سائیں سے ملتے ہوئے کہا..

میں ٹھیک ہوں بیٹا بس تم اپنے باپ کے کیئے دعا کرو...چاچا سائیں نے کہا...

داداسائیں آپ میری بات تو سنیں..... سلمان شاہ نے ابیہا کے ساتھ کھڑے دادا سائیں کو مخاطب کیا...

پر وہ اسکی بات سنے سے ہی پہلے وہاں سے چلے گئے...

ابیہا پھر اپنے چھوٹے ماموں سائیں سے ملی..

وہ بھی اس سے بہت سفقت سے ملے....

ابیہا ان مردوں کے رویے پر حیران ہو رہی تھی....

جن مردوں نے اس سے کبھی کوئی بات تک نہ کی تھی محبت سے کبھی پیش تک نہ آئے تھے...

اس سلمان شاہ کے حوالہ لگنے سے وہ اسقدر عزت کے قابل ہو گئی تھی....

کیا واقعی عورت کی زندگی میں مرد کی اتنی اہمیت ہے...ابیہا سوچ کے رہ گئی تھی...

چلو...اندر پھر وہ دونوں باباسائیں کے کمرے کی طرف چل دیئے.... حویلی میں انہیں بظاہر کوئی تبدیلی نظر نہیں آئی تھی...

کمرے میں داخل ہوتے ہی سلمان شاہ کی نظر بیڈ پر نیم بے ہوش پڑے اپنے باباسائیں

پر گئی وہ تڑپ کر ان کے سرہانے جا پہنچا....

جب کے باقی سب بھی کمرے میں تھے....مامی سائیں اور عائشہ بھی ایہا سے بہت محبت سے ملی تھی وہ ایہا کو دیکھ کر حیران ہو رہی تھی....وہ پہلے کی بانسبت کافی صحتمند ہو گئی تھی....جو بات اس چیز جی طرف اشارہ تھی سلمان شاہ نے ایہا کو بہت خوش رکھا ہوا ہے..ایہا بھی ماما سائیں کو دیکھ کر پریشان ہوئی تھی..

وہ بہت زیادہ نڈھال لگ رہے تھے....

بابا سائیں....اٹھیں میں آیا ہوں.....سلمان شاہ نے اپنے بابا سائیں کے پاس بیٹھتے انکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر پکارا.....

سلمان.....وہ نیم بے ہوشی کی حالت میں بھی اپنے بیٹے کا لمس پہچان گئے تھے....آخر باپ جو تھے...

جی جی....بابا سائیں میں ہی ہوں....یہ کیا حالت بنالی ہے آپنے اپنی اٹھیں مجھے گلے لگنا ہے آپکے....

آپ ٹھیک ہو جائیں گے....میں آپکو اپنے ساتھ لے کر جاؤں وہاں آپکا مکمل علاج ہو گا

آپ بلکل ٹھیک ہو جائیں گے....

سلمان شاہ نے اپنے باباسائیں کو بہت محبت سے کہا..

اب وقت گزر گیا ہے... میرے بچے.....انہوں نے اپنی آنکھیں کھولنے کی کوشش کی جس پر وہ کامیاب بھی ہوئے...اٹک اٹک یہ الفاظ ادا کئے...

نہیں باباسائیں ایسامت کہیں... سلمان نے تڑپ کر کہا...

کمرے میں کھڑے ہر نفوس کی آنکھیں اشک بار تھیں

.یہاں میرے قریب آؤ میری جان....ابیہا کہاں ہے اسے ساتھ نہیں لائے....انہوں نے سلمان کے ہاتھ کو تھام کر خود کے قریب کرنا چاہا...

ابیہا بھی آئی ہے باباسائیں.....سلمان کی بات سن کر ابیہا بھی فوراً انکے پاس آئی تھی...

ماماسائیں آپ ٹھیک ہو جائیں گے آپ بلکل فکر مت کریں....

ابیہا نے بھی انہیں تصلی کے بول بو کے تھے....

میری بچی یہاں میرے پاس آؤ......ابیہا کو کہا..

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی اسنے اپنا ہاتھ انکے کانپتے ہاتھ میں دیا....

مجھ سے وعدہ کرو.... میرے بیٹے کا بہت خیال رکھنا..... مجھے یقین ہے تم ایسا ہی کرو گی.... اسکا تمہارے علاوہ کوئی نہیں ہے اس دنیا میں........ تم ہی اسکی سب کچھ ورنہ جو ظلم میرے بیٹے کے یہاں ہوا ہے..... اسکے بعد یہ اسکے اپنے نہیں رہے.... انکی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے تھے..... ساتھ وہ ابیہا کے ہاتھ کو تھامے اسے سمجھا رہے تھے.....

باباسائیں آپ ایسے کیوں کہہ رہے ہیں آپ بھی ہیں میرے....

سلمان نے انہیں ٹوکا....

باباسائیں کیا ہوا باباسائیں.... باباسائیں..... سلمان کے دیکھتے ہی دیکھتے انکی سانسیں اکھڑنے لگی تھی....

وہ ہواس باختہ ہوا تھا انکی حالت دیکھ کر.....

ڈاکٹر بلائیں چاچاسائیں جلدی....

انہوں نے اپنی زبان سے کلمہ ادا کیا اور وہ سلمان شاہ کے ہاتھوں میں ہی اس فانی دنیا

سے کوچ کر گئے....

شاید انکی موت کو بھی انکے بیٹے کا انتظار تھا.....

باباسائیں ــــــــــــس... سلمان شاہ کے حلق سے ایک چیخ بر آمد ہوئ.... جس سے سب کا دل دہل گیا تھا....

ہر کوئی آنسو بہانے میں مگن تھا....ابیہا سلمان کو اتنا بے بس پہلی بار دیکھ رہی تھی....کیونکہ

جیسے ماں باپ کو اولاد پیاری ہوتی ہے....ویسے ہی اولاد کو بھی ماں باپ بہت پیارے ہوتے ہیں...

##

####

ابیہا آج تم لوگ چلے جاؤگے....عاہشہ ابیہا کے پاس بیٹھی اس سے کہہ رہی تھی...

جی بھابھی سائیں جانا توپڑے آخر یہی جو طے ہوا تھا...

آج سلمان کے باباسائیں کا سوئم تھا...

پوری حویلی تعزیت کرنے والوں سے بھری ہوئی تھی...

ایہا کی طبیعت خراب ہو رہی تھی جس کی وجہ سے وہ کمرے میں آئی تھی اسی کمرے میں جہاں اسنے اپنی بیوگی کا ایک ساک گزارہ تھا......

داداسائیں نے سلمان اور ایہا کو بس سوئم تک رکنے کی اجازت دی تھی.....

پیر بخش شاہ خود بھی کافی نڈھال تھے اپنے بیٹے کی موت کو کے کر.....ان سے پہلے انکا بیٹا چلا گیا تھا..

ہاں یہ تو ہے ایہا.....ہر کتنا اچھا ہوتا نہ سب یہاں رہتے تم بھی سلمان بھا بھی.....عائشہ نے گمان میں سوچی بات کہی......

بھابھی آپ تو جانتی ہیں ایسا ممکن نہیں.....ایہا نے افسردگی سے کہا....

اچھا یہ بتاؤ..... سلمان بھا تمہارے اچھے تو ہیں نہ.....عائشہ نے بات کو بدلنے کی خاطر کہا....حالانکہ ایہا کو دیکھ کر کوئی بھی کہہ سکتا تھا وہ بہت خوش ہے....

وہ بہت خیال رکھتے ہیں میرا......ایہا نے روانی میں کہا...

پر.....

پر کیا ابیہا....عائشہ نے اسکے پر کہنے پر جلدی سے پوچھا...

پر بھا بھی انکی اتنی محبت اور خیاک رکھنے کے باوجود

میں انکے لئے اپنے دک کو صاف نہیں کر پاتی....مجھے انکا اپنی ذات پر الزام لگانا آج بھی نہیں بھولتا....لوگوں کی نظر میں اپنے چھبن نظر آتی ہے.....

کیا بکواس کر رہی ہو.....ابیہا....عائشہ نے غصے سے کہا....

سلمان بھانے کبھی ایسا کچھ نہیں کہا....انہوں نے تو تمہاری عزت پر بات آنے پر.....ماں سائیں سے بھی جھگڑا تک کیا تھا...

سب کے سامنے تمہیں معتبر کیا.....اور تم ایسا سوچ رہی ہو....عائشہ نے اسکو پوری روادار سناڈالی...

جس کو ابیہا سنتے ہی شرم سے ڈوب گئی....وہ آج تک سلمان کو غلط سمجھ رہی تھی...اسکی محبت چاہت کو ڈرامہ سمجھتی تھی....

پر آج وہ اپنے آپکو...بہت بے بس محسوس کر رہی تھی سلمان شاہ کے لئے دل میں چھپی محبت عود کر آ گئی تھی....

عائشہ جاچکی تھی...پر وہ رونے میں مشغول تھی....وہ تین دن سے یہاں

تھے....پہلے دن کے علاوہ اسنے سلمان شاہ کو نہیں دیکھا تھا.....وہ مردان خانے

مصروف رہاتھا....سلمان شاہ مظبوط مرد تھاوہ اپنے آپکو سنبھال چکاہوگا وہ جانتی

تھی....ابیہا کو خود پر بہت غصہ آرہا تھا....

#########################:####################

#

شام میں وہ دونوں حویلی سے نکلے تھے کسی کو بھی اجازت نہیں دی گئی تھی ان سے ملنے

کی.....وہ راستہ بھر پریشان نظر آرہا تھا ابیہا کن آکھیوں سے سلمان کو دیکھ رہی

تھی......

سلمان شاہ کی حالت سے اندازہ ہو رہا تھا.......وہ تھکا ہوا ہے....

جیسے ہی وہ گھر میں داخل ہوئے سلمان شاہ شاور کینے چل دیا شاید تھکان اتارنے کا یہ

بھی ایک بہانہ تھا....

ورنہ یہ تھکان تو رشتوں کے ٹوٹنے کی تھکان تھی جسی

وہ چاہ کر بھی فراموش نہیں کر سکتا تھا....

ابیہا نے دیکھ پورا گھر صاف ستھرا پڑا وہ بھی آرام کی غرض سے بیڈ پر آ کر کیٹ کب اسکی آنکھ لگی اسے پتہ نہیں چلا...

سلمان شاہ شاور کے کر نکلا تو ابیہا سو چکی تھی... وہ راکنگ چیئر پر جا کر بیٹھ گیا..... مسلسل پچھلے تین روز سے وہ سویا نہیں تھا....

.

اب بھی نیند اسکی آنکھوں سے روٹھی ہوئی لگ رہی تھی....

اعصاب تھکن سے چور تھے..... یہ تھکن اپنوں کی طرف سے ملنے والی اذیت کی تھی.....

حویلی میں عباد شاہ کے رویے کو سوچ سوچ کر وہ پریشان ہو رہا تھا.....

دادا سائیں سے اسے کوئی گلہ نہیں تھا.... کیونکہ وہ کہیں نہ کہیں درست تھے.......

سلمان شاہ نے انکے خلاف جا کر جو یہ سب کیا تھا.....

پر وہاں عباد شاہ کا رویہ انتہائی برا تھا ان تین دن میں سلمان کے ساتھ وہ کوئی موقعہ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جانے نہیں دے رہا تھا....

جس پر سلمان کو طنز کا نشانہ نہ بناتا.....وہ سلمان شاہ جو اس حویلی کا بیٹا ماننے سے انکاری نظر آ رہا تھا....

لوگوں کے سوالوں پر وہ کہتا اسے کیا پتہ اپنے بابا سائیں کا یہ تو بڑے شہر میں عیش کر رہا ہے.....

جن باتوں کو سلمان شاہ طرف حالات کی وجہ سے خاموش رہا تھا.....

سوچوں کے گرداب میں ہی سلمان شاہ کی آنکھ بھی لگ گئی تھی....

##:#:::######################################
######

وقت گزر رہا تھا......پتہ نہیں چلا وقت پر لگا کر اڑا وہ بھی آ گیا تھا جب سلمان کو باپ بننے کی خوشی نصیب ہوئی...

وہ اسوقت اسپتال میں موجود تھا.....جہاں ابھی ابھی

ایک کمبل میں لپٹے دو بچوں کو اسکی گود میں دے کر گئی تھی...

اللہ نے اسے دو بیٹوں سے نوازہ تھا......

وہ بہت خوش تھا....اسکی خوشی کی انتہا نہیں رہی تھی..

وہ اب جلدی سے ابیہا سے ملنا چاہتا تھا.....

وہ بچے رو رہے تھے....دونوں ہی ایک ساتھ...سلمان شاہ انکو لے کر ہڑ گیا تھا.....

میں کیسے چپ کرواؤں انہیں.....اتنے ملازمہ گھر سے آئی سلمسن نے ایک بچہ اسکے حوالے کیا....

وہ ابیہا سے ملا.....ابیہا بھی بہت خوش تھی..

اللہ پاک کی طرف سے عطا کر دی اس دوہری نعمت پر.....

وہی ابیہا نے سلمان شاہ سے وعدہ لیا

آپ وعدہ کریں آپ اپنی کوئی نماز قضا نہیں کریں گے آج بعد

....جس پر سلمان شاہ نے خوشدکی سے حامی بھری تھی...

وہ گھر آچکے تھے....

سلمان شاہ نے اپنے بیٹوں کے نام خود تجویز کئے تھے....

حمین شاہ...

اور

حنین شاہ

دونوں ہی بہت خوبصورت تھے اور کافی حد ایک ہی جیسے نقش تھے انکے....دونوں

بیٹے اپنے بابا کی کاپی تھے...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سلمان شاہ ابیہا کے ساتھ کئے وعدے پر کافی حد تک عمل کر رہا تھا....

ہر حرام کام تو وہ ابیہا سے شادی کے بعد ہی ترک کر چکا تھا....

اب نماز بھی پابندی سے ادا کر رہا تھا.....

جس پر ابیہا اپنے پروردگار کی بہت شکر گزار تھی....

ابیہا کو بچوں کو سنبھالنے میں کافی مشکل پیش آتی تھی پر ملازمہ بھی ساتھ دیتی تھی تھوڑا

بہت.

..

سلمان شاہ کا کہنا تھا بچوں کو بلکل بھی مکمل تور پر ملازمہ کے سر پر چھوڑنے کی ضرورت نہیں ہے.....

یہ ہمارے بچے ہیں ہم خود انہیں سنبھالے گے تو یہ ہماری زیادہ عزت و فکر کریں گے اور ہم سے محبت کریں گے.....

وہ سلمان کی بات سے مطمئن تھی.....

سلمان شاہ جب آفس سے آتا تو وہ خود اپنے بچوں کو سنبھالتا تھا..بے شک وہ جتنا بھی تھکا ہوا ہوتا وہ اپنے بچوں کو مکمل وقت دیتا تھا.....

........ایہا حیران ہوتی تھی....یہ وہ سلمان شاہ ہے جو پانی گلاس تک خود پیتا تھا.....

اب اپنے بچوں کے ڈائیپرز تک چینج کرتا ہے.....شاید اپنی اولاد انسان کو اتنی پیاری ہوتی ہے.....

کیا ہوا ایہا آج پہلی دفع دیکھ رہی ہو مجھے....؟؟ سلمان نے اپنی طرف دیکھتی ایہا کو کہا..

ابیہا بہت غور سے سلمان کو دیکھ رہی تھی.... جس پر وہ ہڑ بڑا گئی....

ارے دیکھ سکتی ہو.... تم نہیں دیکھوں گی تو کون دیکھے گا.....

آخر کو اکلوتی بیوی ہو..... سلمان نے بات کو مزاح کا رنگ دے دیا تھا......

جس پر ابیہا شرمندہ سی ہو کر کمرے سے نکل گئی...

وہ گارڈن میں چیئر پر بیٹھا.... چہرے کو آسمان کی طرف کئے آنکھیں بند کئے ہوا تھا.......

وہ دبے قدموں چلتی ہوئی اسکے پیچھے آئی تھی....

اسنے اچانک سلمان کے کاندھے پر اپنا نرم و ملائم ہاتھ رکھا تھا........

ابیہا....

.اسنے اسکے ہاتھ کو تھامہ تھا....پر آنکھیں ہنوز بند تھی....

یہ اپنا لمس خود سے پہلی بار ابیہا نے سلمان کو بخشا تھا.....پر ایک لمحے میں پہچان گیا تھا.........

وہ حیران ہوئی تھی.....آپکو کیسے پتہ چلا....؟؟

ابیہا نے سوال کیا...ہاتھ ابھی تک سلمان کے کاندھے پر اسکی ہتھیلی کے نیچے رکھا تھا.....

ان نرم و ملائم ہاتھوں کا لمس اس دنیا میں واحد سلمان شاہ کا ہے....تو میں کیسے نہیں پہچانوں گا......اب وہ ابیہا کا ہاتھ پکڑے اسے آگے کی طرف کھینچ رہا تھا.....

اپنے سامنے رکھی چیئر پر........اسکو کاندھوں سے تھامے کر بیٹھایا تھا.......

ابیہا نے بغور سلمان کی آنکھوں میں دیکھا تھا......

اب وہ ابیہا کے دونوں. نازک ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لئے سہلا رہا تھا......

آپ کیا سوچ رہے تھے.....؟؟ابیہا نے سلمان کو دیکھ کر پوچھا.....جو ہنوز ابیہا کو دیکھ رہا تھا......

یہی سوچ رہا تھا......میری بیوی میں کوئی خاص تبدیلی رونما ہوئی ہے.....پر مجھے سمجھ نہیں آرہا وہ کیسے.....؟؟

سلمان نے رسان سے کہا....

آپکو پتہ ہے.....مجھے آج سے ڈیرھ سال پہلے

آپ سے بہت نفرت محسوس ہوئی تھی.....ابیہا نے بنا لگی لپٹی بات کئے صاف الفاظ میں کہا...یہ جرأت بھی سلمان کی عطا کردی تھی....

ہاں جانتا ہوں.....سلمان نے فوراً جواب دیا.....

جس پر ابیہا اسے دیکھنے لگی....

کب....؟؟ابیہا نے کھوجنا چاہا....

جب میں نے دادا سائیں کو کہا تھا.....میں ابیہا سے شادی کرنا چاہتا ہوں......سلمان بنا کچھ کہے اسے اسکے سوال کا جواب دینے لگا

ہاں پر میں غلط تھی....مجھے اب اپنی اس نادانی پر بہت افسوس ہوتا ہے....میں نے آپکو غلط سمجھا تھا.....ابیہا کی آنکھیں نمکین پانیوں سے لبریز ہوئی تھی......

وہ کیوں.....؟؟؟سلمان نے ابیہا کو جانتی نگاہوں سے دیکھ سے پوچھا.....

کیونکہ میں سراسر غلط تھی....ہیں مجھے لگا تھا.....آپ مجھ پر غلط نگاہ رکھتے ہیں.....ابیہا سلمان کی طرف دیکھا

آپ نے مجھے حویلی والوں کی نظر میں بدنام کر دیا ہے.......

پر آپنے تو مجھے......

......ابیہا کی ہچکی بندھی تھی.....اب وہ باقاعدہ رونے میں مصروف تھی....

میں نے کیا ابیہا......؟؟ سلمان اسکے آنسوں اپنی انگلیوں کی پوروں پر چن رہا تھا.......ساتھ اس سے پوچھ بھی رہا تھا.....

وہ یک طرفہ محبت لٹا لٹا کر اب اپنی محبت کا صلہ چاہتا تھا.......

آپ نے تو مجھے حویلی کیا.....ساری دنیا والوں کے سامنے معتبر کیا ہے......پر میں نادن تھی...ابیہا نے ٹھہر ٹھہر کے الفاظ اپنے حلق سے نکالے.....

جس پر سلمان کے چہرے پر ہلکی مسکان نے احاطہ کیا......

میں تو بیوہ........بن کے رہ گئی تھی.....

آپ نے مجھے بیوہ......سے.....بیوی بنا دیا...... .

ابیہا نے رونے کے درمیان کا کہا....وہ اب بھی ساتھ رونے کا شغل جاری رکھے ہوئے تھی.....

مجھے دنیاوالوں نے منحوس قرار دے دیا تھا.....

آپ پرنے مجھے دنیا کی سب سے خوش قسمت عورت بنادیا.....

میں نے کبھی نہیں سوچا تھا.... میرا اپنا گھر ہو گا...

میری اپنی فیملی ہو گی میرے اپنے بچے ہونگے...

آپ نے مجھے مکمل کر دیا.... آپنے مجھے ان ظالم حویلی والوں کے ظالم رسم ورواج سے نجات دلادی...........

مجھے.....یہ خوبصورت جنت دے دی.....اس نے ایک نظر اپنے پورے گھر پر دوڑائی......جہاں اسکا گھر کم محل زیادہ روشن تھا...

ابیہا کہتے ساتھ ہی سلمان کے ہاتھوں کو اپنوں منہ پر رکھے......پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی.....

سلمان شاہ نے بہت احتیاط سے اپنے کاندھوں پر لگا یا تھا....

اب وہ اسکی کمر سہلا رہا تھا.....

اسنے ابیہا کو چپ نہیں کروایا تھا

.....

سلمان شاہ چاہتا تھا.....ابیہا جتنا شچاہتی ہے آج رو کے پھر وہ کبھی اسے رونے نہیں دے گا....

ابیہا......تم میری پہلی محبت ہو.....جب ابیہا کے آنسو کچھ تھمے تو سلمان شاہ نے الفاظ ادا کیئے....

جس ہر ابیہا فوراً اس سے دور ہوئی اور اسے ہونقوں کی طرح دیکھنے لگی....

ہاں یہ سچ ہے ابیہا سلمان شاہ......اپنی طرف غور سے دیکھتی ابیہا کو دیکھ کر سلمان نے اثبات میں سر ہلایا..

جب سے میں نے ہوش کی دنیا میں قدم رکھا تھا....تو تمہیں اپنے ساتھ سوچا تھا......

ابیہا اب بھی اپنا چہرہ اوپر کیئے اپنی آنسوؤں سے لبریز آنکھوں سے سلمان شاہ کو سوالیہ انداز میں دیکھ رہی تھی...

میں نے دیکھا نہیں کوئی موسم

میں نے چاہا تمھیں لمحہ لمحہ

پھر تمہارا رشتہ طہ کر دیا گیا تھا.....میں چاہتا تو اسوقت بھی تمہیں حاصل کر سکتا....تھا.....

اب اس نے گہرا سانس لیا......ایہا اب بھی بغور اسے دیکھ رہی تھی......

پر......مقابل میرا بہت عزیز میرا بھائی.....میرا سب سے اچھا دوست تھا......میں چاہ کر بھی کچھ نہیں کر پایا....

پر پھر قسمت نے جو کھیل کھیلا میں اس پر بہت حیرت زدہ تھا......پر باخدا میں نے کبھی نہیں یہ سب سوچا تھا....

دلاورے کا دکھ مجھے آج بھی اتنا ہی ہے جتنا پہلے دن تھا...

میں آج بھی اس کے لئے سچے دل سے مغفرت کی دعا کرتا ہوں....

اسکے جانے کا دکھ آج بھی سب دکھوں پر حاوی ہے.....

جانے انجانے میں میں نے تمہیں بھی بہت دکھ دیئے ہیں ایہا میں جانتا ہوں.......پر میں نے تمہارے لئے کبھی بھی غلط نہیں سوچا تھا......ایہا اب بھی اسکی باتوں میں کھوئی ہوئی تھی....

میں نے تم سے محبت کی تھی......ایسی محبت جو آہستہ آہستہ مجھے عشق کے قریب کے گئی اور مجھے تم سے عشق ہو گیا......ایھا اس اظہار پر معتبر ہو گئی.....وہ ایک دم زمین سے آسمان کی طرف اٹھی تھی....جہاں پورا آسمان اسے اپنا محسوس ہوا تھا....

ایھا سلمان شاہ کے سحر میں جکڑی ہوئی تھی.....شادی کے بعد آج سلمان شاہ نے اس قدر طویل باتیں ایھا سے کی تھیں......

ہمارے پاس گناہوں کی پوٹلی ہوتی ہے وہ پھر بھی ہمیں معاف کر دیتا ہے کیونکہ وہ تو ہمارا خالق ہے جو ہم سے ستر ماؤں سے زیادہ محبت کرتا ہے جیسے ماں اپنے بچے کو معاف کر دیتی ہے اسکی لاکھ غلطیوں پر........

سلمان نے اپنا سانس کھینچا..

میں چاہتا ہوں تم بھی مجھے سچے دل سے معاف کر دو....

ایک دم ایھا کی آنکھیں چھلک پڑیں.......

آپ کو یہ سب باتیں کرنے کی ضرورت نہیں ہے ایھا نے روبرو ہو کر کہا.......

میرے دل میں فقط آپکے لئے بدگمانی تھی....

اب بدگمانی کے بادل بھی چھٹ گئے ہیں....اس نے سچ دل سے تسلیم کیا......

اسکا مطلب ہے محبت جنم لے چکی ہے..... سلمان نے اسکی آنکھوں میں دیکھ کر کہا.... جس پر ابیہا اپنی نظریں پر مجبور ہو گئی......

ابیہا کیا بتاتی سلمان شاہ کو یہ ابیہا کا دل تو کچی عمر سے تمہاری طرف راغب تھا.... جس پر روایتوں کے پہرے تھے.....

چلو اندر چلیں..... خنکی بڑھ رہی ہے.....اور میرے شیر بھی بھوکے ہونگے اب تک..... سلمان خود اٹھا ساتھ ابیہا کو اٹھایا....اور اپنے ساتھ اندر کی طرف لے جانے لگا..

..

"بے شک ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے"

ابیہا کو اس آیت کا مفہوم اب سمجھ آیا تھا....

دادا سائیں.....ان پیپرز پر دستخط کریں جلدی.....

پیر بخش شاہ جو اپنے کمرے میں بیٹھے اپنے اپنوں یاد کرنے میں مگن تھے.... عباد شاہ کی اچانک آمد پر ہڑ بڑاہ کر اسے دیکھنے لگے.....

جب سے پیر بخش کا بیٹا ان سے بچھڑہ تھا....

وہ اسکے دن کے بعد سے..... حویلی سے کیا... اپنے کمرے سے نکلنا تک انہوں نے چھوڑ دیا تھا.....

اور انکی طبیعت کافی ناساز رہنے لگی تھی....

جس کا علم حویلی میں سب لوگوں کو تھا....

اسلئے کوئی فورس نہیں کرتا تھا....

کیا ہے عباد شاہ.....؟؟... انہوں نے عباد شاہ کی طرف نگاہیں پھیر کر پوچھا....

یہ حویلی کے کاغذات ہیں.... و باد شاہ نے رسان سے جواب دیا....

کیا مطلب ہے تمہارا عباد شاہ.... اب کی بار پیر بخش شاہ نے عجیب نظروں سے گھور کر پوچھا.....

مطلب کو چھوڑیں آپیپ دادا سائیں.... اسنے آپ پر زور دے کر کہا....

کیا لکھا ہے ان میں....؟؟ پیر بخش شاہ نے تیوری چڑھا کر عبثد شاہ سے پوچھا....

ان میں لکھا ہے کہ آپ اپنی تمام جائیدا میرے یعنی عباد شاہ کے نام کر رہے ہیں.....عباد شاہ نے شیطانی مسکراہٹ سجا کر کہا....

پیر بخش شاہ....اس کے الفاظ پر حیرت زدہ ہو کر....دیکھا...

وہ کافی وقت سے عباد شاہ کی آنکھوں میں لالچ کی پٹی دیکھ چکے تھے.....

عباد شاہ تم نے ایسا سوچ بھی کیسے لیا ہم یہ جائیداد تمہارے نام کریں گے.....؟؟ پیر بخش شاہ نے اپنے پوتے کو دیکھ کر کہا....

دادا سائیں آپکو یہ کرنا ہوگا کیونکہ آپ کی زندگی کا کیا بھروسہ آج ہیں اور کل نہ ہوں......آخر کو میں ہی تو حویلی کا تنہا وارث ہوں....جو اس میں اتنا سوچنے کی کیا بات ہے کہ آپ آج ہی یہ جائیداد میرے نام کر کے خود پر سکون ہو کر اپنی زندگی کے بچے کچے دن آرام و تحمل سے گزارے....عباد شاہ نے چہرے پر خباثت سجا کر اپنے دادا سائیں کو بتانے لگا.....

پیر بخش شاہ اپنے پوتے کی باتوں پر اسے حق ودق دیکھنے لگے......اور سوچ میں پڑھ

گئیے....

یہ سب تو وہی ہو رہا تھا.... جو انہوں نے اپنے بابا سائیں اور اپنے بھائیوں کے ساتھ کیا تھا.... آج وہی سب انکی طرف لوٹایا جا رہا تھا.... شاید اسی کا نام "مکافات عمل ہے".

آج انکا اپنا پوتا انکے مرنے کے دن گن گن کر گزار رہا تھا.... دوسری طف انہیں سلمان شاہ کی اپنی ذات سے منسوب محبت بھرے دن آنکھوں کے سامنے چلتے ہوئے نظر آنے لگے.....

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.

کس سوچ میں پڑ گئے ہیں آپ دادا سائیں..... عباد شاہ نے دادا سائیں کے سامنے چٹکی بجا کر انہیں ماضی اور حال کی سوچ سے نکال کر باہر پٹخا.....

ایسا ممکن نہیں عباد شاہ......... پیر بخش شاہ نے اپنے پوتے کو دو ٹوک جواب دیا....

ایسا کیوں ممکن نہیں ہے.... دادا سائیں...؟؟

ایسا کیوں ممکن نہیں ہے دادا سائیں...

عباد شاہ نے غصے سے دادا سائیں کی طرف دیکھا.......

کیوں کہ اس جائیداد کے تم تنہا وارث نہیں ہو....اس جائیداد میں سلمان شاہ بھی برابر کا شریک ہے...پیر بخش شاہ نے دوبدو پوتے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا....

کیا بکواس کر رہے ہیں آپ دادا سائیں.....عباد شاہ نے تمام تر لحاظ کو بالائے طاق رکھ کر غرا کر کہا.....

اپنی زبان کو لگام دو عباد شاہ تم بھول رہے ہو میں تمہارا دادا ہوں تم ہمارے دادا نہیں ہو......پیر بخش جہاں عباد شاہ کے لہجے پر حیران ہوئے تھے وہی اپنا پرانا جلال عباد شاہ کو یاد کروانا چاہا......

تو آپ بھی دادا سائیں کچھ ہوش کے ناخن لیں....آپ شاید بھول گئے ہیں....آپ نے خود سلمان شاہ کو اس حویلی سے عاق کر کے نکالا تھا.....عباد شاہ نے جیسے اپنے تہیہ یاد دلایا....

وہ سب ہم نے غصے میں کہا تھا....سچ تو یہی ہے اس حویلی پر جتنا حق تمہارا ہے اتنا

سلمان شاہ کا بھی ہے وہ ہمارا پوتا ہے اور کوئی اس حقیقت کو جھٹلا نہیں سکتا...

پیر بخش شاہ نے عباد شاہ کو جتا کر کہا....

یہ غلط کر رہے ہیں آپ دادا سائیں....وہ آپ کو اور اس حویلی کو لات مار کر ایک فضول سی لڑکی کے لئے گیا تھا......اس نے دادا سائیں کو آئینہ دکھایا....

اپنی یہ زبان بند رکھو....اور ابھی کمرے سے نکل جاؤ عباد شاہ....یہ نہ ہو اس حویلی کی جائیداد میں سے تمہیں ایک پھوٹی کوڑی بھی نہ ملے.....انہوں نے جان چھڑانے والے انداز میں اسکو گھوری سے نوازتے ہوئے کہا....

ابھی تو جا رہا ہوں دادا سائیں....تاکہ آپ اچھی طرح سوچ لو...چوبیس گھنٹے کا وقت ہے آپکے کے پاس.....

ورنہ یہ نہ ہو....پرسوں صبح کا سورج دیکھنا بھی آپکو نصیب نہ ہو.....اس نے دادا سائیں دھمکانے کے انداز میں کہا....

عباد شاہ تم مجھے دھمکی دے رہے ہو مجھے یعنی پیر بخش شاہ کو.......پیر بخش شاہ اپنے خون کو سفید ہوتا دیکھ کر صدمے میں گھرے ہوئے تھے....

کل ملتے ہیں داداسائیں

...شب بخیر

وہ جاچکا تھااور پیر بخش شاہ کے لئے نئ سوچ کی راہ ہموار کر گیا تھا......پیر بخش شاہ

جنہیں لگتا تھا وہ ساری زندگی لوگوں پر حکومت کرتے رہے گے....

انہیں آج معلوم ہوا تھا کے یہ دنیااور اسکا نظام تو صرف اللہ رب العزت چلاتا ہے انسان

تو فانی ہے.....سب کچھ اس پروردگار کا ہے جو یہ عام انسان بھلا بیٹھتا ہے اور خود کو

بہت کچھ ماننے لگتا ہے....پھر اللہ ٹھوکر لگا کے دکھاتا ہے تو پتہ چلتا ہے.....وہ تو کچھ

نہیں ہے....وہ تو خود سے ایک پتہ نہیں ہلا سکتا.....یہ دنیا و جہاں تو اسی کا ہے جو پوری

کائنات کا مالک ہے.....

آج انہیں مکافات عمل مل رہا تھا....انہوں نے جو جو ظلم غریب و نادار لوگوں پر اپنے

گھر کی عورتوں پر کئے تھے.....وہ آہستہ آہستہ آنکھوں کے سامنے آنے لگے تھے....

اور انکی آنکھوں سے اشک رواں ہو گئے.....

یااللہ معافی......وہ اللہ کے حضور وہی بیڈ پر بیٹھے بیٹھے سجدہ ریز ہو گئے تھے....

میں اپنے پوتے کو اسکے حق سے محروم نہیں کر سکتا اس میں سلمان شاہ کا بھی اتنا ہی حصہ ہے.... میں اپنے پوتے کو یہاں بلا لوں گا.... ہمیشہ کے لئے وہ اب میری آنکھوں کے سامنے رہے گا وہ اس حساس کو سوچ کر ہی بہت خوش ہو گئے تھے...... پر وہ نہیں جانتے تھے آگے کیا ہونے والا ہے..... کیا عباد شاہ خاموش بیٹھنے والوں میں تھا.......؟؟

************************#################

####

ایہا.... سلمان آفس سے ابھی ہی آیا تھا..

رات کے نو بج رہے تھے..... ایہا بیڈ پر بیٹھی تھی... دونوں بچوں کو سلا کر ابھی فری ہوئی تھی......

جی.... ایہا نے مودبانہ انداز انداز میں کہا....

میں کیا سوچ رہا ہوں کیوں نہ ہم مری چلیں.... سلمان شاہ ایہا کے پاس بیٹھتا ہوا بولا.....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا....آپ ٹھیک تو ہیں....ابھی تو بچے بہت چھوٹے ہیں...

صرف آٹھ ماہ کے ہیں....اور ہم انہیں لے کر مری جائے گے کبھی نہیں

ایہا روانی سے بولنے لگی.....

چپپپ ایہا.....میری بات تو مکمل سن لو....سلمان نے اسکے ہونٹوں پر انگلی رکھ کے

چپ رہنے کو کہا...

میں اور تم جائے گے بچے نہیں.....جس پر ایہا نے سلمان کو آنکھیں گھوما کر

دیکھا.......

اور اپنے ہونٹوں سے سلمان کی انگلی ہٹائی....

کبھی نہیں......

حد ہے....آپ ایسا سوچ بھی کیسے سکتے ہیں میں اپنے بچوں کو چھوڑ کر کہیں جاؤں

گی......

ہاہاہا ڈارلنگ تمہیں کیا لگتا ہے میں ایسا کر سکتا ہوں....اسنے آنکھوں کو تقریباً گھوما کر

ایہا سے کہا.....

اچھا جی تو مجھ سے مذاق کیا جا رہا تھا......

ایہا نے مصنوعی خفی چہرے پر طاری کر کے ایک گھوری سے سلمان کو نوازہ.....

اچھا جی اب اپنے یہ منہ کے زاویے درست کر واور پیکنگ شروع کر دو ہمیں کل صبح نکلنا ہے....

جس پر ایہا سر تھام کر رہ گئی کے آخر وہ اتنا سب کام کیسے سنبھال پائے گی....

پر سلمان نے اسکی ہر چیز میں مدد کی جس کی بنا پر وہ صبح سات بجے مری کے لئے روانہ ہوئے بچے بہت خوش ہو رہے تھے....خوشی انکے چہرے جھلک رہی تھی.....

مری مال روڈ اور وہ ہر خاص جگہ گئے اور بہت انجوائے کیا ان سب نے تین دن گزار کر وہ آج واپس جا رہے تھے...

جس پر خاص الخاص بچوں کے چہرے اترے ہوئے تھے....حالانکہ وہ اتنے چھوٹے تھے پھر بھی اپنے چیروں کے زاویوں سے اپنی ناپسندیدگی ظاہر کر رہے تھے.....

زندگی بہت پرسکون گزر رہی تھی....وقت پر لگا کر اڑنے کو تھا....ہر چیز خوبصورت ہو رہی تھی....بچے بڑے ہو رہے تھے....اب وہ دونوں اسکول جانے لگ گئے

تھے....ایہازیادہ ترفری رہنے لگی تھی.... جس کو دیکھتے ہوئے ایہا کو سلمان نے یونیورسٹی میں ایہا کا ایڈمیشن کروادیا تھا حالانکہ کے ایہا نے بہت اصرار کیا تھا....وہ اب آگے نہیں پڑھنا چاہتی پر وہ سلمان ہی کیا جو کسی کی مان جائے.....

ایہا نے ہار مانتے ہوئے یونیورسٹی جانا شروع کردیا تھا... وہی اسنے بہت اچھی دوستیں بھی بنالی تھی....وہ ایم اے سوشیالوجی کررہی تھی......وہ بہت ایمانداری اور باشعور طریقے سے اپنا گھر بچے اور اپنی پڑھائی کو لے کر چل رہی تھی....آئے دن کسی نہ کسی پروجیکٹ کی وجہ سے سوشل سیمینار میں جانا پڑتا اور طرح طرح کے لوگوں سے اسکا سامنا ہوتا وہی بہت لوگوں کی کہانی سننے کو ملتی اور وہ کافی دکھی ہوجاتی....ہر حرف حرف سلمان کو سناتی آج اسکے سارھ یہ ہوا آج اسنے یہ کیا. جس پر سلمان کم ہہ غور کرتا وہ بس ایہا کی ہاں میں ہاں ملاتا.... سلمان کے اعتماد نے ایہا کو کافی پر اعتماد بنادیا تھا...

حویلی والوں سے انکا باباسائیں کے مرنے کے بعد کبھی رابطہ نہیں ہوا تھا....سلمان نے اگرچہ داداسائیں کے لئے پھر سے عباد شاہ کے ساتھ رابطہ کرنا چاہا تھا....پر عباد شاہ نے سلمان کو لال جھنڈی دکھادی تھی....جو صاف بتانا تھا اب ہم سے کوئی واسطہ نہیں تمہارا.....ایہا اور سلمان اکثر حویلی والوں کے لئے اداس ہوجاتے تھے....پر

انکی اداسی پر انکے حمین اور حنین.....اپنی شرارتوں سے اپنی جانب متوجہ کر دیتے اور وہ اداسی کہیں دور حائل ہو جاتی......وقت تیز رفتاری سے گزر رہا تھا....انکا یہ خوشحال گھرانہ اور وہ بہت خوش و خرم زندگی گزار رہے تھے کہ اچانک پھر انکی زندگی میں کچھ ایسا آیا جو انہیں پھر تین سال پیچھے انکے ماضی میں لے گیا....

کیا ہو گیا ہے ابیہا آج اتنی جلدی کیوں کر رہی ہو سب خیریت ہے.....سلمان ابیہا کی پھرتی آج صبح چھ بجے سے دیکھ رہا جو ابیہا آرام و سکون سے کام کرنے کی عادی تھی...وہ آج کام بہت چست انداز اپناتے ہوئے کر رہی تھی. وہ جلدی کلدی حمین اور حنین کو تیار کر چکی تھی ابھی انہیں ناشتہ بھی تیزی سے کروا رہی تھی.....جس کو دیکھ کر سلمان نے ابیہا کو بلا آخر ٹوک دیا تھا....

اصل میں آج ہمیں ایک سوشل سیمینار میں اولڈ ایج ہوم جانا ہے جو کے اندرون سندھ میں ہیں تو اسی وجہ سے ہمیں جلدی نکلنا ہے......وہ اب تفصیلا سلمان کو آگاہ کر دہی تھی.....جس پر سلمان نے ابرو اچکا کر انیہا کو دیکھا...سوری.....ابیہا سلمان کی گھوری کو سمجھتے ہوئے شرمندہ ہوتے ہوئے اسے اپنے تہیے منانے لگی....

وہ اصل میں آپ رات لیٹ آئے تھے...میں آپکو بتانا چاہ رہی تھی.....

اوکے... سلمان نے فورا مانتے ہوئے کاندھے اچکائے

کب نکلنا ہے... بس آپ حمین اور حنین کو ڈراپ کر دیں تو میں بھی ڈرائیور کے ساتھ نکلتی ہوں.... وہ ناشتہ کرتے ہوئے اٹھتی بتانے لگی....اور اپنے بچوں کو ڈھیر سارا پیار کر کے انہیں "اللہ حافظ" کہا....اور دعا کی اپیل کی...

Pray for your mama😍

اور اپنی پیشانی سلمان کے آگے جس پر وہ ہر روز ایک محبت و مان و عزت سے بھرا بوسہ دیتا تھا.....

"فی امان اللہ"

سلمان نے آنکھوں میں محبت سمیٹے ایہا سے کہا تھا....

وہ جا چکے تھے اور ایہا بھی نکل گئی تھی....

اولڈ ایج ہوم پہنچتے ہوئے انہیں دو گھنٹے لگ گئے تھے...

وہ ایک بنگلہ تھا جہاں ایک رفاعی ادارہ وہ اولڈ ایج ہوم چلاتا تھا....وہ ادارہ لوگوں کی دی ہوئی صدقہ و خیرات سے چلتا تھا....انکی یونی بھی اسی لئے وہاں آئی اور وہاں رہنے

والے بزرگوں کے مسائل جاننے کے لئے....یہاں بہت اچھی فیملی سے تعلقات رکھنے والے بزرگ بھی تھے.... جنہیں انکی اولاد وہاں چھوڑ گئی تھی....

وہ بدبخت اولاد جسے ماں باپ اپنا خون پسینہ ایک کرکے پڑھاتے لکھاتے ہیں اور ان کی ہر خواہش پوری کرنے کے لئے پوری جدوجہد کرتے ہیں اپنی پانچ چھ چاہے دس اولادیں ہی کیوں نہ ہوں...انہیں پالتی ہے پر..بدقسمتی سے..وہ اولاد مل کر ماں باپ کو نہیں رکھ سکتی....ایسی بدبخت اولاد بھی اسی دنیا میں ہمارے ارد گرد پائی جاتی ہے....ابیہا جیسے جیسے وہاں کے بزرگوں کی زبانی انکی آپ بیتی سن رہی تھی...اسکی آنکھوں آنسوں رواتھے...وہ شش وپنج میں مبتلا تھی کیا کوئی اولاد اس حد تک بھی گر سکتی ہے......کوئی بزدرگ بتارہا تھا.....کہ بہو کو وہ پسند نہیں تھا تو بیٹے بہو کے کہنے پر گھر سے نکال کر یہاں چھوڑ تو کوئی بتارہے تھے میں بہت بیمار رہتا تو اسلئے بیٹا تنگ آگیا تھا.....باری باری انکا پورا گروپ سب کے پاس جارہے تھے....جب کے ابیہا کا تو رو رو کر براحال ہورہا تھا.....اور اسکی سہلیاں اسے چپ کروارہی تھی....

وہ اپنی سہلیوں سے کہہ رہی تھی مجھ سے یہ نہیں ہوپائے گا......ابیہا ہمت کرو تم دیکھ کر رورہی اور وہ جن پر گزررہی ہے انکا کیا حال ہوگا....ابیہا کی دوست سارا اسے

سمجھانے لگی جس سے ایہا پر تھوڑا اثر ہوا تھا..... وہ اب پھر سے ایک بابا جی کے پاس جانے لگی..... جو اس لگ بھگ چار قدم کے فاصلے پر تھے.... پر ان بابا جی پیٹھ ایہا کی طرف تھی.... جس پر ایہا انہیں دیکھ نہیں پا رہی تھی...

ایہا نے وہ چار قدم کا فاصلہ طے کیا اور انکے بلکل عقب میں جا کر انہیں پکارا......

اسلام علیکم ! بابا جی کیا آپ مجھ سے نات کرنا چاہے گے....

ایہا نے ابھی اتنا ہی کہا تھا... کہ وہ بابا جی نے گردن گھما کر رخ ایہا کی طرف کیا.....

ان بابا جی کو دیکھ کر ایہا کی حلق سے ایک چیخ برآمد ہوئی........ ایہا جو ایسا لگا جیسے اسکے یہ سر کی چھت اس کے اوپر آن گری ہو...... زمین پاؤں سے نکلتی ہوئی محسوس ہوئی..... ایہا کی چیخ سن کر انکا پورا گروپ ایک ایک کر کے ایہا کے پاس آنے لگا....

کیا ہوا ایہا..... سب ایہا سے پوچھ رہے تھے...

نانا سائیں...... ایہا کے حلق سے رندھی ہوئی ہلکی سی آواز نکلی..... جب کے وہ بابا جی ایہا کو دیکھ کر بس اتنا کہہ رہے تھے....

اسنے مجھے نکال دیا.... میرا اسلو... مجھے میرے سلمان کے پاس جانا ہے.....

ناناسائیں آپ یہاں کب.....کیسے......؟؟ایہاایک دم بہت گھبرا گئی تھی وہ سمجھ نہیں پارہی تھی....وہ کیا کہے اور کیا کرے....اسکے ہٹتھ پاؤں چکے تھے....

جب کے سب ایہا کو عجیب طرح سے دیکھنے لگے...

ایہا پیر بخش شاہ کے پاس بیٹھ گئی......اور دیوانہ واران کے ہاتھوں کو چومنے لگی....یہ وہی اسکے ناناسائیں تھے جن کا غرور پورے گاؤں میں مشہور تھا...اوراب وہ اس حالت میں تھے...انکی حالت دیکھ کوئی بھی ترس کھا سکتا تھا.....

بے شک انسان اپنا کیا اسی جہاں میں دیتا ہے...یہی مکافات عمل کا چکر ہے....انسان کو غرور سے کچھ حاصل نہیں ہوتا....وہ ہمیشہ غرور کرکے تباہ و برباد ہی رہتا ہے..ایک اللہ ہی کی ذات ہے جس پر ہر صفت جچتی ہے انسان خدا کے کاموں میں دخل دینے لگے تو فنا ہو جاتا ہے...پیر بخش شاہ ساری زندگی خوف خدا سے دور رہے تھے لوگوں ہر حکومت کرتے رہے تھے....تو اللہ نے دکھا دیا کیا انسان کو نہیں جچتا....کون ہیں یہ ایہا سب ایہا کے ارد گرد کھڑے اس سے پوچھ رہے تھے....یہ ناناجی ہیں میرے....ایہانے سب پر جیسے دھماکہ کیا اپنی بات بتا کر سب لوگ شش و پنج میں مبتلا ہو گئے آپ سب اپنا کام کرے ایہا کو انکے ساتھ بات کرنے دیں

.....

...ہر پروفیسر کے کہنے پر سب کا اپنا کام کرنے لگے......

ابیہا کو نانا سائیں کو اپنی یاد دھیانی کروانے لگی....پر وہ سمجھ چکی تھی....وہ اسے نہیں پہچان پا رہے.....انکے ذہن میں صرف سلمان کا نام تھا....وہ بس اسے یاد کر رہے تھے....یہ انکی اپنے پوتے س محبت تھی وہ بے خودی ہوش و آواز میں نہ ہوتے ہوئے سلمان کو یاد رکھے ہوئے تھے...وہ شروع سے ہی سب سے زیادہ اس سے محبت رکھتے تھے....

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابیہا نے اپنے آنسو کرتے جلدی سے سلمان کا نمبر ڈائل کیا....

بیل جا رہی تھی....ابیہا کی دل کی ڈھرکنوں کی رفتار تیز ہونے لگی. تھی

دو بیل جانے کے بعد سلمان نے کال اٹھالی تھی...

وہ وہ....آپ یہاں آجائے....کال پک ہوتے ہی ابیہا نے ہانپتے ہوئے سلمان سے پوچھا...

کیس ہوا ابیہا خیریت ہے تم ٹھیک تو ہو نہ....ابیہا کی آواز سنتے ہی سلمان نے پریشانی

سے پوچھا...

وہ ناناسائیں...ابیہابس اتناہی کہہ سکی..

کیاہوادادا سائیں....کو....ابیہاتم یہ کیا کہہ رہی ہو.. تم خود توٹھیک ہو تم روکیوں کی رہی ہو جلدی بتاؤ. سلمان نے خدشہ ظاہر کرتی آواز میں پوچھا..

جی جی میں ٹھیک ہوں بس......

آپ یہاں آجائے جلدی میں آپ کو ایڈریس سینڈ کرتی ہوں...

ابیہانے روانی میں بالآخر کہا..بس آپ یہاں آئے آپکو سب معلوم ہو جائے گا...

اچھا اچھا تم فکر مت کرو میں بس نکل رہاہوں...اسنے ابیہا کو حوصلہ دلاتے کہا....وہ جانتا تھا اسکی بیوی بہت ڈرپوک قسم کی ہے...جتنی وہ بہادر بننے کی کوشش کرتی تھی وہ اتنی بہادر نہیں تھی...

ابیہانے فوراسے پہلے سلمان کو میسج سینڈ کیا..

سلمان کو جیسے ہی میسج موصول ہوااسنے جلدی سے آفس سے اپنی گاڑی کی چابی لی مینجر کو پہلے ہی انفارم کر چکا تھا....آج کی تمام اہم میٹنگ اسنے مینجر سے کہہ کر کینسل کروادی

تھی....اب وہ ایہا کے بھیجے ایڈرس پر روانہ ہو چکا تھا...

#############:##:#######################:#

ایہا سلمان جو ایڈرس سینڈ کر چکی تھی اب وہ پیر بخش شاہ کی طرف متوجہ ہوئی نانا سائیں یہ آپکو کیا ہو گیا....آپ نے مجھے پہچانہ میں ایہا ہوں...اب ایہا دیوانہ وار اپنے نانا سائیں سے پوچھ رہی تھی.... کبھی وہ انکے ہاتھ چومتی تو کبھی انکو ماتھے پر پیار کرتی کبھی انکے ہاتھ اپنی آنکھوں پر لگاتی....پر پھر بھی پیر بخش شاہ اسے پہچان نہیں پا رہے تھے....وہ عجیب نظروں سے ایہا کو دیکھ رہے تھے....

جیسے اسے پہچانے کی کوشش کر رہے ہوں....اب ایہا کے پاس آکر سب پوچھ رہے تھے....کہ اب انہیں وہاں سے نکلنا تھا کیونکہ واپسی کا سفر بھی کافی لمبا تھا..

پر ایہا نے اپنے پروفیسر کو سارھ جٹنے سے منع کر دیا تھا...

میم میرے ہسبنڈ آتے ہونگے میں انکے ساتھ روانہ ہو جاؤں آپ سب چلے جائے...جس پر میم نے موقع کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے زیادہ بحث نہیں کی اور اسے وہی رہنے دیا جبکہ وہ اس ادارے کے چیئر مین سے ایہا کے سلسلے میں بات کر چکی

تھی...

###

ایبہا..... سلمان شاہ دو گھنٹے کی ڈرائیو کو ایک گھنٹہ پندرہ منٹ میں طے کر کے آیا تھا اور ایبہا کو جیسے ہی دیکھا اسکو آواز لگا کے اسکی طرف بڑھنے لگا... پر اسکے ساتھ بیٹھے بزرگ کو دیکھ کر اسکے قدم ٹھٹک گئے تھے...

کچھ لمحے وہ حیرت میں مبتلا رہا....

آپ آ گئے.... پر جیسے ہی ایبہا نے آواز دی تو وہ ہوش کی دنیا میں لوٹا اور جو چند قدم کا فاصلہ تھا... اسے دیوانہ وار بھاگتے ہوئے طے کیا اور داداسائیں کے پاس جا پہنچا...

داداسائیں.... اسکے حلق سے خوشی و غم کی ملی جلی کیفیت میں آواز نکلی.... سلمان بھاگتا ہوا انکے پاس جا پہنچا... وہ ایبہا کے ساتھ وہاں بنے بینچ پر بیٹھے تھے...

داداسائیں نے اپنی جھکی نظروں کو اٹھا کر اپنے پیارے پوتے کو دیکھا..... دیکھتے ہی دیکھتے انکی آنکھوں سے اشک بہنے لگے.... وہ سیکنڈ میں سلمان کو پہچان چکے تھے...

سلمان شاہ.... انہوں نے اپنی زبان سے بنا رکے اسکا نام ادا کیا.....

جیسے وہ اسی کے انتظار میں تھے....جی دادا سائیں میں آپکا سلمان....اب سلمان نے دادا سائیں کو آگے بڑھ کر گلے لگایا....آپ یہاں کیسے دادا سائیں... سلمان کی آنکھیں اپنے دادا سائیں کو دیکھ کر نم ہو رہی تھی...

ابیہا تمہیں یہاں کیسے یہ سب... وہ مکمل بات نہیں کر پا رہا تھا....پر ابیہا سے پوری بات جاننا چاہتا تھا...ابھی ہمیں نانا سائیں کو لے کر گھر چلنا چاہیئے پھر میں آپکو کچھ بتاتی ہوں.....ابیہا سلمان کو پہلے چلنے کے لئے کہا

سلمان جلدی اس اولڈ ایج ہوم کے آفس میں جانے لگا....

جب کے ابیہا نانا سائیں کے پاس بیٹھی رہی...

پیر بخش شاہ کو لے کر وہاں ں سے نکل چکے تھے ابیہا نانا سائیں کے ساتھ بیک سیٹ پر بیٹھی تھی جہاں وہ نیند کی وادی میں گم ہو چکے تھے پیر بخش شاہ نے ابیہا کو بھی پہچان لیا تھا اور ابیہا نے راستے میں ہی سلمان کو پوری روداد رسنا دی تھی جس پر سلمان شاہ کی آنکھیں غصے کو ضبط کرتے سرخ ہو رہی تھی جیسے وہ کچھ اور بھی جانتا تھا ابیہا کی بات مکمل ہونے پر سلمان نے ابیہا کو پکارا وہ جو باہر کے نظاروں کو دیکھتی ہوئی دماغ میں دادا سائیں کی حالت پر افسوس کرتی ہوئی سوچوں میں گم تھی....

ایہا تمہیں معلوم ہے داداسائیں کو یہاں لانے والا کون ہے....؟؟ سلمان نے جیسے ایہا سے جاننا چاہا...

نہیں تو.....ایہانے چونک کر جواب میں سوال کیا کہ کیا آپکو معلوم ہے...¤¤؟؟؟

داداسائیں کو یہاں لاناوالااور کوئی نہیں ایہاوہ عباد لالا ہیں.... سلمان نے اپنی ابرو کو اچکا کر کہا....

ایہا کو گو لگا زمین اور آسمان اس کے ارد گرد گھوم گئے ہوں...

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں ایسا کیسے کر سکتے ہیں عباد لالا

ایہانے حیران کو پوچھا کے کیا اس نے غلط سنا ہے

یہی سچ ہے ایہا.......

پھر دونوں کے بیچ کچھ لمحہ خاموشی چھائی رہی..

آپ نے ڈاکٹر کو کال کی...؟؟ ایہانے ہی خاموشی کے لمحے لو ختم کیا اب جو بھی تھا انہیں پیر بخش شاہ کو خود سنبھلانا تھا انہیں واپس زندگی کی طرف لانا تھا....

اور بچے اسکول سے آگئے ہیں کہ نہیں آپ نے پتہ کیا...؟؟

ایہانے ایک اور سوال داغا....

ہاں بچوں کو ڈرائیور سے لے آیا تھا میں نے بچوں سے بات کی تھی اور انہیں یہ بھی بتایا ہے کہ ہم ان کے دادا سائیں کو لے کر آرہے ہیں ساتھ وہ دونوں بہت خوش ہیں ایہا..... سلمان نے بیک ویو مرر سے دیکھتے ہوئے ایہا کو پوری بات بتائی....

ہاں تو وہ خوش تو ہونگے نہ جنہیں انہوں نے محض تصویروں میں دیکھا تھا اب وہ ان کے سامنے ہونگے...

سلمان اور ایہانے اپنے دونوں بچوں کو انکے تمام رشتوں کے متعلق تصویروں اور باتوں کے ذریعے انہیں آشنا کیا ہوا تھا

اور انکے پوچھنے پر کے وہ ہم سے ملنے کیوں نہیں آتے یا ہم کیوں جاتے تو وہ کہہ دیتے تھے.... کہ جب آپ تھوڑے بڑے ہو جائیں پھر ہم آپ کو لے کر جائیں گے ان سے ملنے وہ مان بھی جایا کرتے تھے...

ایہا اور سلمان اپنے بچوں کے لئے بھی بہت خوش تھے..

جب وہ گھر پہنچے تو کافی وقت بیت چکا تھا....

وہ جیسے ہی گھر میں داخل ہوئے بچے انکے ساتھ پیر بخش شاہ کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور جوش و خروش میں انکے ساتھ لپٹ گئے....

دادا جی.....جب کے پیر بخش شاہ حیران و پریشان سے اپنے ساتھ لپٹے دو چھوٹے بچوں کو دیکھ رہے تھے...دونوں لگ بھگ انہیں ہم عمر ہی لگے....

یہ حنین اور حمین ہیں داداسائیں میرے بیٹے...سلمان نے داداسائیں کی پریشانی حل کرتے ہوئے انہیں بتایا جس پر وہ بھی والہانہ انداز میں بچوں سے لپٹ گئے اور انکی آنکھوں سے اشک رواں ہو گئے..

سلمام شاہ داداسائیں کا بہت خیال رکھ رہا تھا جس سے وہ بہت جلدی اپنی صحت کی طرف پھر رواں دواں تھے اور ساتھ ابیہا اور بچے بھی پیش پیش تھے...

#######:::::::::???????""""""""""

داداسائیں ایسا کیا ہوا تھا کے عباد شاہ اسے لالا کہنا میں لفظ بھائی کی توحین سمجھتا ہوں وہ آپکو اس مقام تک چھوڑ آئے تھے...

ابیہا سلمان شاہ اور داداسائیں تینوں گاڈتن میں بیٹھے اپنے سامنے کھیلتے بچوں کو دیکھ

رہے تھے جب اچانک سلمان شاہ نے دادا سائیں سے کہا..... جس پر دادا سائیں ہڑا بڑا گئے تھے...

دادا سائیں زیادہ حیران مت ہوں میں جانتا ہوں.....۔... آپکو اس مقام پہنچانے والا اور کوئی نہیں بلکہ عباد شاہ ہی ہے.......

اور دادا سائیں بس آپ مجھے مکمل بات سے آگاہی کر دیں پھر دیکھئے گا میں اسکے ساتھ کیا کرتا ہوں....

سلمان شاہ مجھ سے ایک وعدہ کرو.....پیر بخش شاہ نے اپنے جان عزیز پوتے کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا تھا.....

اور اس سے ایک وعدہ چاہا تھا.....

وعدہ کرو سلمان شاہ تم میری باتوں کو سننے کے بعد عباد کو کچھ نہیں کہو گے..... دادا سائیں نے سلمان شاہ کا ہاتھ تھام کر اس سے تائید چاہی.....

جس پر سلمان شاہ کچھ دیر سوچ بچار کے بعد بس ہاں میں سر ہلا کر رہ گیا....

یہ ان دنوں کی بات ہے سلمان شاہ جب تم اپنے بابا سائیں کی وفات کے بعد واپس شہر آ

ئے تھے........

میں تمہیں بھی تمہاری جائیداد کا حصہ دینا چیتا تھا اس بات کو سن کر عباد شاہ پاگل ہو اٹھا تھا......وہ چاہتا تھا یہ ساری جائیداد میں اسکے نام کر دوں.....

دادا سائیں ایک ایک الفاظ میں سلمان شاہ کو پوری روداد سنا رہے تھے جو سلمان شاہ بہت غور سن رہا تھا ابیہا بھی پاس ہی بیٹھی انکی باتیں غور و فکر سے سن رہی تھئ.....

پھر میں نے ایسا کرنے سے منع کر دیا جس پر عباد شاہ نے مجھے مارنے تک کی دھمکی دے ڈالی پر جب اسے یہ معلوم ہوا کہ مجھے مارنے سے تو اسکو ایک پھوٹی کوڑی تک نصیب نہیں ہو گی تو اس نے مجھے تمہارے نام سے ڈرانہ دھمکانہ شروع کر دیا.....کہ وہ تمہیں مار دے گا.....پر میں جانتا تھا میرا سلمان شاہ اتنا کمزور نہیں ہے کہ اسے کوئی بھی چوٹ پہنچا سکے........اس بات پر جب وہ مجھے نہ منا پایا تو مجھے اولڈ ایج ہوم چھوڑنے کی دھمکی دے ڈالی.....اور اس کمبخت نے پھر وہ کام کر بھی ڈالا.....اسے حویلی میں سب نے بہت واسطے دیئے.....پر اس نے انہیں بھی ڈرا دھمکا کر چپ کر ڈالا...اور جب انسان کی آنکھوں پر لالچ کی پٹی بندھی ہوتی ہے تو کوئیء بھی اسے نہیں سمجھا سکتا جب تک کے وہ انسان خود ٹھوکر کھا کر نہ سنبھلے....پر میں نے ہتھیار نہیں

ڈالے....ساری زندگی غلط کاموں میں بسر کر کے مجھے اب ہی تو حقدار کو حق دینے کا موقع مل رہا تھا....شاید اس سے ہی میرا رب مجھ سے راضی ہو جائے اور مجھے معاف فرمادے.....

یہ باتیں سنتے ہوئے ایہا کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھرنا بہہ رہی تھی.....

سلمان شاہ کی آنکھیں بھی نم ہو چکی تھی....

داداسائیں مجھے کوئی جائیداد نہیں چاہیئے......آپ یہ سب اسکے نام کر دیتے.....میرے پاس میرے اللہ پاک کا سب کچھ ہے اور میں اس میں بہت مطمئن ہوں...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سلمان نے داداسائیں کا ہاتھ تھام کر انہیں کہا.....

سلمان بیٹا بات حق کی تھی میں تمہارا حق کسی اور کو نہیں دے سکتا تھا....

آج بھی وہ حویلی میرے نام ہے جس پر تمہارا بھی اتنا ہی حق ہے جتنا اس عباد شاہ کا.

.تم جب چاہو تو اس حویلی میں آ سکتے ہو.....پیر بخش شاہ نے سلمان کو بہت محبت بھری نظروں سے دیکھ کے کہا تھا...

نہیں دادا سائیں..... میں یہاں ٹھیک ہوں اور آپ بھی میرے ساتھ ہمیں رہے گے.... سلمان نے بڑے مان کے ساتھ دادا سائیں کو مخاطب کیا تھا....

نہیں سلمان "ہمارا اصل تو وہی ہے." دادا سائیں نے اپنا نحیف سے ہاتھ سے سلمان کا مضبوط ہاتھ تھام کر کہا...

جی دادا سائیں یہ بات تو آپکی درست ہے پر میں کوئی بدمزگی نہیں. سلمان نے بھی رسان بھرا لہجہ اپناتے ہوئے... دادا سائیں کو سمجھانا چاہا..

سہی بیٹا جب تم چاہو اس وقت ہم وہاں جائینگے... سلمان کی بات سن کے حامی بھری وہ سلمان کی بات کو سمجھ گئے تھے اور اس کے لئے یہی بات کافی تھی... ابیہا بھی پاس ہی بیٹھی... دادا ہوتے کو دیکھ رہی تھی..

میں چائے لے کر آتی ہوں.. آپ دونوں کے لئے اور نانا سائیں ابھی آپ نے ابھی دوائی بھی لینی ہے...

ابیہا نے انکے بیچ سے اٹھتے ہوئے انہیں مخاطب کیا...

اوکے ابیہا تم جلدی سے چائے لے کر آؤ... سلمان نے بھی اپنی بات کا اضافہ کیا جب

کے پیر بخش شاہ اپنے بچوں کو دیکھ کر دل سے خوش ہو رہے تھے...

اور آج انہیں سلمان شاہ کے فیصلے پر فخر ہو رہا تھا..

بے شک اللہ کے ہر کام میں اسکی مصلیحت پوشیدہ ہے. وہ جو کرتا ہے ہمارے حق میں بہت بہتر ہوتا ہے....

پیر بخش شاہ ان دونوں کو دیکھ کر اقرار کر رہے تھے...

وقت گزر رہا تھا وہ سب ہنسی خوشی زندگی بسر کر رہے تھے..

مگر پھر وہ جسکا کسی نے سوچا بھی نہیں تھا...

****

حویلی سے کال آئی تھی جس نے سب کو جنجھوڑ کے رکھ دیا تھا....اور

وہ سب حویلی بھاگے تھے کیونکہ اسوقت وہاں کے مکینوں کو سلمان شاہ کی ضرورت تھی......

چاچا سائیں یہ سب کیسے ہو گیا.... سلمان شاہ نے حویلی میں داخل ہوتے ہی مردوں کے پاس بیٹھے اپنے چاچا سائیں کو مخاطب کیا... جس وہ بھی جلدی سے سلمان شاہ کے

گلے لگے.. پھوٹ پھوٹ کے رو رہے تھے....

عباد شاہ چلا گیا سلمان... وہ ہمیں دلاور شاہ کی طرح چھوڑ کر چلا گیا.....

یہ سب کیسے ہوا...؟؟ سلمان شاہ نے چاچا سائیں کے بغلگیر ہوتے سوال کیا...

اس نے جو تمہارے ساتھ کیا تھا یہ اسکی سزا ملی ہے...

وہ بابا سائیں کے ساتھ بھی جو ظلم کر چکا ہے یہ اسکی بھی سزا ہے... عباد شاہ کی کار کو حادثہ پیش آیا تھا حادثہ تیز رفتارہ کے باعث پیش آیا تھا جس میں اسکی موت واقع ہو گئی

سلمان شاہ سے سب کو سنب مشکل سے سنبھال... چاچی سائیں کو سنبھالنا زیادہ

ھالنا مشکل ہو رہا تھا....

دادا سائیں, ابیہا اور بچے زنان خانے کی طرف گئے تھے جہاں سے مسلسل رونے کی آوازیں آرہی تھیں... بچے یہ منظر دیکھ کر خوفزدہ ہو رہے جس پر ابیہا نے وہاں کی پرانی ملازمہ کہہ کر انہیں کمرے میں بھیجوا دیا

****

عباد شاہ کے انتقال کو ایک ماہ گزر چکا تھا اور حویلی میں سب کچھ بدل چکا تھا... سلمان اور

ایبہا کو دادا سائیں, چاچا سائیں اور چاچی سائیں نے حویلی واپس بلا دیا تھا وہ واپس حویلی آ گئے تھے... بھابھی سائیں اپنی عدت پوری کر رہی تھی... سلمان نے گھر والوں کو کافی حد تک سنبھال لیا تھا..

وقت گزر رہا تھا... ایبہا کی پڑھائی مکمل ہو گئی تھی...

آپ کیا سوچ رہے ہیں... سلمان شاہ کمرے کی کھڑکی میں کھڑا کسی سوچ میں ڈوبا ہوا تھا...

جب اپنے عقب ایبہا کی آواز سن کے چونکا...

کچھ نہیں بس ان لوگوں کے بارے میں سوچ رہا تھا جن کو صرف دولت سے غرض ہے جس کے لئے وہ اپنا سب کچھ داؤ پر لگا دیتے ہیں... حتیٰ کہ اپنی جان بھی لٹانے سے نہیں گھبراتے...

آخر لوگوں کو دولت کی اتنی ہوس کیوں..ہے؟؟ سلمان نے ایبہا کی طرف دیکھ کر سوال کیا..

پتہ نہیں لوگ ایسا کیوں کرتے ہیں... ایبہا نے بھی یہی سوال کیا حالانکہ نہ کفن میں

جیب ہے اور نہ قبر میں الماری پھر بھی لوگ دولت کے پیچھے بھاگ رہے ہیں....

زندگی کا سکون دولت میں نہیں اپنوں کے ساتھ میں ہے...ابیہا نے سلمان کے گرد اپنی باہوں کا حصار ڈال کے اقرار کیا...

جس پر سلمان کے چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ نے احاطہ کر لیا...

ماما بابا....اتنے میں حمین اور حنین بھی ان کے روم میں آ گئے.....

جس پر ان دونوں نے اپنے بچوں کو اٹھا لیا اور زندگی کی طرف دیکھ کر مسکرا اٹھی..

وہ ایک مطمئن زندگی گزار رہے تھے.....

جو حق پر ہوتا اس کا ساتھ اللہ پاک بھی دیتا ہے اور سلماب شاہ حق پر رہا تھا..

❤ ختم شدہ ❤

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پر اپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تواردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کااستعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کردی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کااستعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews